بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ

مسلسل اشاعت کے سینتالیس سال

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ الحق

563
رمضان ۱۴۳۳ھ
جولائی 2012

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

معاونین جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے ایک ضروری

اپیل

محترم! دارالعلوم حقانیہ کی علمی، ملی و دینی ہمہ گیر خدمات سے بحمدللہ آپ بخوبی واقف ہیں اور موجودہ پُرفتن دور میں ایسے مرکز علوم رسالت کی اہمیت وضرورت بھی آپ پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دعوت وتبلیغ، تعلیم وتدریس، اصلاح وارشاد اور جہاد کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی ذمہ داری ملک و بیرون ملک فضلائے حقانیہ نے نہ سنبھالی ہو۔ صرف ایک جہاد افغانستان کو لیجئے تو دارالعلوم کے ہزاروں فضلاء اور طلباً نے اس صدی کے عظیم جہاد میں قائدانہ کردار ادا کیا جو تمام معاونین کے لئے تاقیامت صدقہ جاریہ بن رہا ہے۔

جامعہ حقانیہ اپنے تمام ترقی پذیر شعبوں میں خطیر مصارف (جوکہ تعمیراتی اخراجات کے علاوہ سالانہ واجبی مصارف دو کروڑ سے متجاوز ہیں) کا محتاج ہے جبکہ دارالعلوم حکومتوں کے تعاون سے بھی بالکل بے نیاز ہے اور نہ ہی اس کے باضابطہ مستقل سفراء ہیں، صرف اور صرف آپ جیسے حساس دردمند اہل خیر معاونین کے مالی تعاون سے یہ سارا کارخانہ علوم نبوت چل رہا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار تک طلباً علوم نبویہ سے ہر سال مستفید ہوتے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں آپکی توجہات کی مزید شدت سے ہمیں ضرورت ہے کہ خود اور اپنے زیراثر حلقہ احباب و اہل خیر میں بھی دارالعلوم کے مالی تعاون کیلئے سعی فرمائیں اور اللہ کے دین کے فروغ اور حق کی بالادستی کے لئے کوشاں اس ادارہ کی پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہر ممکن تعاون اور سرپرستی سے ممنون فرمائیں۔ رقوم چیک ڈرافٹ، پے آرڈر یا آن لائن کی جاسکتی ہیں۔ **واجرکم علی اللہ**

ترسیل زر کا پتہ

(مولانا) سمیع الحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

یو بی ایل اکوڑہ خٹک	نیشنل بینک اکوڑہ خٹک	مسلم کمرشل بینک جہانگیرہ
برانچ کوڈ (0288)	برانچ کوڈ (1520)	11240201001102-6
اکاؤنٹ نمبر 100-0001-7	اکاؤنٹ نمبر 17-5	

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّم تَسلِیمًا

اے بی سی آڈٹ

ماہنامہ الحق

جلد نمبر ـــــــ 47
شمارہ نمبر ـــــــ 10
رمضان ـــــــ ۱۴۳۳ھ
جولائی ـــــــ ۲۰۱۲ء

بیورو آف سرکولیشن کیلئے آڈٹ برائے اشاعت
4-8-2012
36-A لارنس روڈ لاہور

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی
ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

- نقش آغاز: نیٹو سپلائی کی دوبارہ بحالی کے خلاف دفاع پاکستان کونسل کا تاریخی لانگ مارچ۔
  برمی مسلمانوں کا قتل عام اقوام عالم کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی .... مولانا راشد الحق سمیع ۲
- اسلامی تعلیمات کا واضح لائحہ عمل .... حضرت مولانا حافظ انوار الحق ۶
- رمضان اور زکوٰۃ .... مفتی محمد راشد ڈسکوی ۱۳
- ایک عاشق رسول ﷺ کا تذکرہ اُنکے ایک نعتیہ قصیدہ کے آئینے میں .... حضرت علامہ خان بہادر (مارتونگ بابا) ۲۱
- ماہنامہ ''الحق'' کے سینتالیس سالہ اشاریہ کا فنی جائزہ .... پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد ۲۵
- اسلام کا معاشی نظام عہد حاضر کے تناظر میں .... ظفر وارک قاسمی ۳۳
- نیٹو سپلائی کے خلاف دفاع پاکستان کونسل کا فرض کفایہ .... جناب ارشاد احمد عارف ۳۸
- مغرب کی اسلام دشمنی اور دین حق کی مقبولیت میں اضافہ! .... مولانا بریداحمد نعمانی ۴۰
- عالم عرب کے انقلابات اور انتخابات میں اسلام پسندوں کا غلبہ .... چارلس کراتھ ایمر ۴۳
- نیٹو سپلائی کی بحالی، قوم سے غداری!!! .... جناب عنایت اللہ ۴۵
- برمی مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی داستان اَلم .... اہم رپورٹ ۴۸
- حقوق نسواں کی علمبردار امریکی خاتون کا قبول اسلام .... مولانا محمد جہان یعقوب ۵۰
- نیٹو کا افغانستان میں اعتراف شکست .... جناب محمد حمزہ ۵۳
- فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات .... مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی ۵۶
- افکار و تاثرات بنام مدیر .... ادارہ ۵۹
- دارالعلوم کے شب و روز .... جناب شفیق الدین فاروقی ۶۱
- تعارف و تبصرہ کتب .... ادارہ ۶۳

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔ فون نمبر (0923) 630435
فیکس نمبر Fax(0923)630922
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk
فیس بک ایڈریس Facebook\Alhaq Akora Khattak
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/25 روپے سالانہ -/250، بیرون ملک 25$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور
کمپوزنگ: بابر حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز مولانا راشد الحق سمیع

نیٹو سپلائی کی دوبارہ بحالی کے خلاف دفاع پاکستان کونسل کا تاریخی لانگ مارچ

پاکستان کے بے حمیت' مفادات کے اسیر اور مغرب کے غلام حکمرانوں نے توقعات کے عین مطابق افغانستان پر مزید مظالم ڈھانے کیلئے نیٹو سپلائی کی دوبارہ بحالی شروع کرادی ہے۔ یہ موجودہ حکومت کے شرمناک جرائم میں سے ایک ایسا جرم ہے جسے پاکستانی قوم کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اس سے قبل امریکی غنڈے اور جاسوس ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کی سیاہی ابھی تک حکمرانوں کے چہرے سے نہیں اتری تھی کہ نیٹو سپلائی کی بغیر پارلیمنٹ کی منظوری اور بغیر کسی شرائط وقیود کی دوبارہ بحالی کا شرمناک فیصلہ ہوگیا۔ اس اچانک فیصلے سے پوری قوم گہرے صدمے میں چلی گئی اور انہیں سمجھ نہیں آئی کہ آخر حکمران پاکستانی قوم کو دنیا بھر میں روز روز کیوں جگ ہنسائی اور تماشہ بنانے پر تلے ہیں۔ نائن الیون کے واقعے کے بعد پاکستان کی شرمناک پالیسی نے پاکستان کو کہیں کا نہ چھوڑا۔ نام نہاد دہشت گردی کے خلاف قائم عالمی کولیشن کا حصہ بننے کے بعد اور اپنا سب کچھ لٹانے کے بعد بھی پاکستان کے حصے میں بجز ذلت و رسوائی کے کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ افغانستان کی مکمل بربادی اور تحریک طالبان کے قانونی حکومت کی دھجیاں اڑانے میں پاکستان نے امریکہ سے بڑھ کر کردار ادا کیا کہ اس کا آقا امریکہ کسی طور اس سے راضی ہوجائے لیکن قرآنی نصوص کے مطابق یہود ونصاریٰ مسلمانوں سے اس وقت تک راضی نہیں ہوسکتے جب تک کہ یہ کامل اتباع کفر نہ کریں۔ لہٰذا امریکہ پھر بھی پاکستان سے راضی نہ ہوا اور دہکتی دوزخ کی طرح پاکستان سے ھل من مزید کے تقاضے کرتا رہا۔ امریکی جاسوس ریمنڈ ڈیوس کی غنڈہ گردی' شیخ اسامہ بن لادن کی شہادت اور پاکستان کی حدود میں ڈرون حملے کرنا اور پھر آخر میں پاک افغان بارڈر پر قائم سلالہ چیک پوسٹ پر امریکی ونیٹو حملے اور اس میں پاکستان کے درجنوں فوجیوں کی شہادت کے باوجود اس کا پاکستان کے خلاف غصہ ٹھنڈا نہ ہوا اور الٹا پاکستان کے خلاف کانگریس اور میڈیا میں پروپیگنڈہ زور وشور سے کیا جاتا رہا۔ تو ان تمام افسوسناک واقعات کی روشنی میں حکومت پاکستان نے آٹھ ماہ قبل یہ فیصلہ کیا کہ اب پاکستان سے نیٹو سپلائی بند کردی جائے گی۔ اور حکومت کی جانب سے طلب کردہ آل پارٹیز کانفرنس میں پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے مل کر یہ مطالبہ کیا کہ ڈرون حملے اور ہر قسم کا تعاون اور نیٹو لائن فوری بند کردی جائے اور خصوصاً مذہبی جماعتوں کی قیادت نے تو اس موقع پر واضح کردیا کہ پاکستان کی اب تک کی ساری پالیسی سراسر غلط ثابت ہوگئی ہے اور بلا آخر دینی جماعتوں کا موقف صحیح ثابت ہوا کہ یہ جنگ ہماری نہیں اور امریکہ پاکستان سے کبھی راضی نہ ہوگا۔

چنانچہ بعد میں پارلیمنٹ نے بھی اس کے خلاف متفقہ قرارداد پیش کی۔ لیکن افسوس کہ راتوں رات چوری چھپے آل پارٹیز اور پارلیمنٹ کی متفقہ قراردادوں کو حسب سابق حکمرانوں نے ذاتی مفادات کی خاطر جوتے کی نوک پر مسل دیا اور پاکستانی قوم کی غیرت مند جبیں پر سجی ہوئی دستار شجاعت کو آن واحدہ میں اوج ثریا سے زمین بوس کر دیا۔

ع حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

لہٰذا دفاع پاکستان کونسل جو پہلے سے اپنے چیئرمین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی قیادت میں پاکستان کے دفاع اور عالمی کولیشن سے پاکستان کو نکالنے میں مصروف عمل تھی انہوں نے بھی نیٹو سپلائی اور امریکی مزاحمت کے خلاف تاریخی عملی جدوجہد کا آغاز کیا اور پاکستانی قوم میں حکمرانوں نے جو بزدلی کے بیج بوئے تھے اور خوئے غلامی پر راضی رہنے کے جو آداب سکھائے تھے۔ اور قوم کو جعلی سبز باغات دکھائے گئے تھے کہ امریکیوں کا ساتھ دینے کے بعد ملک میں ڈالروں کی برسات برسے گی۔ ترقی کی رفتار آسمانوں کو چھوئے گی اور دودھ کی نہروں اور شہد کی ندیوں کے باعث ملک پاکستان کسی جنت سے کم نظر نہ آئے گا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ملک پاکستان آج جنت کے بجائے جہنم کا منظر پیش کر رہا ہے۔ اور خود پاکستانی قوم، فوج اور پولیس اس کا ایندھن بن رہے ہیں۔ دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنے گھر کی سوختہ سامانی اور ویرانی کی مثال دنیا بھر میں کہیں دیکھنے سے نہیں ملتی، پھر بھی حکمران ہیں کہ وہ آئے روز امریکی و مغربی بالادستی کا خوف پاکستانیوں کے اذہان میں اتارتے چلے جا رہے ہیں اور بزدلی کی لوری دن رات ان کے سرہانے سنا رہے ہیں۔ آخر کار اس مایوس کن فضاء اور غلامی کے گھپ اندھیروں میں دفاع پاکستان کی مخلص اور نڈر قیادت نے کلمہ حق، اذان خود آگاہی اور تکبیر مسلسل سے انہیں خواب غفلت سے اٹھنے پر مائل کر دیا۔

ے کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

نیٹو سپلائی کی بحالی کے فوراً بعد صرف دو روز کے نوٹس پر لاہور سے اسلام آباد تک پاکستان کے تاریخی اور بے مثال لانگ مارچ کا آغاز کیا گیا۔ الحمدللہ پوری قوم دفاع پاکستان کونسل کے اس لانگ مارچ میں شریک ہوئی۔ اور چند گھنٹوں کا فاصلہ دو روز اور ایک رات میں بمشکل طے کیا گیا۔ لاہور سے اسلام آباد تک ہر شہر نے تاریخی نوعیت کی ریلیاں منعقد کی گئیں، استقبال کیا اور لانگ مارچ میں شریک ہوگئے اور دوسرے دن اسلام آباد میں رات ایک بجے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ایک بہت بڑے جلسہ عام کی صورت میں یہ کاروان حریت پہنچا۔ اور قائدین نے حکمرانوں کی غداری کا سارا نقاب پارلیمنٹ کے سامنے بے نقاب کر دیا۔ اسکے بعد کوئٹہ تا چمن دو روزہ لانگ مارچ کا اعلان ہوا اور یہ کاروانِ حریت دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی قیادت میں اور دیگر رہنماؤں کے ہمراہ ۱۴ رجولائی کو روانہ ہوا اور دو دن لوگوں میں شعور وآگہی کی لو جلاتا ہوا چمن بارڈر پر پہنچا اور بارڈر پر نیٹو افواج کو یہ پیغام دیا کہ پاکستانی قوم اب بیدار ہو چکی ہے۔ وہ مزید ظلم وستم میں تمہارا ساتھ دینے والی اب نہیں اور تمہارے دن گنے جاچکے ہیں اور صبح آزادی افغان قوم کا مقدر بن کر رہے گی۔ ے افغان باقی کہسار باقی الحکم للہ الملک للہ

برمی مسلمانوں کا قتل عام اقوام عالم کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی

کرہ ارض پر بدقسمت مسلمان کسی ٹوٹی تسبیح کے بکھرے دانوں کی طرح تتر بتر پڑے ہوئے ہیں اور عالم کفران پر کئی دہائیوں سے ظلم وستم کے ہنر آزما رہا ہے۔آج کے اس بدقسمت ستم ایجاد عہد میں انسانوں' جانوروں اور حتیٰ کہ حشرات الارض' نباتات' جمادات' جنگلوں' سمندروں اور پہاڑوں تک کے حقوق اور انہیں تحفظ حاصل ہے لیکن مسلمان نامی کسی بھی شخص کو یہ حقوق حاصل نہیں۔یہی بدقسمت مسلمان برما میں بھی کئی عشروں سے ہر روز سسک سسک کر جیتا اور مر رہا ہے۔ اراکان کے مسلمانوں پر گزشتہ دو ماہ سے جان بوجھ کر قیامت بپا کرائی گئی ہے۔اور وہاں کی فاشسٹ فوجی آمر حکومت اور بدھسٹ اکثریت کے غنڈے مسلمانوں کی بستیوں کی بستیاں زندہ جلارہے ہیں۔تلواروں اور نیزوں سے ان کے جسم کے ٹکڑے بنا رہے ہیں' نوے ہزار کے قریب کو پابند سلاسل کردیا گیا ہے اور لاکھوں کو زبردستی جلاوطنی پر مجبور کردیا گیا ہے (اور جنہیں برادر ملک بنگلہ دیش قبول کرنے کو بھی تیار نہیں) یہ سب ظلم وعدوان برمی مسلمانوں کو ناکردہ گناہوں اور بے یارومددگار ہونے کی وجہ سے ان پر ڈھایا جارہا ہے اور اس بات کی سزا وقت کے فراعنہ انہیں دے رہے ہیں کہ وہ بت کدوں اور ظلمت کدوں میں گھرے کفرستان (برما' اراکان) میں توحید کے ترانے پر کیوں قائم ہیں؟ اور اسلام کے لئے بپٹے قافلہ سخت جاں کے آج تک کیوں امیں بنے ہوئے ہیں؟ کہ ع اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

یہاں قابل مذمت امر یہ ہے کہ برما کے مسلمانوں کے اس قتل عام پر اقوام متحدہ' انسانی حقوق کے تمام ادارے خصوصاً ایمنسٹی انٹرنیشنل' امریکہ مغربی ممالک اور یورپی ذرائع ابلاغ اور خصوصاً پاکستانی میڈیا نے بھی چپ سادھ لئے ہوئے ہے۔پاکستانی چینلز تو بھارتی ہندو اداکار راجیش کھنہ کی موت کے غم میں خود مرے جارہا ہے لیکن عالم اسلام کے ایک بڑے حصے میں بپا قیامت کے مظالم سے دنیا کو آگاہ کرنے کیلئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں۔مسلمانوں کی نام نہاد تنظیم او آئی سی بھی اس درندگی پر کسی مقدس مزار کی مانند خاموش اور گنگ بنی بیٹھی ہے۔

پاکستان کی لولی لنگڑی اور غلام زنانی وزارت خارجہ اپنی روایتی نااہلی اور بے حسی کا مظاہرہ کررہی ہے' اگر حکومت پاکستان دوست ملک چین کی توجہ اس ظلم وبربریت کے خلاف مبذول کرائے تو برما جو چین کا بغل بچہ ہے اسے آنکھیں دکھا سکتا ہے۔لیکن یہ سب کچھ کون کرے گا؟ برما کے مسلمانوں کے گھروں کی آگ کی تپش یہاں کے سنگدل اور سنگلاخ سیاست دانوں اور بیوروکریٹس جو یخ بستہ دفتروں میں بیٹھ کر ان کے دل ودماغ بھی یخ بستہ ہوگئے ہیں۔ان میں دینی غیرت کی چنگاریاں اب جلائے نہیں جلتیں۔افسوس صد افسوس عالم اسلام کی بے حسی پر کہ رمضان کے مقدس مہینے میں بھی خون مسلم کی ارزانی پر انہیں کچھ سنائی اور کچھ بجھائی نہیں دے رہا۔

ے بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

وفیات:

سعودی ولی عہد شہزادہ نائف بن عبدالعزیزؒ کی رحلت

عظیم برادر اسلامی ملک مملکت سعودی عربیہ کے ولی عہد شہزادہ نائف بن عبدالعزیز بھی گزشتہ ماہ مختصر علالت کے بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اس جہان فانی سے یوں تو ہر شخص کو بالآخر کوچ کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص آخرت کے لئے اور انسانوں کی فلاح و بہبود کیلئے یہاں پر کچھ کر گزرے تو درحقیقت اسی میں بقاء کا راز مضمر ہے۔ جناب شہزادہ نائف بھی ایسے باہمت و باصلاحیت انسانوں میں سے تھے جنہوں نے مملکت سعودی عربیہ کی ترقی و تحفظ کیلئے بہت خدمات سرانجام دیئے۔ آپ ولی عہد کے منصب سے پہلے وزیر داخلہ بھی رہے۔ اور وہاں پر امن و امان قائم رکھنے میں آپ کا بڑا کردار رہا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی آپ کی خداداد صلاحیتیوں کے جوہر سب نے دیکھے۔ اسلام کے قلعے اور مرکز میں منشیات کے عدم پھیلاؤ میں بھی آپ نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اور مسلم نوجوانوں کو منشیات کے شجرہ خبیثہ سے دور رکھنے میں آپ نے شب و روز محنت کی۔ اس لئے آج دنیا بھر کے ممالک کے مقابلے میں سعودی عرب میں منشیات کا کاروبار، پھیلاؤ اور تباہی کے اثرات بہت کم ہیں۔ جناب ولی عہد شہزادہ نائف صاحب کا اہم ترین کارنامہ قرآن و حدیث کے ساتھ بے مثال عشق و لگاؤ تھا۔ قرآن و سنت کی ترقی اور تحقیق و تخریج کے لئے آپ نے بین الاقوامی ایوارڈ (نائف ایوارڈ) قائم کیا تھا۔ اور اس کے لئے دنیا بھر اور خصوصاً عالم اسلام کی ممتاز محقق اور قرآن و سنت کی نمایاں خدمات سرانجام دینے والی شخصیات کا انتخاب کیا جاتا اور پھر انہیں یہ ایوارڈ دیا جاتا۔ حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ بھی اس ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اسی طرح دو سال قبل حج کے موقع پر منیٰ میں علماء اور مشائخ سے خصوصی ملاقات کے موقع پر حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کو خصوصیت کے ساتھ ملاقات کیلئے مدعو کیا گیا تھا' آپ انتہائی سنجیدہ' بردبار اور متواضع اوصاف کے حامل انسان تھے۔ آپ کے بچھڑنے سے نہ صرف شاہی خاندان کو گہرا صدمہ ہوا بلکہ مملکت سعودی عربیہ ایک بہت ہی باصلاحیت اور خوبیوں والے رہنما سے محروم ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور مملکت سعودی عربیہ کو ہر قسم کے شر و فساد اور خصوصاً بدامنی و انتشار سے محفوظ و مامون رکھے۔ اگر دار اسلام دار الحرمین میں کسی قسم کا شر اور انتشار پھیلا تو پہلے سے فساد زدہ عالم اسلام میں مزید تفرقہ اور انتشار پھیلے گا۔ اللہ تعالیٰ مملکت سعودی عربیہ سمیت پورے عالم اسلام کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ امین

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

اسلامی تعلیمات کا واضح لائحہ عمل

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ﷺ اما بعد فاعوذ با اللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ(الا نعام ۱۵۱)

ترجمہ: کہہ دو تم آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اسکے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور نہ مار و اپنے اولاد کو مفلسی (کے خوف) سے رزق ہم دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ ظاہری ہو یا باطنی اور قتل نہ کرو اس جان کو جس کا قتل حرام کیا اللہ نے مگر حق پر تم کو یہ حکم کیا جاتا ہے تا کہ تم سمجھو۔

تعلیم و تربیت بہت بہترین تحفہ:

وعن ایوب بن موسیٰ رحمۃ اللّٰہ علیہ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ما نحل والد ولداً من نحل افضل من ادب حسن (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ایوبؒ اپنے دادا سے روایت کر رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کسی باپ نے اپنی اولاد کی اچھی تعلیم تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔

وعن ابی سعید و ابن عباسؓ قالا قال رسول اللّٰہ ﷺ من ولد لہٗ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثماً فانما اثمہ علی ابیہ (رواہ البیھقی)

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اسکی اچھی تربیت کرے پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کرے اگر بالغ ہو جانے کے بعد بھی اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہوا تو اسکا گناہ اسکے باپ پر ہوگا۔

بعثت نبوی سے قبل کا معاشرہ: محترم حاضرین تلاوت کردہ آیت میں تیسرا حکم یہ دیا جا رہا ہے کہ اپنے اولاد کو

افلاس کے خوف سے قتل نہ کیا کرو۔ کیونکہ رزق جیسے تم کو ہم دیتے ہیں اسی طرح تمہارے اولاد کو بھی ہم ہی معاش کے اسباب مہیا کریں گے۔ حضورﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری سے قبل جاہلیت کے واقعات کا ذکر کبھی کبھار آپ سنتے رہتے ہیں۔ بعض کردار و افعال تو ان بدبختوں کے ایسے سفاکانہ، حیاء سوز ہوتے کہ اُن کو انسان کہنا انسانیت پر بدنما داغ تھا۔ یہ بھی ان کا دستور تھا کہ جب کسی کے ہاں بچی پیدا ہوتی جیسے آج کل ہمارے ہاں بعض علاقوں میں بچی کی پیدائش کو باعث شرم جان کر کوشش کیجاتی ہے کہ گرد و پیش میں کسی کو معلوم نہ ہوسکے کہ فلاں کی بیٹی پیدا ہوئی ہے مخفی رکھا جاتا ہے۔ مبارک وسلامت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ مبارکی دینے والے کو اپنا دشمن سمجھ کر اس سے رشتہ ناطہ بھی توڑ دیا جاتا ہے۔ جہلاء عرب بھی لڑکی کی پیدائش کو باعث شرم اور معیوب سمجھتے تھے۔

بیٹی باعث عار کیوں؟: ہمارے زمانے کے بعض بدبخت لوگ اس وجہ سے بیٹی کی پیدائش پر خوش نہیں ہوتے کہ بیٹی بڑی ہوکر دوسرے کے گھر شادی کے بعد رخصت کرنی ہے جس پر خرچہ بھی آئیگا والدین کیلئے کمائی کا ذریعہ نہیں بن سکتی صرف بچی کے پیدائش پر خرچہ ہی خرچہ ہے اس غیر فطری اور اللہ پر اعتماد میں کمی نے ان دین بیزاروں کو اس غلط زعم میں مبتلا کردیا مگر عرب کے جاہل بدو کی بیٹی کے پیدائش سے پریشانی کی ایک اور وجہ بھی تھی۔

جہالتِ عرب بزبان قرآن: کہ ان بت پرست اور جہالت کے علمبرداروں کے ہاں جب بچی پیدا ہونے کا امکان ہوتا تو اسے باعث شرم سمجھنے کی وجہ اور لوگوں کا سامنا کرنے کی خوف سے گھر اور علاقے سے غائب ہوجاتا۔ لڑکی کی پیدائش کو اپنے لئے باعث ذلت اور رسوائی اور لڑکے کی پیدائش کو عزت کا ذریعہ جانتا۔ جب تک اسے یقینی معلوم معلوم نہ ہوتا کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ لوگوں کے سامنے آنے سے کترا کر کہیں چھپ کر وقت گزارتا۔ اس احمقانہ اور بے جا غیرت میں اس حد تک پہنچ گئے کہ لڑکی کی پیدائش کا یقین ہونے پر اپنے جھوٹے انا اور غیرت کے گھمنڈ میں بچی کو زندہ درگور کرتے قرآن نے ان جاہلوں کی اس بیہودہ عقیدہ پر ان کی کیفیت کو اس انداز میں ذکر فرمایا۔ ارشاد باری ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ۝ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ (سورۃ نحل ۵۸،۵۹)

ترجمہ: جب ان (کفار) میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو سارے دن اس کا چہرہ بے رونق ہوکر دل ہی دل میں گھٹتا رہتا اور جس چیز کی ان کو اطلاع دی گئی ہے اسکی عار سے لوگوں سے چھپتا پھرتا۔ یا تو ذلت کو قبول کرکے اس کو رہنے دے یا اسکو (زندہ یا مار کر) مٹی میں دبادے۔ پس خوب سن لو کہ وہ (لوگ) بہت برا فیصلہ کرتے ہیں۔

بچیوں کے زندہ درگور کرنے کے وجوہات: بعض مفسرین کرام کی رائے میں یہ لوگ ایسا بہیمانہ اور ظالمانہ عمل صرف خودساختہ عزت کو بچانے کیلئے کرتے تھے اور بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ ان کے اس غیر انسانی

فعل کی وجہ لڑکیوں کو فقر و فاقہ کا سبب سمجھنا تھا کہ تمام عمر کما کر ان کو کھلانا پڑے گا۔ بدقسمتی سے ہمارے دور میں بھی بعض ایسے علاقے اور افراد ہیں۔ جن پر اگر چہ لیبل تو مسلمان کا لگا ہوا ہے مگر جاہلانہ رسوم میں کفار عرب سے بھی دو قدم آگے ہیں۔ بچی کی پیدائش پر اظہار نفرت کرتے ہوئے اگر کوئی بچی کے پیدائش پر مبارکباد دے تو ایسے آگ بگولہ ہو جاتا ہے جیسے کسی نے غلیظ ترین گالی دی۔ حالانکہ خدا کا بندہ یہ نہیں سوچتا کہ جس ذات تعالیٰ نے بیٹی دی بیٹا بھی دینے والا ہے۔ دونوں اللہ کی نعمت ہیں۔ دونوں کے مقام اور عظمت کا بیان ایک الگ موضوع ہے انشاء اللہ کسی اور موقع پر عرض کروں گا۔

اولاد کے درمیان فرق جائز نہیں: اصل چیز خطبہ کے ابتداء میں جو "حدیث بیان کر دی کہ ان کی بہترین تربیت اور اخلاق حسنہ اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے نزدیک مطلوب ہے خواہ بیٹی ہو یا بیٹا ان کو اسلامی تعلیمات اور شعائر سے آراستہ کرنا والدین کا اولین فریضہ ہے۔ ایک سچے مسلمان کیلئے قطعاً یہ جائز نہیں کہ بچے اور بچی کے درمیان فرق کرے آنحضرت ﷺ نے بچی کی پیدائش کو اللہ کی رحمت قرار دیکر خود بھی بطور بہترین نمونہ بچیوں کے ساتھ جس شفقت، مسرت اور اخلاق حسنہ کا اظہار فرمایا۔ اس میں ہم سب کو حضور ﷺ کی امتی کی حیثیت سے ان کی اتباع کرنی ہے۔

روٹی، کپڑا، مکان: جیسے کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں مذکورہ آیت میں قتل اولاد کی ایک وجہ اُن کفار کے اذہان میں یہ بھی تھی کہ کہ ان بچوں کو روٹی کپڑا، مکان کہاں سے دیں گے۔ آیت میں اسی کا ذکر ہے اپنی اولاد کو غربت اور افلاس کے خوف سے قتل نہ کرو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان پہلے سے غربت کا شکار ہوتا ہے اور کبھی یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اولاد میں اضافہ ہوا تو غربت میں اضافہ ہو کر مشکلات کا شکار ہونا پڑے ان دونوں صورتوں کو قرآن مجید ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے کہ غریب ہو یا غربت کا امکان ہر دو صورتوں میں قتل اولاد جائز نہیں۔

ہر ذی روح کو رزق دینے والی ذات: قرآن مجید کے ایک دوسرے آیت میں ارشاد ہے "ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق" (پارہ ۱۵) ترجمہ: اور اپنی اولاد کو فقر اور غربت کے خوف سے قتل نہ کرو۔

یعنی تم اولاد کا قتل رزق کے کمی کے خطرے سے کرتے ہو تو رزق دینا تو اللہ کا کام ہے جیسا کہ تم کو دیتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے اعلیٰ اور وافر مقدار تمہاری اولاد کو بھی دیگا۔ ہر ذی روح کے رزق کا وعدہ تو اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ انسان کا کام تو صرف اسباب رزق اختیار کر کے نتیجہ اللہ پر چھوڑنا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود ۶)

ترجمہ: "اور نہیں ہے چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے اس کی روزی۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے: وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ (طٰہ ۱۳۲)

ترجمہ: اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی قائم رہ اس پر ہم نہیں مانگتے آپ سے روزی ہم روزی دیتے ہیں تجھ کو

اسباب' رزق کا وسیلہ: یہ تصور اور دعویٰ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے کہ ہم کمار ہے ہیں اور اولاد کو بھی رزق ہم دیتے ہیں اور ہمارا کاروبار، ملازمت، کارخانہ اور زمینداری وغیرہ ہی ہمارے لئے رزق کا بندوبست کرتی ہے۔ بالکل لغو عقیدہ ہے بلکہ ہمارا رازق اور پالنے والا صرف اللہ ہے اور یہ کاروبار وغیرہ ہمارے لئے رزق کا وسیلہ تو ہے مگر رزق کا ذمہ دار نہیں۔ رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے جو لامتناہی نعمتوں سے نوازتے ہیں اسی ذات اقدس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

غیر مسلموں کا پروپیگنڈہ:

آج دنیا بھر کے کفار و غیر مسلم مسلمانوں کی افرادی قوت اور تعداد گھٹانے اور دنیا کو یہ باور کرانے کیلئے کہ مسلمانوں کی تعداد دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں کم ہے' پراپیگنڈہ مہم زوروں پر شروع کر رکھی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ترقی نہ کرنے اور ان میں تعلیمی شرح کم ہونے کی سب سے بڑی وجہ اولاد کی زیادہ پیدائش ہے اور اس باطنی و ظاہری اسلام دشمنی کی آڑ میں ان کے زیر سرپرستی لاتعداد غیر ملکی این جی اوز تمام اسلامی ممالک اور بالخصوص پاکستان میں خاندانی منصوبہ بندی اور برتھ کنٹرول کی تحریکیں چلا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں معروف ہیں۔ مسلمانوں کو اس طرف راغب کرنے کیلئے ایسی دلیل کا سہارا لیتے ہیں کہ جب بچے زیادہ ہونگے تو ان کی تعلیم و تربیت اور ضروریات زندگی پوری کرنا مشکل ہوگا جسکی وجہ سے آبادی کا کنٹرول کرنا ضروری ہے۔ باقاعدگی سے ہر شہر اور گاؤں میں مہم چلانے کیلئے مستقل محکمہ قائم کر کے ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں میں مستقل یونٹ قائم ہیں۔ ملکی بجٹ کا ایک خطیر حصہ ورقم ملک کے بھوک وافلاس میں مبتلا قوم پر خرچ کرنے کی بجائے اس لاحاصل کام کیلئے مختص کر کے خرچ کیا جارہا ہے۔ ہر یونٹ الیکٹرانک میڈیا اور تشہیر کا ہر وہ ذریعہ استعمال کر رہے ہیں جس سے کثرت اولاد کے نقصانات کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کر سکیں۔ بعض معالج تو جو مریض ان کے پاس اپنے مرض کے تشخیص کیلئے جاتا ہے پہلے اپنا فریضہ سمجھتے ہیں کہ ان کو اولاد کی زیادتی کے نقصانات بیان کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ نام ونہاد دانشور میڈیا، اپنے کالموں کے ذریعہ لوگوں کو ڈرا رہے ہیں کہ پاکستان کی آبادی فی الحال اٹھارہ کروڑ ہے اگر آبادی اس رفتار سے بڑھتی رہے تو دس سال بعد یہ تعداد دگنی ہو جائیگی۔ اب جو مہنگائی بے روزگاری اور بھوک وافلاس کا سامنا ہے دس سال بعد مزید بدترین شکل میں پاکستان بھی صومالیہ بن جائے گا۔

خاندانی منصوبہ بندی: محترم حضرات! یہ دلیل خاندانی منصوبہ بندی اور برتھ کنٹرول کیلئے پیش کرنا قابل توجہ ہی نہیں کیونکہ پاکستان اللہ کے کرم سے دنیا کی ہر قسم کی نعمت اور وسائل سے مالا مال حصہ ہے اگر ان وسائل اور چاروں موسموں کو صحیح منصوبہ بندی کر کے بروئے کار لایا جائے تو یہاں نہ صرف تیل وسونا کے خزائن سے استفادہ ہو سکے

گا۔ بلکہ کھانے پینے کا سامان، ہر قسم کے جنگی اور غیر جنگی آلات باہر دنیا کو مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ ہمیں اوروں کے سامنے کشکول پھیلانے کی بجائے اقوام عالم مسلمانوں کے سامنے دست سوال پھیلانا شروع کردیں گے۔

بربادی کا اصل سبب: اولاد کی کثرت ملک اور مسلمانوں کی معاشی سماجی اخلاقی بربادی کا سبب نہیں۔ صحیح منصوبہ بندی نہ کرنے، بے پناہ کرپشن، ملکی خزانہ بے رحمانہ انداز میں لوٹنا اور ہر کام میں غیر مسلموں کی پیروی، غلامی کرنا ہے۔

رازق اللہ ہے: ورنہ رزق کا ٹھیکہ تو نہ صرف انسانوں، بلکہ نالیوں میں موجود کیڑے مکوڑے، جانوروں، اور پرندوں اور سمندر کی تہہ میں موجود لاتعداد حیوانات کو بھی روزی تو وہی ذات دیتا ہے حالانکہ نہ وہ نسل کشی اور اسقاط حمل جیسے حرام عمل کا سوچتے ہیں اور نہ اپنے تعداد کو گھٹانے کا' ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن عمر بن الخطاب ؓ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لو انكم تتوكلون على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدوا خماصاً و تروح بطانا (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، حقیقت یہ ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد کرو جیسا کہ (اللہ پر) توکل کا حق ہے تو یقیناً وہ تمہیں اسی طرح رزق دے گا جس طرح کہ پرندوں کو روزی دیتا ہے وہ پرندے صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر (اپنے گھونسلوں) میں واپس آتے ہیں۔

دشمن کا ایجنڈا: معزز دوستو! ان کے رزق میں کبھی کمی نہیں آتی۔ نہ اس کمی کے خوف سے حیوانات عقل وشعور نہ ہونے کے باعث منصوبہ بندی کرسکتے ہیں۔ بلکہ صرف مالک الملک پر اعتماد و توکل کا جو سلسلہ اور ربط وہ رکھے ہوئے ہیں۔ کسی چیز میں کمی نہیں آتی۔ آج کے مسلمان رزق کے خوف سے اولاد کی کمی کا سوچ کر غیر مسلم جو ادویات وآلات خیراتی اور بغیر قیمت دے رہے ہیں ان سے بچوں میں کمی ہوگی یا نہ۔ مگر اتنا ضرور ہوا کہ اوباش اور زنا کے خواہشمند عورتوں کو یہ خوف رہتا کہ زنا سے اگر تو الد ہوا تو کیا جواب دوں گی اب ان ادویات وآلات کے استعمال سے بدکار عورتوں کیلئے بے خوف وخطرہ زناکاری کے دروازے کھل گئے اور یہی مسلمان دشمن لوگوں کا ایجنڈا ہے۔

ضبط ولادت کیوں: بات یہاں تک پہنچ گئی کہ بعض مستورات کو اگر بروقت حمل کی موجودگی کا علم نہ ہوسکے۔ وہ حمل پر پانچ اور چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت گزرنے پر حمل کو اسقاط کیلئے مقررہ ہسپتال جاکر اپنے حمل کو ضائع کردیتی ہیں۔ کوئی شرعی مجبوری یا عذر تو اسقاط کی اجازت دیتی ہے مگر اس خوف کے پیش نظر کہ پیدا ہونے پر اسکی پرورش اور کھلانا، پلانا مشکل مسئلہ ہوگا۔ عام طور پر چار مہینے کے بعد حمل مختلف مراحل سے گزر کر اس میں روح پیدا ہوجاتی ہے۔ جسکا اسقاط قتل نفس کے زمرہ میں آکر سزا کا مستوجب ہوجاتا۔ البتہ اگر بیوی شدید بیمار ہو بیماری سے ضعف اتنا بڑھ چکا ہو کہ بار بار

حمل کی صعوبتیں برداشت کرنا اسکے لئے ناممکن ہو۔لیکن شرط یہ کہ ایک مسلمان قابل اعتبار ڈاکٹر اس عمل کا مشورہ دے یا میاں بیوی کسی ایسے خاندانی مرض میں مبتلا ہوں۔خطرہ ہو کہ مرض بچے میں بھی سرایت کرلے گا ان حالات میں پھر علماء کی رائے یہ ہے ضبط ولادت جائز ہے۔

جسمانی قتل اور روحانی قتل: ایک اہم نکتہ یہ بھی یاد رہے کہ یہ تو آپ کو معلوم ہوا کہ بیٹوں کو فقر وفاقہ میں اضافہ اور بیٹوں کو اس خودساختہ ننگ وغیرت کہ یہ بڑی ہو کر دوسرے کے گھر کی زینت بن جائے گی کے نام زندہ درگور کرنا قتل کرنا بدترین جرم ہے۔مگر یہ تو جسمانی قتل ہے اس سے بڑھ کر روحانی قتل اولاد جس سے محفوظ رکھنے کے ذرائع قرآن و حدیث نے بڑے شد و مد سے بیان فرمائے مگر اسلامی معاشرہ کے اکثر افراد اس سے غافل ہیں۔حالانکہ اس لاپرواہی کا زہریلا اثر جسمانی قتل سے بھی بدتر ہے وہ یہ کہ اولاد اخلاق نبوی ﷺ اور تعلیم تربیت سے محروم رکھا جائے۔

تعلیم تربیت اور حقوق اولاد: حالانکہ شروع خطبہ میں آیت کریمہ کے بعد پہلی حدیث مبارکہ جو میں ذکر کی کا مطلب یہی ہے کہ والدین اپنے اولاد کی خوشنودی اور اپنے شفقت پدری کے نتیجہ میں ان کیلئے اعلیٰ ترین ہدایا اور تحائف حسب استطاعت لانے اور پیش کرنے کی تگ و دو میں مصروف رہتے ہیں۔مگر ان ھدایا اور تحفوں میں سب سے اعلیٰ ترین عطیہ اور تحفہ یہ ہے کہ اولاد کو اخلاق قرآنی اور وہ آداب جن کی تلقین آنحضر ... کی سکھائی جائیں۔مثلاً بچہ کی پیدائش کے ساتھ اسکی شناخت اور دیگر انسانوں کے امتیاز کیلئے نام کی ضرورت ہوتی ... ہمارے ... کامل، مکمل اور عالمگیر مذہب نے اسکے بارے میں بھی ارشادات فرمائے جیسے خطبہ کے ابتداء میں ذکر کردہ دوسرے حدیث شریف کے مفہوم سے آگاہی ہوگی کہ نام ایسا رکھیں جو ذومعنی بہترین اور پیارا ہو۔یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ نام کا اثر مسمّی میں بھی رونما ہوتا ہے اگر نام دینی لحاظ سے بہتر ہوگا تو مسمّی یعنی جس پر وہ نام رکھا جاتا ہے اسمیں بھی دینداری اور اچھائی کا پہلو غالب ہوگا اور اگر غیر مسلموں کی نقالی کرتے ہوئے ان کے ناموں کی طرح بے تکا۔فحش شرک، عیاشی، عشقیہ، اور اسلامی تہذیب سے عاری معانی پر مشتمل نام رکھا جائے تو بچہ جب بڑھا ہوگا تو اسکی ذات میں ان برے ناموں کی جھلک موجود ہوگی۔آقائے دو جہان ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم یہ کہ انبیاء کرام اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔

اسلامی نام رکھنا: محترم حاضرین! حضور علیہ السلام پر جانیں نچھاور کرنے والے تمام صحابہ کرام کے اسماء، مسلم دنیا کے ممتاز شخصیات، اسوۃ حسنہ کے مجسمہ اولیاء کرام، محدثین، فقہاء، دین حق کے داعی اور علمبردار بزرگوں کے نام رکھنے میں نومولود بچہ یا بچی میں انسانیت و بشریت کے بہتر نمونہ اور خیر و برکت کے اثرات نمایاں ہونگے۔بچہ کے باتیں شروع کرنے کی ابتداء اللہ کے نام اور کلمہ طیبہ سے کی جائے۔اولاد کی پرورش کے سلسلہ میں قرآن وحدیث اور اکابرین

امت نے جن قواعد اور اصول کی رہنمائی کی ہے ان کا احاطہ کرنا ایسے مختصر وقت میں ناممکن ہے اس عنوان پر انشاء اللہ آئندہ کبھی وقتاً فوقتاً ذکر ہوگا۔

حقوق اولاد کا خلاصہ: اجمالاً اتنا یاد رکھیں کہ بچپن ہی سے والدین اپنے کردار اور عمل سے ان کو اسلامی آداب کا خوگر بنانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ بچہ یا بچی کے بالغ ہونے پر گناہوں میں مبتلا ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں جس کی راہ میں رکاوٹ بننے کیلئے انبیاء کے سردار نے فرمایا۔ فوراً ان کی شادی کا بندوبست کرکے زنا اور دیگر منکرات کا دروازہ بند کیا جا سکتا ہے۔ اگر استطاعت اور دیندار رشتہ ملنے کے باوجود والدین بچوں کو اس ادائیگی سنت سے غفلت کریں تو ایسے اولاد سے گناہ صادر ہونے کی صورت میں والدین بھی شریک جرم ہونگیں۔ محترم دوستو آج کل کے روایات اور اسکے انجام سے آپ خوب واقف ہے۔ لڑکا اور اسکے سرپرست اپنے حیثیت، صلاحیت سے بڑھ کر لڑکی ملنے کے انتظار میں، اور بچی اور اسکے پرورش کنندہ گان اپنے حیثیت سے بڑھ کر کسی مالدار یا عہدہ دار داماد کے خواہش میں دونوں کی زندگی برباد کردیتے ہیں کاش ہم سب کی پہلی ترجیح لڑکے اور لڑکی دنیاوی متاع اور دیگر خواہشات کی بجائے دین ہوتی تو اس پریشانی، بے راہ روی اور حرام کاری کا سامنا کرنا نہ پڑتا۔

خلاصہ یہ کہ اولاد کی اگر دینی تربیت، تعلیم اور اسلامی تعلیمات کی پرواہ نہ کی جائے تو وہ قطعاً اسلامی معاشرہ کا کارآمد عضو ثابت نہیں ہوتا قرآن نے اس فرد کو زندہ کہا ہے جو اللہ، رسول اور انکے بتائے احکامات کو جاننے کیساتھ ان پر عمل بھی کرے اور جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور اسکے فرامین کی معرفت سے عاری ہو تو وہ مُردہ ہے جیسے ارشاد باری ہے۔ ومن کان میتا فاحییناہ (ترجمہ) ایسا شخص جو مردہ تھا (یعنی گمراہ) تو ہم نے اسکو زندہ کردیا زندگی سے مراد مسلمانی ہے۔

اسی وجہ سے اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم و تربیت دیں تاکہ ان کی آنے والی دنیاوی و اُخروی زندگی سنور سکے۔ اگر ہم نے صرف ان کی دنیاوی تعلیم اور سہولتیں دینے کو ہی اپنا مقصد اعلیٰ سمجھا تو پھر یہ اولاد ہمارے اور اپنے دونوں کے لئے تباہی کا سبب بنے گی۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم پر اولاد کا قتل خواہ ظاہرا ہو یا باطنی طور پر حرام کیا۔ ربّ العزت میرے سمیت تمام مسلمانوں کو اولاد کی تربیت کی توفیق دے کر ہم سب کو ہر قسم کی گناہوں سے محفوظ رکھے آمین۔

اب قارئین ماہنامہ ''الحق'' فیس بک پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں
facebook\Alhaq Akora Khattak

آخری قسط: مفتی محمد راشد ڈسکوی*

رمضان اور زکوٰۃ

دوسری قسم کا نصاب (زکاۃ لینے والے کیلئے) اس نصاب میں مذکورہ نصاب (یعنی پہلی قسم کے نصاب کی تمام صورتوں) کے ساتھ ضرورت سے زائد سامان کو بھی شامل کیا جائے گا، اور یہاں بھی وہ تمام صورتیں بنیں گی جو پہلی قسم کے نصاب میں بنتی تھیں، مثلاً:

(1) اگر کسی کے پاس صرف ''سونا'' اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو تو ان دونوں قسم کے اموال کی قیمت لگائی جائے گی، اگر ان کی قیمت اتنی ہو جائے کہ اس سے ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی خریدی جا سکے تو اس مقدار کی مالیت کے مالک کو زکاۃ لینا جائز نہیں ہے اور ایسی شخص پر صدقہ فطر اور قربانی کرنا واجب ہے۔

(2) اگر کسی کے پاس صرف ''چاندی'' اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو اور کوئی مال (سونا، نقدی یا مال تجارت) نہ ہو تو ان دونوں قسم کے اموال کی قیمت لگائی جائے گی اگر ان کی قیمت اتنی ہو جائے کہ اس سے ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی خریدی جا سکے تو اس مقدار کی مالیت کے مالک کو زکاۃ لینا جائز نہیں ہے اور ایسے شخص پر صدقہ فطر اور قربانی کرنا واجب ہے۔

(3) اگر کسی کے پاس صرف ''نقدی'' اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو اور کوئی مال (مثلاً: سونا، چاندی، یا مال تجارت) نہ ہو تو جب ان کی قیمت اتنی ہو جائے کہ اس سے ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی خریدی جا سکے، تو اس مقدار کی مالیت کے مالک کو زکاۃ لینا جائز نہیں ہے اور ایسے شخص پر صدقہ فطر اور قربانی کرنا واجب ہے۔ اور اگر ان دونوں کی قیمت اتنی نہ ہو کہ اس سے ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی خریدی جا سکے تو ایسے شخص کا زکاۃ لینا جائز ہے۔

(4) اگر کسی کے پاس سونا، چاندی اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو (چاہے جتنا بھی ہو)۔

(5) اگر کسی کے پاس سونا، نقدی اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو۔

(6) اگر کسی کے پاس سونا، مال تجارت اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو۔

---

* استاذ ورفیق شعبہ تصنیف وتالیف' جامعہ فاروقیہ کراچی

(7) اگر کسی کے پاس چاندی، نقدی اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو۔

(8) اگر کسی کے پاس چاندی، مالِ تجارت اور ضرورت سے زائد سامان ہو۔

(9) اگر کسی کے پاس (چاروں مال) سونا، چاندی، نقدی اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو۔

(10) اگر کسی کے پاس سونا، چاندی، مالِ تجارت ہو اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو۔

(11) اگر کسی کے پاس (پانچوں مال) سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت اور ''ضرورت سے زائد سامان'' ہو تو ان تمام صورتوں میں ان تمام اموال کی قیمت لگائی جائے گی، اگر انکی قیمت ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو اس مقدار کی مالیت کے مالک کا زکاۃ لینا جائز نہیں ہے اور ایسے شخص پر صدقہ فطر اور قربانی کرنا واجب ہے۔ اور اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو تو ایسا شخص شریعت کی نگاہ میں صاحب نصاب نہیں کہلاتا، یعنی اس شخص کا زکاۃ اور ہر قسم کے صدقات واجبہ لینا جائز ہوگا۔

(بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، مصارف الزکاۃ: 2/158، دار احیاء التراث العربی)

<u>ضرورت سے زائد سامان:</u> وہ تمام چیزیں جو گھروں میں رکھی رہتی ہیں، جن کی سالہا سال ضرورت نہیں پڑتی، کبھی کبھار ہی استعمال میں آتی ہیں، مثلاً: بڑی بڑی دیگیں، بڑی بڑی دریاں، شامیانے یا برتن وغیرہ۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیر الزکاۃ: 1/174، رشیدیہ)

الف: وی سی آر۔ ڈش، ناجائز مضامین کی آڈیو ویڈیو کیسٹیں جیسی چیزیں ضروریات میں داخل نہیں؛ بلکہ لغویات ہیں۔ مذکورہ قسم کا سامان ضرورت سے زائد کہلاتا ہے، اس لیے ان سب کی قیمت حساب میں لگائی جائے گی۔

ب: رہائشی مکان، پہننے، اوڑھنے کے کپڑے، ضرورت کی سواری اور گھریلو ضرورت کا سامان جو عام طور پر استعمال میں رہتا ہے، یہ سب ضرورت کے سامان میں داخل ہیں، اسکی وجہ سے انسان شرعاً مالدار نہیں ہوتا، یعنی ان کی قیمت نصاب میں شامل نہیں کی جاتی۔ (الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب الأول فی تفسیر الزکاۃ: 1/174، رشیدیہ)

ج: صنعتی آلات، مشینیں اور دوسرے وسائل رزق (جن سے انسان اپنی روزی کماتا ہے) بھی ضرورت میں داخل ہیں ان کی قیمت بھی نصاب میں شامل نہیں کی جاتی، مثلاً: درزی کی سلائی مشین، ترکھان، لوہار اور کاشت کار وغیرہ کے اوزار، سبزی یا پھل بیچنے والی کی ریڑھی یا سائیکل وغیرہ۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیر الزکاۃ: 1/174، رشیدیہ)

د: اگر کسی کے پاس ضرورت پوری کرنے کا سامان ہے لیکن اس نے کچھ سامان اپنی ضرورت سے زائد بھی اپنے پاس رکھا ہوا ہے مثلاً: کسی کی ضرورت ایک گاڑی سے پوری ہو جاتی ہے لیکن اس کے پاس دو گاڑیاں ہیں، یا اس کی ضرورت ایک مکان سے پوری ہو جاتی ہے لیکن اس نے دو مکان رکھے ہوئے ہیں تو اس زائد گاڑی اور زائد مکان کی

قیمت کو نصاب میں داخل کیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، مصارف الزکاۃ: 2/158، دار احیاء التراث العربی)

زکاۃ واجب ہونے کیلئے تاریخ: زندگی میں سب سے پہلی بار جب کسی کی ملکیت میں پہلی قسم کے نصاب کے مطابق مال آجائے، تو وہ دیکھے کہ اس دن قمری سال (چاند) کی کون سی تاریخ ہے؟ اس تاریخ کو نوٹ کر لے، یہ تاریخ اس شخص کیلئے زکوٰۃ کے حساب کی تاریخ کے طور پر متعین ہوگئی ہے۔ واضح رہے کہ زکاۃ کے وجوب اور ادائیگی کے لیے قمری سال ہونا ضروری ہے، اگر کسی کو قمری تاریخ یاد نہ ہو تو خوب غور وفکر کر کے کوئی قمری تاریخ متعین کر لینا چاہیے، آئندہ اسی کے مطابق حساب کیا جائیگا، البتہ حساب کتاب کرنے کے بعد ادائیگی زکاۃ شمسی تاریخ سے کرنا جائز ہے۔

زکاۃ کا حساب کرنے کا طریقہ: جس چاند کی تاریخ کو کسی کے پاس بقدر نصاب مال آیا، اس سے اگلے سال ٹھیک اسی تاریخ میں اپنے مال کا حساب کیا جائے اگر بقدر (پہلی قسم کے) نصاب کے مال ہے تو اس کل مال کا اڑھائی فیصد (2.5%) زکاۃ دینا ہوگی۔ (العالمگیریہ، کتاب الزکاۃ: 1/175، رشیدیہ)

سامان کی قیمت لگانے کا طریقہ: ''پہلی قسم کا نصاب'' اور ''دوسری قسم کا نصاب'' پہچاننے کے طریقے میں جو یہ ذکر کیا گیا کہ ''دوسری قسم کے نصاب میں ضرورت سے زائد سامان کی قیمت لگائی جائے'' تو اس قیمت سے مراد اس سامان کی قیمت فروخت ہے نہ کہ قیمتِ خرید۔ یعنی حساب کرنے کی تاریخ میں اس سامان کی قیمت لگوائی جائے جو عام بازار میں اس کی قیمت کے برابر ہو اور عموماً اس قیمت پر وہ بک بھی جاتی ہو، اس کو نصاب میں شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح سونا، چاندی کی بھی قیمت فروخت کا اعتبار ہوگا۔ مثلاً: کراچی میں کسی شخص نے کوئی چیز دس ہزار میں خریدی، پھر فروخت کرنے کے وقت اس کی قیمت پندرہ ہزار یا کم ہو کے سات ہزار ہوگئی تو قیمت فروخت والی قیمت کو زکاۃ کے لیے شمار کیا جائے گا۔ (ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم: 2/286، سعید)

مال پر سال گذرنے کا مطلب: جس تاریخ میں زکاۃ واجب ہوئی تھی اس کے ایک سال بعد زکاۃ دی جائے گی، اس ایک سال کے گذرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پہلی تاریخ اور ایک سال کے بعد والی تاریخ میں مال نصاب کے بقدر اس شخص کی ملکیت میں رہے، ان دونوں تاریخوں کے درمیان میں مال میں جتنی بھی کمی بیشی ہوتی رہے، اس سے کچھ اثر نہیں پڑتا، بس شرط یہ ہے کہ مال بالکلیہ ختم نہ ہو گیا ہو، یعنی مال کے ہر ہر جز پر سال کا گذرنا شرط نہیں ہے بلکہ واجب ہونے کے بعد اگلے سال اسی تاریخ میں نصاب کا باقی رہنا ضروری ہے، اگر نصاب باقی ہوا تو ادائیگی لازم ہوگی ورنہ نہیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، اموال الزکاۃ: 2/96، دار احیاء التراث العربی)

مال تجارت کی زکاۃ کے احکام: ''مال تجارت سے مراد'' پیچھے واضح کی جا چکی ہے کہ تاجر کی دکان کا ہر وہ سامان جو بیچنے کی نیت سے خریدا گیا ہو اور تا حال اسکے بیچنے کی نیت باقی ہو، تو یہ (مال تجارت) مال زکاۃ ہے۔ (اور اگر مذکورہ مال

(مال تجارت) کوگھر کے استعمال کیلئے رکھ لیا، یا اسکے بارے میں بیٹے یا دوست وغیرہ کو ہدیہ میں دینا طے کرلیا، یا پھر ویسے ہی اس مال کے بارے میں بیچنے کی نیت نہ رہی تو یہ مال، مالِ زکاۃ نہ رہا)۔ بعض افراد اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تجارت کا مال صرف وہ ہے جس کی انسان با قاعدہ تجارت کرتا ہو، اور نفع کمانے کی نیت سے خرید وفروخت کرتا ہو۔ حالانکہ شرعاً کسی چیز کے مالِ تجارت بننے کیلئے اس میں مذکورہ قید ضروری نہیں، بلکہ جو چیز بھی انسان فروخت کرنے کی نیت سے خریدے وہ تجارت کے مال میں شمار ہوتی ہے، البتہ خریدتے وقت فروخت کرنے کی نیت نہ ہو تو بعد میں فروخت کر لینے کی نیت سے وہ چیز مالِ تجارت نہیں بنے گی۔ دوسری طرف وہ چیز جسے تجارت کی نیت سے خریدا تھا اگر بعد میں تجارت کی نیت بدل لی تو وہ چیز مالِ تجارت سے نکل جائیگی۔ سونا، چاندی اور نقد رقم اس تعریف سے خارج ہے، یعنی ان کیلئے کسی خاص نیت وغیرہ کی ضرورت نہیں، یہ ہر حال میں مالِ زکاۃ ہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الزکاۃ: 2/ 267 سعید)

تجارتی اموال سے متعلق کچھ مسائل: تجارتی اموال سے متعلق ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

(1) جن اشیاء کو فروخت کرنا مقصود نہ ہو، بلکہ ان کی ذات کو باقی رکھتے ہوئے ان سے کرایہ وغیرہ حاصل کرنا یا کسی اور شکل میں نفع کمانا مقصود ہو، تو وہ چیزیں مالِ تجارت میں داخل نہیں ہیں۔ مثلاً: کارخانوں کا منجمد اثاثہ، پرنٹنگ پریس، مشینری، پلانٹ، دوکان کا سامان، استعمال کی گاڑی، ٹریکٹر، ٹیوب ویل، کرائے پر چلانے کی نیت سے خریدی گئی گاڑی، رکشہ وغیرہ، کرائے پر دینے کی نیت سے بنایا گیا مکان یا دوکان وغیرہ، گھر کے استعمال کے برتن، کرائے پر دینے کے لیے رکھے ہوئے برتن، کراکری کا سامان، فریج، فرنیچر، سلائی یا دھلائی کی مشین، ڈرائی کلینرز کے پلانٹ وغیرہ۔ اس قسم کی چیزیں چونکہ فروخت کرنے کی نیت سے نہیں خریدی گئیں، بلکہ ان کو باقی رکھ کر ان سے نفع اٹھانا مقصود ہے، اس لیے یہ مالِ تجارت میں داخل نہیں ہوں گی اور ان پر زکاۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر ان کو خریدا ہی فروخت کرنے کے لیے ہو تو یہ مالِ تجارت ہوں گی۔ اسی طرح موجودہ دور میں بعض مکینک حضرات اپنے کام کاج کے اوزاروں کے ساتھ بعض اوزاروں کو اس لیے خریدتے ہیں کہ بوقتِ ضرورت گاہکوں کی مشینری وغیرہ میں فٹ کردیں گے، اور اس کی قیمت گاہکوں سے وصول کرلیں گے، تو یہ مال بھی مالِ تجارت میں داخل ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الزکاۃ: 2/ 267، سعید)

(2) اگر کوئی جانور بیچنے کے لیے خریدے تو وہ بھی مالِ تجارت میں داخل ہیں، ان کی زکاۃ بھی تجارت کے اموال کی طرح واجب ہوگی (احسن الفتاویٰ: 4/ 286)

قصاب جو جانور ذبح کر کے گوشت بیچتے ہیں تو یہ جانور بھی مالِ تجارت میں داخل ہیں۔ جو جانور دودھ حاصل کرنے کے لیے خریدے تو وہ مالِ تجارت میں داخل نہیں ہیں، البتہ ان کے دودھ سے حاصل ہونے والی کمائی نقد رقم میں داخل ہو کر نصاب کا حصہ بنے گی۔ (احسن الفتاویٰ: 4/ 287)

(3) اگر کسی کا پولٹری فارم یا مچھلی فارم ہو، تو ان کی زکاۃ میں یہ تفصیل ہے کہ ان کی زمین، مکان اور ان سے متعلقہ سامان پر تو زکاۃ فرض نہیں ہوتی، البتہ مرغیاں یا مچھلیاں اگر فروخت کرنے کیلئے رکھیں ہیں تو یہ مالِ تجارت ہیں اور فروخت کرنے کے لیے نہیں، بلکہ مرغیوں کے انڈے حاصل کرنے کیلئے وہ مرغیاں رکھی ہیں تو ان انڈوں سے حاصل ہونے والی آمدنی پر زکاۃ ہوگی۔(احسن الفتاویٰ:4/310) جو شخص انڈے فروخت کرنے کے لیے خرید تا ہے تو وہ انڈے مالِ تجارت ہیں، اور اگر ان انڈوں سے چوزوں کا حصول مقصود ہے تو ان بچوں کی قیمت پر زکاۃ لازم ہوگی۔

سامانِ تجارت کی قیمت لگانے کا طریقہ: ''پہلی قسم کا نصاب'' اور ''دوسری قسم کا نصاب'' پہچاننے کے طریقے میں جو یہ ذکر کیا گیا کہ ''دوسری قسم کے نصاب میں ضرورت سے زائد سامان کی قیمت لگائی جائے'' تو اس قیمت سے مراد اس سامان کی قیمت فروخت ہے نہ کہ قیمتِ خرید۔ یعنی حساب کرنے کی تاریخ میں اس سامان کی قیمت لگوائی جائے جو عام بازار میں اس کی قیمت کے برابر ہو اور عموماً اس قیمت پر وہ بک بھی جاتی ہو، اس کو نصاب میں شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح سونا، چاندی کی بھی قیمت فروخت کا اعتبار ہوگا۔ مثلاً: کراچی میں کسی شخص نے کو یہ چیز دس ہزار میں خریدی، پھر فروخت کرنے کے وقت اس کی قیمت پندرہ ہزار یا کم ہو کے سات ہزار ہوگئی تو قیمت فروخت والی قیمت کو زکاۃ کے لیے شمار کیا جائے گا۔ (ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم:2/286، سعید)

قرض پر زکاۃ کا حکم: جو رقم کسی کو بطور قرض دی ہو، اس کی دو قسمیں ہیں: ایک تو وہ قرض ہے، جس کے (کبھی نہ کبھی) واپس ملنے کی امید ہو۔ دوسرا وہ قرض ہے، جس کے واپس ملنے کی (کبھی بھی) امید نہ ہو۔

تو پہلی قسم والے قرض کی زکاۃ دی جائے گی اور دوسری قسم کے قرض کی زکاۃ نہیں دی جائے گی۔ البتہ اگر کبھی یہ قرض بھی وصول ہو گیا تو اس کی بھی زکاۃ ادا کی جائے گی۔ (ہندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول: 1/174، 175، رشیدیہ)

قرض کی تین قسمیں: پہلی قسم والے قرض کی تین قسمیں ہیں: (۱) دَین قوی (۲) دَین متوسط (۳) دَین ضعیف۔ ان تینوں قسم کے دیون (قرضوں) کے وصول ہونے پر زکاۃ کی ادائیگی کا طریقہ اور حکم قدرے مختلف ہے، ذیل میں اجمالاً دَین کی تینوں قسموں پر روشنی ڈالی جاتی ہے:

دَینِ قوی کا حکم: اگر کسی شخص کو نقد روپیہ یا سونا یا چاندی بطورِ قرض دی، یا کسی شخص کے ہاتھ تجارت کا مال بیچا اور اس کی قیمت ابھی وصول نہیں ہوئی، پھر یہ مال ایک سال یا دو، تین سال کے بعد وصول ہوا تو ایسے قرض کو ''دَینِ قوی'' کہتے ہیں۔

ایسا قرض اگر چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو وصول ہونے پر سابقہ تمام سالوں کی زکاۃ حساب کر کے دینا فرض ہے، لیکن اگر قرض یکمشت وصول نہ ہو، بلکہ تھوڑا تھوڑا وصول ہو، تو جب چاندی کے نصاب کا

بیس فی صد (یعنی: ساڑھے دس تولے) وصول ہو جائے، تو صرف اس بیس فی صد (یعنی: ساڑھے دس تولے) کی زکاۃ ادا کرنا فرض ہوگا، پھر جب مزید بیس فی صد وصول ہو جائے گا تو اس کی زکاۃ ادا کرنا فرض ہوگی، اسی طرح ہر بیس فی صد وصول ہونے پر زکاۃ فرض ہوتی رہے گی اور زکاۃ سابقہ تمام سالوں کی نکالی جائے گی۔

اور اگر قرض کی رقم چاندی کے نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو اس پر زکاۃ فرج نہیں ہوگی، البتہ اگر اس آدمی کی ملکیت میں کچھ اور مال یا رقم ہے اور دونوں کو ملانے سے چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو جاتے ہیں تو زکاۃ فرض ہوگی۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال: 2/305، 306، 307، سعید)

دَین متوسط کا حکم: اگر کسی کو قرض نقد روپے اور سونا چاندی کی صورت میں نہیں دیا اور تجارت کا مال بھی فروخت نہیں کیا، بلکہ کوئی چیز فروخت کی جو تجارت کی نہیں تھی، مثلاً: پہننے کے کپڑے یا گھر کا کوئی سامان یا کوئی زمین فروخت کی تھی، اس کی قیمت باقی ہے، تو ایسے قرض کو ''دَین متوسط'' کہتے ہیں۔

تو اگر یہ قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے اور چند سالوں کے بعد وصول ہوئی تو وصول ہونے پر سابقہ تمام سالوں کی زکاۃ اس پر فرض ہوگی اور اگر یکمشت وصول نہ ہو تو جب تک یہ قرض چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زائد وصول نہ ہو جائے، تب تک زکاۃ ادا کرنا فرض نہ ہوگا، البتہ وصول ہونے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکاۃ ادا کرنا فرض ہے۔

اگر مذکورہ شخص صاحب نصاب ہو تو ''دَین متوسط'' سے جو بھی تھوڑی تھوڑی رقم ملتی رہے، اس کو اپنے پاس موجود نصاب میں ملاتا رہے اور زکاۃ دے۔ (العالمگیریہ، کتاب الزکاۃ، باب اقسام الدیون: 1/175، رشیدیہ)

دَین ضعیف کا حکم: کسی شخص کو نہ نقد روپیہ قرض دیا، نہ سونا چاندی فروخت کی اور نہ ہی کوئی اور چیز فروخت کی، بلکہ کسی اور سبب سے یہ قرض دوسرے کے ذمے ہو گیا، مثلاً: شوہر کے ذمے اپنی بیوی کا حق مہر ادا کرنا باقی ہو، یا بیوی کے ذمے شوہر کا بدلِ خلع ادا کرنا باقی ہو، یا کسی کے ذمے دیت ادا کرنا باقی ہو یا کسی مالک کے ذمے اپنے ملازم کی تنخواہ دینا باقی ہو، تو ایسے قرضوں کو ''دَین ضعیف'' کہتے ہیں۔

ایسے قرضوں پر زکاۃ کی ادائیگی کا حکم یہ ہے کہ ان اموال کی زکاۃ کا حساب وصول ہونے کے دن سے ہوگا، اس شخص پر سابقہ سالوں کی زکاۃ فرض نہیں ہوگی۔ وصول ہونے کے بعد اگر یہ پہلے سے صاحب نصاب ہو تو اس نصاب کے ساتھ اس مال کو ملا کے زکاۃ ادا کرے گا، ورنہ وصول ہو جانے کے بعد اس مال پر سال گذ جانے کے بعد زکاۃ ادا کرے گا۔ (فتح القدیر، کتاب الزکاۃ: 2/123، رشیدیہ)

اور جو ادھار خود لیا ہوا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ فوراً سارے کا سارا ادا کرنا لازم ہے، تو اس کو

نصاب سے منہا کیا جائے گا، دوسری قسم یہ کہ یک مشت اس کل رقم کی ادائیگی لازم نہیں بلکہ قسطوں میں ادا کرنا ہے تو صرف اس مہینے کی قسط نصاب سے منہا کی جائے گی۔اس کے علاوہ قرض اگر تجارت کے لئے لیا ہے تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ کسی عمارت، بلڈنگ یا مشینری وغیرہ کے لیے لیا ہے تو اسے نصاب سے منہا نہیں کیا جائے گا اور اگر محض تجارت کے لیے لیا ہے تو اسے نصاب سے منہا کیا جائے گا۔ (ردالمحتار، کتاب الزکاۃ:2/263، سعید)

<u>بینکوں کے زکاۃ کاٹنے کا حکم:</u> حکومت کے آرڈیننس کے تحت حکومت بینکوں سے لوگوں کی رقمیں زکاۃ کی مد میں کاٹتی ہے۔شرعاً اس طریقے سے زکاۃ کی ادائیگی نہیں ہوتی، حکومتِ وقت کے اس طرح زکاۃ کاٹنے یں شرعاً دس خرابیاں ہیں جنہیں فتاویٰ بینات جلد دوم ،ص:640-635 میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے، بوقتِ ضرورت وہاں مراجعت کرلی جائے۔(فتاویٰ بینات، کتاب الزکاۃ، حکومت کا مسلمانوں سے زکاۃ وصول کرنا:640-635، مکتبہ بینات)

<u>کمیٹی کی رقم پر زکاۃ کا حکم:</u> کچھ افراد مل کے کمیٹی ڈالتے ہیں، کچھ ممبروں کی کمیٹی پہلے نکل آتی ہے، مثلاً: بیس افراد نے مل ایک ایک ہزار روپے جمع کر کے کمیٹی ڈالی، ان میں سے ایک کی کمیٹی پہلی نکل آئی، اب اس شخص کے پاس انیس ہزار روپے دوسروں کے ہیں اور ایک ہزار اپنا، تو یہ شخص اگر صاحب نصاب ہے تو یہ اپنے ایک ہزار روپے کو اس نصاب میں داخل کرے گا، انیس ہزار کو نہیں، اسی طرح ہر ممبر صرف اتنی رقم نصابِ زکاۃ میں جمع کرے گا، جتنی اس نے ابھی تک جمع کروائی تھی، البتہ آخری شخص پورے بیس ہزار کو اپنے نصاب میں شامل کرے گا، اور اگر یہ مذکورہ افراد صاحبِ نصاب نہی ہوں تو اس نکلنے والی کمیٹی کی رقم پر زکاۃ واجب نہیں ہوگی

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب لأول فی تفسیر الزکاۃ:1/173، رشیدیہ)

<u>خلاصہ کلام:</u> آخر میں بطورِ خلاصہ ان تمام اثاثوں کا ذکر کیا جاتا ہے، جن پر زکاۃ واجب ہوتی ہے اور جن پر واجب نہیں ہوتی: وہ اثاثے جن پر زکاۃ واجب ہوتی ہے:

(1) سونے کی مارکیٹ ویلیو (خواہ سونا زیور کی صورت میں ہو، یا کسی بھی شکل میں ہو)۔(2) چاندی کی مارکیٹ ویلیو (خواہ چاندی زیور کی صورت میں ہو یا کسی بھی شکل میں ہو)۔(3) نقد رقم۔(4) کسی کے پاس رکھی گئی امانت (خواہ رقم ہو یا سونا، چاندی)۔(5) بینک بیلنس۔(6) غیر ملکی کرنسی کی مارکیٹ ویلیو۔(7) کسی بھی مقصد (مثلاً: حج، بچوں کی شادی یا مکان وغیرہ کی خریدنے) کیلئے رکھی ہوئی رقم۔(8) حج کے لیے جمع کروائی ہوئی وہ رقم، جو معلم کی فیس اور کرایہ جات وغیرہ کاٹ کر واپس کر دی جاتی ہے۔(9) بچت سرٹیفکیٹ مثلاً: FEBC،NDFC،NIT، کی اصل رقم (اگر چہ ان کا خریدنا ناجائز ہے)۔(10) پرائز بانڈز کی اصل قیمت (اگر چہ ان کی خرید وفروخت اور ان پر ملنے والا انعام جائز نہیں ہے)۔(11) انشورنس پالیسی میں جمع کردہ اصل رقم (اگر چہ مرجہ انشورنس کی تمام صورتیں ناجائز

ہیں)۔(12) قرض دی ہوئی رقم (بشرطیکہ واپس ملنے کی امید ہو)۔(13) کسی بھی مقصد کے لیے دی ہوئی ایڈوانس رقم، جس کا اصل یا بدل اسے واپس ملے گا۔(14) سیکورٹی ڈیپازٹ کے طور پر جمع کردہ رقم۔(15) بی سی (کمیٹی) میں جمع کروائی ہوئی رقم (بشرطیکہ ابھی تک کمیٹی نکلی نہ ہو)۔(16) تجارتی یا تجارت کی نیت سے خریدے گئے حصص۔ (17) شرکت والے معاملے میں اپنے حصے کے قابل زکاۃ اثاثوں کی رقم بمع نفع۔(18) بیچنے کے لیے خریدا ہوا سامان، جائیداد، حصص اور خام مال۔(19) تجارت کے لیے خریدی ہوئی پراپرٹی۔(20) ہر قسم کے تجارتی مال کی مارکیٹ ویلیو (یعنی: قیمتِ فروخت)۔(21) فروخت شدہ چیزوں کی قابلِ وصول رقم۔(22) تیار مال کا اسٹاک۔ (23) خام مال۔

جو رقم مالِ زکاۃ سے منہا کی جائے گی:

(1) ادھار لی ہوئی رقم۔(2) خریدی ہوئی چیز کی واجب الاداء قیمت۔(3) کمیٹی حاصل کرنے کے بعد بقیہ اقساط کی رقم۔(4) ملازمین کی تنخواہ، جس کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہے۔(5) یوٹیلیٹی بلز، کرایہ وغیرہ جن کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہو۔(6) گزشتہ سالوں کی زکاۃ اگر ابھی تک ادا نہ کی گئی ہو۔(7) قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الاداء قسطیں۔

اب ماقبل میں ذکر کیے گئے ''وہ اثاثے جن پر زکاۃ واجب ہوتی ہے'' کی تمام صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی کل قیمت جمع کر لیں، پھر ''جو رقم مالِ زکاۃ سے منہا کی جائے گی'' میں ذکر کی گئی صورتوں کے ہونے کی صورت میں تمام چیزوں کی قیمت جمع کر کے پہلی رقم میں سے نفی کر لیں، اب جو رقم باقی بچے، اس کا چالیسواں حصہ (یعنی: ڈھائی فی صد) بطورِ زکاۃ نکال کر مستحقین تک پہنچائیں۔

ناقابلِ زکاۃ اثاثے:

(1) رہائشی مکان، ایک ہو یا زیادہ۔(2) دوکان، البتہ دوکان کا مال مالِ زکاۃ ہوتا ہے۔(3) فیکٹری کی زمین، بشرطیکہ فروخت کی نیت سے نہ لی گئی ہو۔ (4) دوکان، گھر، فیکٹری کا فرنیچر۔(5) زرعی زمین، بشرطیکہ فروخت کی نیت نہ ہو۔(6) کرایہ پر دیا ہوا مکان، دوکان یا فلیٹ۔(7) مکان، دوکان، اسکول یا فیکٹری بنانے کے لیے خریدا ہوا پلاٹ۔(8) کرایہ پر چلانے کے لیے ٹرانسپورٹ گاڑی، مثلاً: ٹیکسی، رکشہ یا بس وغیرہ۔

مذکورہ اشیاء پر زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔ نوٹ: زکاۃ سے متعلق مندرجہ بالا مضمون صرف مسئلہ زکاۃ سے مناسبت پیدا کرنے کے لیے ہے، اس کے علاوہ زکاۃ کے متعلق کوئی اور مسائل درپیش ہوں، تو اپنے قریبی مستند دارالافتاء سے رابطہ کر کے پوچھ لیے جائیں۔

حضرت علامہ خان بہادر (مارتو نگ بابا) نور اللہ مرقدہ
ترتیب: صباح الدین صدیقی' مارتو نگ شانگلہ

ایک عاشق رسول ﷺ کا تذکرہ اُنکے ایک نعتیہ قصیدہ کے آئینے میں

حضور اقدس ﷺ کی شان اتنی اعلیٰ وارفع ہے کہ اہل اسلام، جو آپ ﷺ کے فدائین ہیں، آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہیں ہی، غیر مسلموں نے بھی آپ ﷺ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ رومانوی وزیر خارجہ کونسٹن ورژیلا، روسی ناول نگار ٹالسٹائی، مشہور عالم مورخ ٹائن بی، مشہور فلسفی، ریاضی دان اور انشاپرداز برٹرنڈ رسل، مغربی دانشور جان ڈیون پورٹ، مشہور انگریز ادیب اور ڈرامہ نگار برنارڈ شا، انڈیا کے مشہور مدبر وسیاستدان گاندھی جی، بدھ دھرم کے پیشوائے اعظم مانگ تونگ۔ یہ تو میں نے چند نام گن لئے ورنہ حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کی عظمت کا اعتراف کرنے والوں میں بڑے بڑے غیر مسلم ادیب شعراء وغیرہ شامل ہیں۔ کمال تو یہ ہے کہ دشمن بھی کمالات کا معترف ہو۔ ہندو شاعر جگن ناتھ نے حضور اقدس ﷺ کی تعریف اس شاندار نعتیہ شعر میں کی ہے۔

مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آئے
سحابِ رحم بن کر رحمت للعالمین آئے

ایک اور ہندو شاعر ہری چند اختر کے یہ اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ! موت کو کس نے مسیحا کر دیا

علمائے دیوبند کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے عشق رسول ﷺ کی دولت وثروت سے مالا مال فرمادیا ہے کہ گویا حضور نبی کریم ﷺ کی محبت انہیں گھٹی میں پلائی جاتی ہے۔ ان اکابر دیوبند میں حضرت مارتو نگ بابا جی نور اللہ مرقدہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپؒ حقیقی معنوں میں ایک ولی اللہ اور عاشق رسول تھے۔ آپؒ کا عشق رسول ﷺ پشتو زبان میں آپکے نعتیہ قصیدے سے آشکارہ ہے۔ حالانکہ آپؒ کوئی روایتی شاعر نہ تھے لیکن شعر کی زبان میں انہوں نے کتنے بلند پایہ

مضامین ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی سچی عشق کی ایک جھلک ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین بحرمة سید المرسلین۔

اس نعت گوئی کی شان صدور جو مجھے حضرت رحمہ اللہ کے پوتے مولوی قطب الدین صاحب نے بیان فرمادی وہ یہ ہے کہ حالت منام یعنی عالم رؤیا میں کسی ہاتف غیبی نے حضرت مارتو نگ بابا رحمہ اللہ کی خدمت میں حضور اقدس ﷺ کی شان میں شعر کا یہ نصف بیت کہا۔

"خه ئیے زلفے عنبری دی په جمال کښے لکه غو دیے

نیند سے بیدار ہو کر بعد میں آپؒ نے اس نصف شعر کیساتھ اگلے نصف کی تضمین ان الفاظ میں فرمائی۔ "هم په

حُسنِ بشری کښے دعُقولو بالا تر دیے

پھر آپؒ نے اُس دور کے بعض شعراء کرام کو اس شعر کی طرز پر مزید اشعار ملا کر ایک نعتیہ قصیدہ کی تکمیل کا حکم دیا۔ کئی شعراء نے قسمت آزمائی کی اشعار کہے لیکن وہ حضرت رحمہ اللہ کے معیار پر پورے نہ اتر سکے لہٰذا آپؒ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خود یہ نعتیہ قصیدہ مکمل کیا جو پشتو ادب کا ایک شاہکار ہے اس کا ہر ایک لفظ الہامی معلوم ہوتا ہے اور اس کے ایک ایک لفظ سے آپؒ کا عشق رسول ﷺ جھلکتا ہے۔

اس نعت رسول مقبول ﷺ کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ کی عنبرین زلفیں نہایت حسین ہیں۔ آپ ﷺ حُسن و جمال میں گویا آفتاب عالمتاب ہیں اور بشری حُسن میں انسانی عُقول سے بھی بالاتر ہیں۔

آپ ﷺ انوارات کے منبع، اسرار نبوت کے محور، صالحین کے ملجأ وماؤی اور تمام عالم انسانی میں سب سے زیادہ منور و روشن ہیں۔

☆ آپ ﷺ کے کمالات لامحدود اور فیوضات لامعدود ہیں۔ محسن انسانیت ہونے کے ناطے آپ ﷺ میں تمام احسانات موجود ہیں۔ آپ ﷺ شان قدوسیت و کبریائی کے مالک اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

☆ آپ ﷺ اولین میں سب سے زیادہ معزز، آخرین میں سب سے زیادہ مکرم اور دنیا و عقبیٰ میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں آپ ﷺ کے سر مبارک پر لولاک کا تاج عزت وعظمت آراستہ کر کے رکھا گیا ہے۔

☆ آپ ﷺ پاکیزہ شمائل میں کریم، بہت زیادہ سلیم العقل اور نسیم سحری کے، عنبر کے مانند خوشبودار پھول کی طرح اور تمام عالم انسانی میں سب سے زیادہ معطر ہیں۔

☆ اے سردار دو جہان ﷺ! میں غریب، حقیر، فقیر آپ ﷺ کے دروازے پر قیدی کی طرح کھڑا اُس رُخِ انور کے شرف دیدار کا منتظر و مشتاق ہوں جس نے چاند کی روشنی کو بھی زیر کر کے (مغلوب کر کے) رکھ دیا ہے۔

☆ اے اللہ کے حبیب ﷺ! یہ عاجز بہت ہی درماندہ ومحتاج ہے۔ اے درد دل کے درماں! اے سراپا چراغ نبوت وہدایت! مجھے آپ سے ایک ہی التجاء ہے کہ اپنا شرف دیدار عطا فرمائیے۔

☆ اے سردار دو عالم ﷺ! اے نبی آخر الزمان ﷺ! مجھ حقیر وفقیر پر لطف وکرم فرمائیے کہ میں روز محشر آپ ﷺ کی شفاعت کا طالب وامیدوار رہوں۔

آخر میں شیخ سعدی شیرازیؒ کے اشعار مدح رسول ﷺ نقل کر کے مضمون کا اختتام کرتا ہوں۔ ان اشعار میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے کتنی خوبصورت تضمین فرمائی ہے۔ ؎

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ فَاقَ الْوَرٰی بِنَوَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ شَمْسٌ دَکَتْ بِفِعَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ مَنْ ھَدْیِہٖ وَمَقَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَدْراً لِفَضْلِہٖ وَجَلَالِہٖ

”نعت شریف“ بزبان پشتو

از : حضرت علامہ خان بہادر (مارتونگ بابا) نوراللہ مرقدہ (آمین)

خہ ئے زُلفے عنبری دی پہ جمال کښے لکہ نمر دے
هم پہ حُسنِ بشری کښے د عُقولو بالا تر دے
دے منبع دے د انوارو هم مرکز دے د اسرارو
هم ملجأ دے د ابرارو دهر چا نہ منور دے
خہ ئے زلفے عنبری دی پہ جمال کښے لکہ غر دے
هم پہ حُسنِ بشری کښے دعُقولو بالا تر دے
کمالات ئے لا محدود دی فُیوضات ئے لا معدود دی
احسانات پکښے موجود دی هم حبیب د پاک اکبر دے
خہ ئے زُلفے عنبری دی پہ جمال کښے لکہ نمر دے
هم پہ حُسنِ بشری کښے د عُقولو بالا تر دے

دے اکـــرم د اوّلیــــنــو مُــکــرّم د آخِــریــنـــو
هــم افــضــل دعــا لــمیـنو د لــولاک تــاج ئے په سر دے
خــه ئے زلــفے عنبری دی پــه جمال کنبے لکـه نمر دے
هــم پــه حُسنِ بشری کنبے د عُــقــولــو بــالا تــر دے

په خوبیو نو کنبے کریم دے او په عقل ډیر سلیم دے

معـمبـر گل نسیـم دے دهــر چــانــه معطّـر دے
خــه ئے زلــفے عنبری دی پــه جمال کنبے لکـه نمر دے
هــم پــه حُسنِ بشری کنبے د عُــقــولــو بــالا تــر دے
څه غریب حقیقر فقیر یم ستـا پــه ګر وُلا ړ اسیــر یم
منتــظــر د مخ مُنیر یم چــه زیر کړے ئے قــمر دے
خــه ئے زلــفے عنبری دی پــه جمال کنبے لکـه نمر دے
هــم پــه حُسنِ بشری کنبے د عُــقــولــو بــالا تــر دے
دا عــاجز دے ډیر مـحتاجه اے دزړه د درد عــلاجـــــه
راښکاره کړه مَـخ سِـراجــه دام ســوال دخپل دلبــر دے
خــه ئے زلــفے عنبری دی پــه جمال کنبے لکـه نمر دے
هــم پــه حُسنِ بشری کنبے د عُــقــولــو بــالا تــر دے
اے سَـردار د کُـل جهــانــه اے نبـــی اخــرزمـــانــــه
پــه فقیـر شـے مهـربـانــه چــه مـحتـاج دِپـه محشر دے
خــه ئے زلــفے عنبری دی پــه جمال کنبے لکـه نمر دے
هــم پــه حُسنِ بشری کنبے د عُــقــولــو بــالا تــر دے

اللّٰھُمَّ صلِّ وَبارک وسلّم علٰی سید نا الھا شمی صلی اللّٰہ علیه وعلی اله وبارک وسلم تسلیما کثیراً

(نعت شریف تمام شد)

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد
گوشہ محققین' ننکانہ صاحب

ماہنامہ ''الحق'' کے سینتالیس سالہ اشاریہ کا فنی جائزہ

مسلک دیو بند کے سپوت اور علمی منبع حضرت مولانا شیخ عبدالحقؒ جو والد ماجد ہوتے ہیں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے اور مولانا سمیع الحقؒ کی اولاد کے دادا حضور ہوتے ہیں' نے ضلع نوشہرہ کے ایک بے آباد مقام اکوڑہ خٹک میں کوئی تقریباً پچاس سال پہلے تعلیم کی جوت جگائی اور دارالعلوم حقانیہ کے نام سے آج وہاں ایک نامور مدرسہ کام کر رہا ہے جہاں سے فارغ ہونے والے سینکڑوں فاضلین ملک کے طول وعرض میں علم وصدقہ جاریہ کے چراغ جلائے بیٹھے ہیں۔ یہیں اکوڑہ خٹک سے شیخ عبدالحقؒ نے ماہنامہ ''الحق'' کا آغاز ۱۹۶۵ء میں کیا جو آج تک باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اس ماہنامہ ''الحق'' میں بے شمار علمی' ادبی' دینی' سیاسی' فکری' نظری' تحقیقی' اصلاحی' تبلیغی' تاثیری' نثری اور شعری تحریریں شائع ہو چکی ہیں۔ جن کی فہرست مرتب کرنا ''جان جوکھوں کا کام ہے'' مگر یہ کام ہمارے مہربان محقق' فاضل قلم کار اور ہر فن کار جناب محمد شاہد حنیف صاحب کر چکے ہیں اور اپنے اس HERCULENE TASK کی تکمیل پر اطراف وجوانب سے مبارکبادیں اور کلمات شکریہ بھی سمیٹ چکے ہیں جناب گرامی حافظ راشد الحق سمیع صاحب ابن مولانا سمیع الحق صاحب نے مجھے ''الحق'] کا پچاس سالہ اشاریہ تحفۃً بھجوایا۔ جوں جوں میں اسے دیکھتا گیا حیرت واستعجاب سے میری آنکھیں کھلتی گئیں۔ ؎ اک خوب ہے مرقع تحریر وعلم یہ طلاب کے لئے تنویر قلم یہ

۴۹۸ صفحات پر مشتمل یہ دقیع فہرست اشاریہ ''الحق'' اکورہ خٹک گوناگوں خوبیوں کا مجموعہ ہے سے پہلے اس کے مشمولات اور مندرجات کا تعارف کرواتا ہوں۔

۱۔ ''الحق'' کے ٹائٹل پر ''الحق'' کے ۱۶ شماروں کا عکس دیا گیا ہے اور ٹائٹل پر منور ''الحق'' کے اوپر دائیں بائیں اللہ کا اسم اعظم رقم کیا گیا ہے۔

۲۔ ''الحق'' کے بالکل نیچے اشاریہ کے مقابل یہ تین سطریں اس اشاریہ کے عنوانات کا تعارف ہیں۔

''ماہنامہ الحق'' کے ۴۵ سال سے شائع ہونے والے ۴۸۸ شماروں کے ۳۳۵۶۴ صفحات میں ۱۵۰۰ مصنفین کے ۹۰۰۰ مقالات ونگارشات اور ۱۰۰۰ کے قریب کتابوں پر تبصروں کا ۳۲۵ موضوعات پر مشتمل اشاریہ۔''

۳۔ بیک ٹائٹل پر موتمر المصنفین جامعہ حقانیہ کی ۲۲ کتابوں کی فہرست مع اسمائے مصنفین / موضوعات اور صفحات

درج کی گئی ہے۔

۴۔ سادہ ٹائٹل کے اندرونی صفحہ پر یہ معلومات دی گئی ہیں۔

کتاب: اشاریہ ماہنامہ ''الحق'' [جلد ۱ تا ۴۵ (اکتوبر ۱۹۶۵ء تا ستمبر ۲۰۱۰ء)] مرتب: محمد شاہد حنیف' انچارج شعبہ رسائل وجرائد' ماہنامہ 'محدث' ماڈل ٹاؤن لاہور۔ نظر ثانی: سمیع الرحمان' رکن مجلس تحقیق الاسلامی' ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور

ناشر: مولانا سمیع الحق مدظلہ' موتمر دار المصنفین' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۵۔ ''ترتیب'' کے تحت نو عنوانات کو قلمکاروں اور صفحات کی قید کے ساتھ ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔

۶۔ فہرست موضوعات جو کہ سات صفحات میں پھیلی ہوئی ہے' ایک معلوماتی اور تحقیقی کام ہے۔

۷۔ اڑھائی صفحات میں مولانا سمیع الحق کا تحریر کردہ مقدمہ ہے۔

۸۔ مرتب اشاریہ ''الحق'' مکرمی محمد شاہد حنیف کے بارے میں مدیر اعلیٰ کے تحسینی کلمات اور شکریہ کے الفاظ' مولانا محمد ابراہیم فانی کی ایک نظم بھی شامل اشاعت ہے۔

۹۔ ماہنامہ ''الحق'' کے موجودہ منتظم مہتمم اور نگران مولانا راشد الحق سمیع کا دو صفحات کا اظہار تشکر اشاریہ کی زینت ہے

۱۰۔ ۴۳۔ اکابرین کے بیانات آرا علیٰ ''الحق'' ان کے ناموں کے ساتھ۔

۱۱۔ محمد شاہد حنیف کا اشاریہ زیر تبصرہ کے بارے میں ۴ صفحاتی تعارفیہ۔

۱۲۔ ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک ماہ وسال کے آئینے میں ۲۲ صفحاتی فہرست شامل کتاب ہے۔

۱۳۔ سات خصوصی اشاعتوں (ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کی) کا تعارف صفحات اور اشاعت کے حوالے سے ماہ و سال کی قید کے ساتھ۔

آئیے اب ذیل میں اشاریہ ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک میں شامل فہرست مضامین مقالات اور نوع بہ نوع تحریروں کا گنتی نامہ پیش کرتے ہیں جس سے مہنامہ ''الحق'' کے علمی مزاج اور اس کے علمی کشکول میں رنگارنگ اور کثیر العلم تحریروں کا تعارف حاصل ہوگا۔

قرآن وعلوم قرآن

۱۔ نزول قرآن اور وحی (۵ عنوانات) ۲۔ حفاظت اور تدوین قرآن (۲+۱۲ عنوانات)

۳۔ اعجاز وعظمت قرآن (۱+۲۲ عنوانات) ۴۔ تراجم قرآن (۱+۱۲ عنوانات)

۵۔ تفسیر واصول تفسیر (۱۳+۷ اعنوانات) ۶۔ تفسیر معوذتین (۱+۵ عنوانات)

۸۔ خدام القرآن (۴ عنوانات) ۹۔ کتابیات قرآنی (۱۴ عنوانات)

۱۰۔ قرآن نمبرز (۴عنوانات)
۱۱۔ غرق فرعون (۹عنوانات)
۱۲۔ جبین کروٹ ہے یا ماتھا (۱۴عنوانات)
۱۳۔ قرآنیات (۳۰+۴۰عنوانات)

حدیث وعلوم حدیث

۱۔ اصول، تدوین وحجیت (۳۲+۳۶عنوانات)
۲۔ درس حدیث (۱۵عنوانات)
۳۔ کتب صحاح ستۃ (۴۶عنوانات)
۴۔ چہل حدیث (۷عنوانات)
۵۔ فتنہ انکار حدیث (۴+۲۵عنوانات)
۶۔ متجددین اور اسلام (۱+۵۰عنوانات)

ایمان وعقائد

۱۔ ایمان باللہ (توحید وشرک) (۱۱+۲۶عنوانات)
۲۔ ایمان بالآخرت (۹+۲۰عنوانات)
۳۔ ایمان بالرسالت (۱۰+۴۹عنوانات)
۴۔ زلزلہ وآفات سماوی (۱۸عنوانات)

فقہ واجتہاد

۱۔ فقہ واصول فقہ (۲۲+۲۰عنوانات)
۲۔ کتب فتاوی (۱۶+۱۳عنوانات)
۳۔ بدعات (۵+۵عنوانات)

مکاتب فکر

۱۔ اہل حدیث (۵+۲عنوانات)
۲۔ بریلوی (۱۰+۵عنوانات)
۳۔ شیعہ (۱۲+۳۷عنوانات)
۴۔ فروعی وفقہی اختلافات (۱۴+۱۸عنوانات)
۵۔ فقہی مسائل (۲+۴عنوانات)
۶۔ بیمہ (۵عنوانات)
۷۔ تفریح اور اسلام (۴عنوانات)
۸۔ رویت ہلال اور تقویم (۳+۱۷عنوانات)
۹۔ مساجد (۳+۳عنوانات)
۱۰۔ موسیقی (۳+۱عنوانات)
۱۱۔ وراثت (۱+۸عنوانات)
۱۲۔ حلال وحرام (۱+۶عنوانات)
۱۳۔ متفرق مسائل (۹۲+۱۱۸عنوانات)
۱۴۔ اجتہاد (۸عنوانات)

عبادات

۱۔ فلسفہ عبادت (۱+۵عنوانات)
۲۔ نماز (۹+۱۶عنوانات)
۳۔ زکوۃ وعشر (۱+۱۶عنوانات)
۴۔ رمضان المبارک وعید الفطر (۴+۵۳عنوانات)
۵۔ قربانی وعید الاضحی (۱+۳۲عنوانات)
۶۔ حج وعمرہ (۵+۳۷عنوانات)
۷۔ جہاد اور شہادت (۴+۳۵عنوانات)
۸۔ دعا واذکار وصدقہ خیرات (۱۶+۱۵عنوانات)

اسلام کا معاشرتی نظام

۱۔ اصلاح معاشرہ (۱+۸عنوانات)
۲۔ فلاح و بہبود (۳عنوانات)
۳۔ معاشرتی مسائل (۶+۵۶عنوانات)
۴۔ فحاشی وعریانی (۱+۲۶عنوانات)
۵۔ گوشہ نسواں (۱۰+۳۵عنوانات)
۶۔ حجاب اور طرز بود و باش (۴+۱۳عنوانات)

عائلی مسائل

۱۔ والدین کے حقوق و فرائض (۱۰+۲۶عنوانات)
۲۔ نکاح وطلاق (۱+۱۶عنوانات)
۳۔ تعدد ازواج (۷عنوانات)
۴۔ خاندانی منصوبہ بندی (۱+۱۵عنوانات)
۵۔ دیگر عائلی مسائل (۴+۱۷عنوانات)

تعلیم و تعلم اور مدارس

۱۔ دینی تعلیم (۱۲+۶۰عنوانات)
۲۔ عصری تعلیم (۳+۵۶عنوانات)
۳۔ مدارس (۳+۱۱۳عنوانات)
۴۔ تذکرہ مدارس (۸۰عنوانات)
۵۔ عطیات کتب (۱۱عنوانات)
۶۔ معاصر جرائد و میڈیا کی نظر میں (۱۱عنوانات)
۷۔ دورۂ تفسیر قرآن (۲۱عنوانات)
۸۔ دورۂ حدیث (۹عنوانات)
۹۔ دورۂ میراث (۳عنوانات)
۱۰۔ امتحانات (۷۸عنوانات)
۱۱۔ تقریبات (۱۴عنوانات)
۱۲۔ تعلیمی سال کا آغاز (۴۵عنوانات)
۱۳۔ تقریب بخاری و دستار بندی (۶۳عنوانات)
۱۴۔ تعطیلات (۱۷عنوانات)
۱۵۔ تعمیرات دارالعلوم (۳۰عنوانات)
۱۶۔ سالانہ اجلاس و میزانیہ (۳۸عنوانات)
۱۷۔ سرکاری افسران کا تربیتی کورس (۱۰عنوانات)
۱۸۔ مہمانوں کی آمد (۱۵عنوانات)
۱۹۔ دارالعلوم دیوبند (۲+۵۱عنوانات)
۲۰۔ جامعہ حفصہ ولال مسجد (۴عنوانات)
۲۱۔ ندوۃ العلماء (۱+۴عنوانات)
۲۲۔ دیگر مدارس (۲۶عنوانات)
۲۳۔ درسی و نصابی کتب (۸+۱۱عنوانات)

دعوت و تبلیغ اور تزکیہ نفس

۱۔ دعوت و تبلیغ (۸+۱۷عنوانات) ۲۔ تزکیہ نفس (۱۰+۶۹عنوانات) ۳۔ تصوف (۵+۱۰عنوانات)

شعر و ادب اور لسانیات

۱۔ شعر و ادب (۳+۱۱عنوانات)
۲۔ منظومات (۸+۲۶عنوانات)

۳۔ اردو (۲+۶عنوانات) ۴۔ عربی (۶+۱۸عنوانات) ۵۔ دیگر زبانیں (۱+۴عنوانات)

اسلام اور سیاست

۱۔ اسلام، جامعیت وہمہ گیری (۷+۵۱عنوانات) ۲۔ نظام حکومت وسیاست (۵+۳۸عنوانات)

۳۔ نفاذ شریعت اور اسلامی انقلاب (۵+۱۱۵عنوانات)

۴۔ خلافت وجمہوریت (۲+۱۷عنوانات) ۵۔ عورت کی سربراہی کا مسئلہ (۱۵عنوانات)

۶۔ مسلمان اقلیتیں (۱۵عنوانات) ۷۔ غیر مسلم اقلیتیں (۲۴عنوانات)

اسلام اور اقتصادیات

۱۔ معاشی مسائل (۵+۴۳عنوانات) ۲۔ ادھار چیز زیادہ وقیمت پر بیچنا (۰۳عنوانات)

۳۔ سود اور بینکاری نظام (۳+۲۹عنوانات) ۴۔ ٹیکس (۴عنوانات)

۵۔ سوشلزم، کمیونزم اور اشتراکیت (۴+۲۹عنوانات)

اسلام کا نظام قضا

۱۔ حدود وتعزیرات (قانونِ شہادت) ۱+۹عنوانات ۲۔ قصاص ودیت (۳+۱۴عنوانات)

۳۔ قانون شفعہ اور ملکیت زمین (۹عنوانات) ۴۔ حدود اللہ اور رجم (۱+۱۹عنوانات)

۵۔ شراب (۲+۱۴عنوانات) ۶۔ ارتداد کی شرعی حیثیت (۷عنوانات)

۷۔ قانون قضا (۵+۳۷عنوانات)

طب وسائنس

۱۔ طب (۵+۴۷عنوانات) ۲۔ سائنس (۵۰عنوانات)

۳۔ تسخیر قمر (۲+۱۷عنوانات) ۴۔ اسلام اور سائنسی علوم (۶+۴۷عنوانات)

۵۔ ٹیلی وژن کے اثرات (۱+۱۲عنوانات) ۶۔ کمپیوٹر/انٹرنیٹ اور اسلام (۰۹عنوانات)

۷۔ کلوننگ (۷عنوانات)

اسلام اور مغرب

۱۔ تقابلی جائزہ (۲+۳۸عنوانات) ۲۔ تہذیب وثقافت (۱+۴۹عنوانات)

۳۔ مغربی دنیا اور توہین اسلام (۱+۳۱عنوانات) ۴۔ حقوق انسانی اور اسلام (۲+۳۳عنوانات)

۵۔ دہشت گردی، صیہونیت اور صلیبی جنگیں (۷۷عنوانات) ۶۔ مستشرقین (۲۷عنوانات)

عالم اسلام اور عالم مغرب

۱۔ امتِ مسلمہ اور عصر حاضر (۱۳+۱۲۹عنوانات)

۲۔ اقوام متحدہ اور امت مسلمہ (۱۷ عنوانات) ۳۔ ۳۵ ممالک کے بارے میں ۱۳۵۰ تحریریں
۴۔ پاکستان کے بارے میں ۷۰۷ تحریریں ۵۔ پاکستان کے بارے میں ۷۰۷ تحریریں
۶۔ امت مسلمہ اور عصر حاضر اور اقوام متحدہ کے بارے میں ۱۵۹ تحریریں
۷۔ دارالعلوم حقانیہ میں حکومتی شخصیات کی آمد ۲۲ تحریریں

فرق وادیان

۱۔ آغا خانیت (۱۰ تحریریں) ۲۔ بہائیت (۷ تحریریں) ۳۔ ذکری (۱۷ تحریریں)
۴۔ عیسائیت (۶۴ تحریریں) ۵۔ فرقہ روشنیہ اور قادنیت (۳۰۰ تحریریں)
۶۔ متفرقات / ہندومت / یہودیت (۳۹ تحریریں)

سیر وسوانح

۱۔ سیرت وعظمت انبیاء کرام (۲۵ مضامین) ۲۔ سیرت رسول مقبول ﷺ (۱۴۳ مضامین)
۳۔ سیرت نمبرز (۸ مضامین) ۴۔ معراج رسول ﷺ (۷۰ مضامین)
۵۔ یوم میلاد اور وفات النبی ﷺ (۱۲ تحریریں / مضامین)
۶۔ متعلقات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (۳۱ مضامین) ۷۔ صحابہ کرام وصحابیات (۱۲۲ مضامین)
۸۔ محدثین وآئمہ فقہ (۴۷ تحریریں / مضامین)
۹۔ ۵۸ شخصیات اور متفرق کے متعلق تحریریں (۸۷ تحریریں / مضامین)
۱۰۔ خاندان حقانیہ کے مرد وخواتین کے متعلق تحریریں (۸۱۴ مضامین)
۱۱۔ نومسلموں کے بارے میں (۲۰ مضامین) ۱۲۔ تذکرے (۱۲۸ مضامین)
۱۳۔ مکتوبات (۶۸ مضامین) ۱۴۔ سفرنامے اور مقالات وخطابات (۳۱ مضامین)
۱۵۔ علماء کرام وصالحات (۳۹ تحریریں / مضامین)

تاریخ

۱۔ تاریخ اسلام (۵۸ مضامین) ۲۔ تحریک آزادی پاک وہند (۳۴ مضامین)

جماعتیں / ادارے

۱۔ متفرق جماعتیں وادارے (۱۲۳ مضامین)

صحافت اور ذرائع ابلاغ

۱۔ کتب / کتب خانے (۹ مضامین)

۲۔ ماہنامہ ''الحق'' ﴿اشاعت' اعتذارات' تصحیات﴾ (۵۴ مضامین)

۳۔ خصوصی اشاعتیں (۴۳ مضامین) ۴۔ مکاتیب و پیغامات (۱۰۹ تحریریں)

۵۔ اشاریہ و کتابیات (۲۰ تحریریں) ۶۔ تحقیق و تنقید (۱۲ تحریریں)

۷۔ صحافت / رسائل و جرائد / ذرائع ابلاغ (۱۳۲ تحریریں)

متفرقات

۱۔ لمحہ فکریہ / عقل (۲۲ تحریریں) ۲۔ متفرق مقالات (۹۶ تحریریں)

۳۔ متفرق تبصرۂ کتب (۴۷ تحریریں)

ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کا موضوع وار اشاریہ کا ضمیمہ صفحہ ۴۰۸ تا صفحہ ۴۴۶ کو محیط ہے جس میں قرآن و علوم قرآن + حدیث و علوم حدیث + ایمان و عقائد + فقہ و اجتہاد عبادات + اسلام کا معاشرتی نظام + تعلیم و تعلم و مدارس + دعوت و تبلیغ و تزکیہ نفس شعر و ادب + اسلام اور اقتصادیات + اسلام کا نظام قضا + سائنس' عالم اسلام اور مغرب + فرق و ادیان + سیر و سوانح + صحافت اور متفرقات پر ۱۴ تحریریں کی فہرست دی گئی ہے۔

ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کے اشاریہ میں ''مصنف وار اشاریہ'' صفحہ ۴۲۷ سے صفحہ ۴۹۸ تک محیط ہے۔ اور مضمون نگاروں کے حوالے سے ایک خاصے کی چیز ہے۔

ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کے اشاریہ کے مؤلف نے بڑی عرق ریزی اور فنکاری سے پچاس جلدوں کے ۴۸۸ شماروں سے منتشر مضامین اور تحریروں کو موضوع وار اور پھر مصنف وار ترتیب دے کے مستقبل کے اس مؤرخ کے لئے سہولت کا سامان کر دیا ہے۔ جو ماہنامہ ''الحق'' کے حوالے سے تحقیق کا عزم لے کر اٹھے گا۔ اس اشاریہ میں:۔

معلومات کا خزانہ ہے۔

تحقیق الفکری اور جمیع العلمی کے حوالے ہیں۔

ایک ہزار نئی چھپنے والی کتابوں کا تعارف ہے۔

معروف اور گم نام قلمکاروں کے ناموں سے آشنائی۔

مسلک دیوبندیت کی جگہ جگہ اور نقطہ نقطہ ترجمانی ہے۔

تحریروں کا عمومی مزاج معتدلانہ اور روادارانہ ہے ۔

شخصیات اور ان کے کاموں / مراتب کی طرف اشارہ ہے۔

لاکھوں کتابوں کے افکار و نظریات کی نچوڑ تحریروں کا گلدستہ ہے۔

موافق ومخالف نکتہ ہائے نظر کا بیان ہے۔

محاکمہ، محاسبہ اور تحقیق وتنقید ہے۔

''الکفر ملۃ واحدۃ'' کے عزائم اور ریشہ دوانیوں کی تصویر کشی ہے۔

غفلت کے مارے اور حبّ دنیا کے شکار مسلمانوں کے لئے ''بانگِ درا'' کا کردار ہے۔ الغرض

''الحق'' کا اشاریہ اپنے اندر گونا گوں خصوصیات کو لئے ہوئے ہے۔ جو فاضل مرتب کی سعی وکوشش کا بھی مظہر ہے اور ''الحق'' کی انتظامیہ کی علمی سرپرستی اور قلمی سہولت کا ثبوت ہے۔

اب آخر میں چند تجاویز ہیں۔ اگر صاحبان اختیار پسند فرمائیں تو ''الحق'' کے اشاریہ آئندہ ایڈیشن میں ان کو مدنظر رکھیں۔

الف۔ الف ہائی ترتیب سے قلم کاروں کے مکمل ڈاک کے پتے اور فون نمبر تحریر کریں۔

ب۔ جن کتابوں پر تبصرے کیے گئے ہیں۔ ان تمام کتابوں کو ''تبصرہ'' کے باب میں ایک جگہ بیان کریں۔

اور کتاب کا نام مصنف موضوع ضخامت قیمت ملنے کا پتہ

کے مطابق معلومات دیں۔

ج۔ جماعتیں، ادارے اور تنظیمیں جن کا ذکر اشاریہ میں کیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں یہ معلومات ضرور دیں۔

نام بانی یک سطری منشور صدر دفتر رابطہ نمبرز

د۔ فرق وادیان کے بارے میں تحریروں کی فہرست سے پہلے دو چار سطری تعارف ضرور دیں۔ کیونکہ ہر شخص ہر بات نہیں جانتا دوسرا یہ کہ ہر شخص جو ''اشاریہ'' دیکھ رہا ہے۔ ''الحق'' کے مضمون / شمارہ سے استفادہ نہیں کرسکتا۔ تو یہیں سے اسے کچھ تعارف ہوجائے تو بہتر ہے۔

ہ۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (نوشہرہ) میں کسی ایسے صاحب کا تقرر کیا جائے جو ماہنامہ ''الحق'' کی گزشتہ ۴۵ سالہ جلدوں / مضامین / حوالہ جات کا ماہر ہو اور کسی بھی تحقیق کار کو تحریروں کے معاملے میں کوئی رہنمائی / مشاورت / معاونت دے سکے۔ یہ خدمت علمی ٹیلیفون پر بھی دی جائے اور بذریعہ ڈاک بھی اور بالمشافہ بھی اور ان صاحب کا نام و پتہ اور رابطہ نمبر بھی لکھا جائے۔

و۔ یہ معلوم نہیں کہ ''الحق'' کے شماروں کو انٹرنیٹ پر ڈالا جاچکا ہے یا نہیں۔

اگر یہ کام ہوگیا ہو تو website نمبر لکھیں یا e-mail لکھیں اور اگر یہ نیک کام نہ ہوا ہو تو اس پروجیکٹ پر کام کا آغاز کردیں۔ یہ ایک مستقل یادگار اور علمی خدمت ہوگی۔ اور صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو

ظفر دارک قاسمی*

اسلام کا معاشی نظام عہد حاضر کے تناظر میں

اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں پر اسلامی تعلیمات موجود ہیں اگر دنیائے انسانیت اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو یقیناً امت محمدیہ کامیابی و کامرانی کی معراج حاصل کر لے گی انسان کا سب سے بڑا حق جینے کا ہے اور اس بنیادی حق کو باقی رکھنے کے لیے لازمی طور پر معاش کی ضرورت پڑتی ہے اس سلسلے میں اسلام نے مثبت طور پر حلال رزق کی جدوجہد کی ترغیب دی ہے اور اسے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ محمد ﷺ نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنی روزی کی تلاش سے غافل ہو کر سوتے نہ رہو۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا (القصص آیت نمبر ۷۷)

''یعنی دنیا سے اپنا حصہ نہ بھولو'' محمد ﷺ نے کسب حلال کو ''فریضۃ بعد الفریضۃ'' قرار دیا ہے''۔ محمد ﷺ نے ایک صحابی کو دیکھا جو خستہ حال تھے آپ نے ان سے دریافت کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انھوں نے بتایا دو درہم ہیں' آپ ﷺ نے ان سے ایک درہم کی کلہاڑی خریدی اور اسے لکڑیاں کاٹنے پر مامور کیا۔ [1] اس طرح آپ ﷺ نے محنت کرنے کی ترغیب دلائی مذکورہ شواہد کی روشنی میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اسلام نے کسب حلال پر خاص توجہ مبذول کرائی ہے اور محنت و مشقت برداشت کر کے رزق حلال کی کوشش کرنی چاہیے آج ہمارے معاشرے میں محنت اور صنعت و حرفت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے کسب مال کی ہر جائز و ناجائز شکل اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے معاشرے میں فاسد عناصر کا بول بالا ہے، جب کہ صنعت و حرفت کے ذریعہ سے روزی کی تکمیل ہر انسان پر فرض کفایہ ہے۔ اور بعض گناہوں کا کفارہ۔ روزی کمانے مین مغموم متفکر رہنا۔ [2]

آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص دنیا کو جائز طریقے سے حاصل کرتا ہے کہ سوال سے بچنے اور اہل وعیال کی کفالت کرے اور ہمسایہ کی مدد کرے تو قیامت کے دن جب وہ اٹھے گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ [3]

اسلامی فقہ میں معاشی جدوجہد کو فرض عین اور پیداوار کو فروغ دینے کی کوشش کو فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ ''ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے کہ ضروری صنعتوں کا قیام فرض کفایہ میں ہے [4] شیخ الاسلام امام تقی الدین احمد ابن تیمیہ

---

* ریسرچ اسکالر، شعبہ دینیات (سنی)' اے ایم یو علی گڑھ انڈیا

نے اور اس سلسلے میں مختلف فقہا نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ان صنعتوں کا قیام فرض کفایہ میں سے ہے۔ اس لیے کہ معاش کی تکمیل ان کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر ہم دنیا کے افق پر اس سلسلے میں طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو مسلم ممالک میں عالمی پیمانہ پر کوئی صنعت نہیں ہے جس سے مسلمانوں کی معاشی حالت مستحکم ہو۔ آج جتنی بھی صنعتیں ہیں ان سب پر حکمرانی یورپ کی ہے جس کی وجہ سے وہ معاشی طور پر خاصے مضبوط ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی ان تعلیمات کو اوڑھنا بچھونا بنایا جائے تاکہ دین و دنیا دونوں میں کامیابی حاصل ہو۔

اسلامی معاشیات کا ایک اساسی اصول یہ ہے کہ تمام انسانون کے لیے معاشی سہولتیں فراہم کی جائیں، قدرت کے ودیعت کردہ رسائل کو ترقی دیجائے، رزق کے مخزنوں کو چند ہاتھوں میں اس طرح مرکوز نہ ہونے دیا جائے کہ دوسروں پر اس کے دروازے بند ہو جائیں اسلام کے معاشی نظام کے مثبت معاشی مقاصد میں غربت کا انسداد اور تمام انسانون کو معاشی جدوجہد کے مساوی مواقع فراہم کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام سب کو حصول رزق کے مواقع عطا کرنے اور مثبت طور پر ایسی حکمت عملیاں بنانے کی تاکید کرتا ہے۔ جس سے غربت و افلاس ختم ہو اور انسانوں کی بنیادی ضرریات لازماً حاصل ہو۔ اسلام محض افلاس، غربت، معیار زندگی کے گرنے کے خطرات اور قلت وسائل کے غوغا سے انسان کشی اور نسل کشی کی پالیسی کی اجازت نہیں دیتا اس سلسلے میں قرآن مجید نے واضح طور پر تنبیہ بیان فرمائی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْءًا كَبِيرًا (بنی اسرائیل (۳۱)

اور تم اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تو م کو بھی، ان کا مارنا بڑی خطا ہے۔ محمد ﷺ نے اہل ثروت کو حکم دیا کہ وہ مرغیاں پالیں تاکہ فراخی حاصل کریں۔ ۵ اسلام کا مزاج مغرب کی تمام معاشی تحریکات سے منفرد اور جداگانہ ہے وہ ہر فرد اور پوری امت کی توجہ کو معاشی وسائل کی ترقی اور پیداواری امکانات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مرکوز کرتا ہے۔ معاشرت میں انصاف اور آزادی کے قیام کے ساتھ ساتھ غربت و افلاس کا انسداد کر کے بہتر معاشی زندگی کا قیام ممکن بناتا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث میں رزق حلال کی جتنی اہمیت بیان کی گئی ہے وہ اس امر کو ثابت کرتی ہے کہ اسلام کے معاشی نظام صرف جائز اور حلال رزق کے فروغ کے مساعی ہوں گے۔

ارشاد الٰہی ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (البقرہ:۱۶۸)

''اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں حلال اور پاک چیزیں کھاؤ۔''

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

ما اکل احد طعاماً قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ و ان نبی اللہ داؤد علیہ اسلام

کان یا کل من عمل یدیہ ۶ کسی نے بھی اپنے ہاتھ کے کمائے ہوئے عمل سے زیادہ بہتر طعام نہیں کھایا۔ اللہ کے نبی حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے اسلام نے معاشی جدو جہد کو حلال وحرام کا پابند کیا ہے یہ ایک ایسا سچا اصول ہے جس سے دور جدید کی معاشیات قطعاً نا آشنا ہے۔ اسلامی معیشت میں صرف کی تکثیر کی جگہ اس کے انسب سطح کا حصول پیش نظر رہتا ہے اور ایک حقیقی تلافی معیشت ظہور میں آتی ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک حرمت ربوا ہے جو معاشی نظام کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اسلام میں سود کو اس کی ہر شکل میں حرام قرار دیا ہے اور اس کے لینے والے کو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے قرآن میں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ الرِّبَا أَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران۔۱۳۰)

اے ایمان والوں سود مت کھاؤ دونے پر دونا اور ڈرو اللہ سے تا کہ تمہارا بھلا ہو۔ ایک حدیث میں رسول ﷺ نے سود کھانے والے پر سود لکھنے والے پر۔ سود کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور سب کو برابر قرار دیا ہے۔ ۷ اسلام میں سود کی ممانعت محض اخلاقی بنیادوں پر نہیں، بلکہ اس کے خطرناک اقتصادی، سماجی اور سیاسی مضمرات کی بنا پر بھی ہے۔ دور جدید میں کتنے افراد ایسے ہیں جو سودی کاروبار کر رہے ہیں جس سے معاشرہ کی اور سماج کی معاشی صورت حال بد سے بدتر ہوتی نظر آرہی ہے۔ اس لیے ایسے افراد کو ضروری ہے کہ اسلام کی ان روشن ہدایات پر عمل کریں اگر انھیں اپنے معاشی وجود کو استحکام بخشنا ہے تو اس خطرناک صورت سے بچنے کے لیے طریقہ یہ ہے کہ مختلف ملکوں اور شہروں میں اسلامی بینکنگ کا نفاذ عمل آچکا ہے ہمیں چاہیے کہ ان سے رجوع کریں اور اپنے معاشی مسائل کو حل کریں۔

اسلام نے تجارت اخلاقیات کا ایک ضابطہ پیش کیا ہے تجارتی لین دین دلوں اور خداترس کے جذبات کو فروغ دیتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ (النساء:۲۹)

:......اے ایمان والو! اپنے اموال کو آپس میں باطل کی راہ سے نہ کھاؤ' بلکہ باہمی رضامندی کے ساتھ تجارت کی راہ سے نفع حاصل کرو'۔ اسلام نے معیشت کے ان تمام ذرائع کو ممنوع قرار دیا ہے جو ظلم و زیادتی اور دوسروں کی حق تلفی پر منحصر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''امانت دار تاجروں کا حشر صدیقوں اور شہداء کیساتھ ہوگا'' ۸

آجر اور مزدور کے تعلقات کے ضمن میں قرآن پاک نے مزدور کی صفات طاقت ور اور امانت دار بتائی ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (القصص:۲۶)

''......ان دو لڑکیوں میں ایک نے کہا کہ: اے میرے باپ! آپ اسے مزدوری میں رکھ لو'' بے شک جنہیں تم مزدور بناؤ ان میں وہی بہتر ہے جو طاقت ور اور امانتدار ہو'' حضور ﷺ نے فرمایا ''تین شخص ایسے ہیں کہ میں قیامت کے دن ان کا دشمن ہوں گا، ان مین سے ایک شخص وہ ہے جو کسی مزدور کو اجرت پر لے پھر اس سے پورا کام لے اور اجرت نہ دے'' ۹۔

حضورﷺ نے فرمایا "مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دی جائے"۔ ۱۰

تجارت کے سلسلے میں اسلام باہمی آزاد رضامندی کی تلقین کرتا ہے، تجارت کی بنیاد تعاون باہمی پر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دیانت، جائز اور مباح کی تجارت ذخیرہ اندوزی کی ممانعت، اسراف کی بندش بھی عائد کرتا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (الاعراف:۳۱)

"......کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو اللہ تعالیٰ مسرفین کو پسند نہیں کرتا ہے"۔ اسلام دولت کے ارتکاز کو پسند نہیں کرتا اسلام نے اس بات کا انصرام کیا ہے کہ مختلف معاشرتی، ادارتی قانونی اور اخلاقی تدابیر سے دولت کی تقسیم زیادہ سے زیادہ منصفانہ ہو اور پورے معاشرے میں گردش کرے۔ ارشاد ربانی ہے

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ (الحشر:۷)

"......ایسا نہ ہو کہ یہ مال و دولت تمہارے دولت مندوں ہی میں گردش کرتا رہے"۔

حضور اکرمﷺ کا ارشاد ہے: "اقسمو المال بین الفرایض علی کتاب اللہ"۔ ۱۱

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق اپنا مال ان لوگوں میں تقسیم کرو جن کا حق مقرر کیا گیا ہے۔

۲: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ (التوبہ:۳۴-۳۵)

"......اے ایمان والو اور جو لوگ سونا اور چاندی گاڑھ کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اس کو خرچ نہیں کرتے ہیں ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دے۔ جس دن دوزخ کی آگ دہکائیں گے اس مال پر پھر اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں داغیں گے (کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے گاڑ کر رکھا تھا۔ اپنے واسطے، اب مزا چکھو اپنے گاڑنے کا"۔ ہنگامی ضرورت کے وقت لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ انھوں نے اپنی ضرورت کے لیے رکھا ہے۔ اس میں سے بھی حسب ضرورت عطیہ دیں جسے صدقات کہتے ہیں، یہ بھی نظام مملکت کے تابع ہوگا ارشاد ربانی ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (توبہ ۱۰۳)

"...... لے ان کے مال میں سے زکوٰۃ پاک کرے تو ان کو اور بابرکت کرے تو ان کو اس کی وجہ سے اور دعا دے ان کو بے شک تیری دعا ان کے لیے تسکین ہے اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے"۔

قرآن پاک اس بات کی سخت مذمت کرتا ہے کہ انسان جائز طریقوں سے حاصل شدہ دولت کو ناجائز کاموں میں

اڑانے یا اپنے ہی عیش وعشرت پراسے صرف کرتا چلا جائے۔

ارشاد الٰہی ہے: وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (الاعراف:۳۱)

''خرچ میں حد سے نہ گزرو اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا''۔

اگر ہم موجودہ دور میں عالمی سطح پر غربت وافلاس کا جائزہ لیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دنیا میں کتنے ایسے افراد ہیں جو خط افلاس سے نیچے زندگی گذارنے پر مجبور ہیں ہماری حکومتیں جو انسانیت کی خیر خواہی کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتی یہ متذکرہ بالا وعیدوں سے بچ پائیں گی؟

المیہ یہ ہے کہ ہماری حکومتوں کے پاس ذخیرہ اندوزی کافی تعداد میں ہے اس کے باوجود ان افراد اور کنبوں کی کوئی پرواہ نہیں جن کے پاس نہ کھانے کے اسباب موجود ہیں اور نہ رہنے سہنے کے لیے اسباب کی فراہمی ہے۔جبکہ ٹنوں مال سڑ کر کوڑے دان میں ڈال دیا جاتا ہے۔ادھر مہنگائی نے عام آدمی کی کمر توڑ رکھی ہے۔جس کی بنا پر عام آدمی کو دو وقت کی روٹی لالے پڑے ہیں۔اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی نظام معیشت سے وابستہ تعلیمات کو آئین وقوانین میں شامل کیا جائے تاکہ مہنگائی اور غربت وافلاس کا خاتمہ ہوسکے۔

مراجع

۱- المتقی،الشیخ علاء الدین علی الہندی۔کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ج ۲ ص ۱۹۶،

۲- الاصبہانی،ابونعیم،حلیۃ الاولیاء،دارالکتاب العربی بیروت لبنان ۱۹۴۷ء

۳- ابن عابدین،محمد امین ردالمختار علی الدر المختار ص:۳۲

۴- ابن تیمیہ،احمد بن عبدالحلیم شیخ الاسلام:الحسبۃ فی الاسلام ص:۱۴۔۱۷

۵- ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید،السنن ج ۲ ص ۲۸ الطبعۃ الاولی المطبعۃ التازیخ بمصر ۱۳۴۶ھ

۶- البخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،ج ۲:ص:۵ مطبعۃ مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۵۵ھ

۷- النیشاپوری،مسلم بن الحجاج الامام،اصح الصحیح المسلم ج ۲ ص ۲۷،اصح المطالع دہلی ۱۳۷۶ھ

۸- الترمذی۔محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی ج ۱ ص:۱۶۵

۹- النیشاپوری،مسلم بن الحجاج الامام الصحیح ج ۲ ص ۱۲۷ اصح المطالع دہلی ۱۳۷۶ھ

۱۰- الترمذی،محمد بن عیسی،سنن ترمذی،ج ۱ ص ۱۶۵

۱۱- البخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح ج ۱ ص ۳۰۲

جناب ارشاد احمد عارف
معروف کالم نگار

نیٹو سپلائی کے خلاف دفاع پاکستان کونسل کا فرض کفایہ

گزشتہ روز دفاع پاکستان کونسل کے لاہور سے اسلام آباد لانگ مارچ کی جھلکیاں مختلف ٹی وی چینلو پر دیکھ کر غالب بہت یاد آئے ؎ مجنوں قیس، اور کوئی نہ آیا، بروئے کار صحرا مگر، بہ تنگی چشم حسود تھا

شدید گرمی اور جان لیوا حبس میں ہزاروں پُر جوش، پُر عزم اور پُر امن بڑوں، بوڑھوں، جوانوں کا قافلہ سخت جاں محض قومی مفادات کے تحفظ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دو دن چلتا رہا اور ایک ہی نعرہ بلند ہوتا رہا ''ہم چور بھگانے نکلے ہیں آؤ ہمارے ساتھ چلو'' مگر نہ تو تبدیلی کے علمبرداروں میں سے کسی نے ان کے ساتھ چلنا گوارہ کیا نہ خونی انقلاب سے خائف لیڈر شپ نے کان دھرا اور نہ نظام مصطفیﷺ کے نفاذ کی خواہش کرنے والوں نے ساتھ دیا حتیٰ کہ موجودہ حکمرانوں کی ہر بات میں کیڑے نکالنے والے الیکٹرانک میڈیا نے بھی امریکا اور اس کے مقامی حواری حکمرانوں کے خلاف اس متاثر کن عوامی مظاہرے سے سوتیلی ماں کا سلوک کیا جو کراچی اور حیدر آباد کی کارنر میٹنگز کی گھنٹوں لائیو کوریج کا عادی ہے۔ شائد سید منور حسن، مولانا سمیع الحق، حافظ سعید کی قربت کے سبب شیخ رشید اور حمید گل سے بھی اختراز برتا گیا۔

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کی منت سماجت کی، جنرل عبدالحمید گل اور شیخ رشید احمد، میاں شہباز شریف اور عمران خان سے رابطہ کرتے رہے مگر کسی نے جوابی فون کرنا گوارا نہ کیا۔ ان تینوں میں سے کم از کم مجھے ذاتی طور پر کسی کے بارے میں بدگمانی نہیں کہ وہ امریکہ کی خوشنودی کے لئے پارلیمنٹ کی قراردادوں کو پسِ پشت ڈال کر نیٹو سپلائی کھولنے اور ڈرون حملوں کی اجازت دینے کے حق میں ہیں، انہیں سلالہ کے شہیدوں کے خون کا سودا کرنے سے دلچسپی ہے یا امریکہ کی طرف سے معافی، سلالہ حملے کی تحقیقات، ڈرون حملوں کی بندش اور راہداری کے معاوضے میں اضافے کے بغیر نیٹو سپلائی کھولنے کی صورت میں بھرپور عوامی احتجاج کے اپنے بلند بانگ دعوؤں کو بھول گئے ہیں مگر گزشتہ روز ان تینوں جماعتوں کے قائدین اور کارکنوں کے لاتعلقی سے منطقی نتیجہ یہی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ الیکشن کی گھنٹی بجنے تک ان میں سے کوئی میدان میں نکلنے اور حکومتی پالیسیوں کو چیلنج کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ اقتدار کی ریوڑیاں بٹنے کا موسم آیا تو ان کا دھمال دیکھنے والا ہوگا۔

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کونسل آف نیشنل افیئرز کی خصوصی نشست میں حلفاً یہ کہا کہ کونسل کی تشکیل، ایجنڈے اور لانگ مارچ کے ضمن میں کسی غیر سیاسی ادارے اور خفیہ ایجنسی کا مشورہ یا تعاون انہیں نہیں ملا تو جناب مجیب الرحمٰن شامی نے ازراہ تفنن کہا کہ آپ تردید کیوں کرتے ہیں۔ خواہ مخواہ رعب پڑتا ہے تو پڑنے دیں مگر اس

تاثر نے اسٹیبلشمنٹ کی مداخلت کے خوف اور خبط میں مبتلا سیاسی حلقوں اور سازشی تھیوریوں کو آگے بڑھانے کے شوقین ابلاغی بزرجمہروں کے منفی پروپیگنڈے کی لے تیز کردی ہے اور انہیں دفاع پاکستان کونسل کی سرگرمیوں سے جمہوریت دشمنی کی بو آنے لگی ہے اور قومی مفادات کی حفاظت مطلوب ہے تو مشترکہ جدوجہد ہی حصول مقصد میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے الگ الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد سے نہ تو امریکی عزائم کا مقابلہ ممکن ہے اور نہ عالمی استعمار کے سامنے سرنگوں ہوکر اپنے اقتدار کو طوالت دینے والے حکمرانوں کی عوام دشمن پالیسیوں کی روک تھام آسان ہے۔

امریکہ نے نیٹو سپلائی کھلنے کے بعد ڈرون حملہ کرکے حکومت پاکستان کے اس جھوٹ اور فریب کا پردہ چاک کر دیا ہے کہ اس نے پارلیمنٹ کے قرارداد کے مطابق اپنے قومی مفادات کا تحفظ کیا۔ غیرت کا تقاضہ یہ تھا کہ کم از کم نیک نام سینیٹر رضا ربانی اس حملے پر بطور احتجاج سینٹ اور پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دیتے مگر جس اندھیر نگری چوپٹ راج میں پوری پارلیمنٹ عزت نفس سے محروم ہوکر اپنا سارا زور موجودہ آدم خور نظام کو برقرار رکھنے اور ایک شخص کی خاطر فوج وعدلیہ کے دو فعال، مضبوط اور موثر اداروں کو نیچا دکھانے پر صرف کر رہی ہو وہاں رضا ربانی کو اپنی نشست گنوانے کی کیا ضرورت ہے؟

خدشہ یہ ہے کہ اب پاک فوج پر حقانی نیٹ ورک کے خلاف کاروائی کے لئے دباؤ بڑھے گا اور سول قیادت کی بالادستی کے نام پر فوجی قیادت کو یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا جبکہ دوہری شہریت کے حامل امریکی و برطانوی وفاداروں کو پارلیمنٹ میں لانے اور قومی فیصلہ سازی کے عمل میں شریک کرنے کا منصوبہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا تاکہ علی زین العابدین کے تیونس، حسنی مبارک کے مصر اور رضا شاہ پہلوی کے ایران کی طرح پاکستان عالمی سامراج کی چراگاہ بنا رہے نیٹو سپلائی بحال کرکے ہمارے حکمران طبقہ ن اپنی کمزوری، بے حمیتی، اور غلامانہ ذہنیت کل عالم پر اشکار کی ہے مگر ہر فیصلہ زمین پر نہیں ہوتا اور حکمران طبقہ ہی اٹھارہ کروڑ عوام کی قسمت کا مالک نہیں کہ وہ چاہے کرے اور کوئی پتہ تک نہ ہلے۔

چیف الیکشن کمشنر کے طور پر جسٹس (ر) فخرالدین ابراہیم کے نام پر حکومت اور اپوزیشن کے مابین اتفاق رائے اس بات کا ثبوت ہے کہ حکمران طبقہ عوامی دباؤ محسوس کر رہا ہے دونوں کو خوف ہے کہ وقت ان کے ہاتھ سے نکل رہا ہے ممکن ہے آئندہ چند روز تک عام انتخابات کی تاریخ اور نگران حکومت کے قیام کا معاملہ بھی طے پاجائے تاکہ موجودہ شتر گربہ نظام چلتا رہے اور سب کی باریاں لگی رہیں مگر بے لاگ، بلاتفریق اور شفاف احتساب کے بغیر اس تبدیلی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے جو اٹھارہ کروڑ عوام بالخصوص نوجوانوں کی آنکھوں میں مچل رہی ہے اور دل و دماغ میں ہلچل مچا رہی ہے؟ یہ اصل سوال ہے؟ دفاع پاکستان کونسل نے ہم کمزور ایمان، بے فکروں اور ہر قومی آفت، مصیبت کے موقع پر گھر میں بیٹھ کر کڑھنے والوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے ورنہ امریکی یہی سمجھتے کہ پاکستانی قوم بھی اپنے حکمرانوں کی طرح غیرت وحمیت کے حوالے سے تہی دست، ہمارے غلاموں کی غلام اور ڈالروں کی طلب گار ہے۔ یہ ڈالر امریکہ کو رزاق سمجھ کر ملیں، خون شہیداں کے معاوضے کے طور پر ہاتھ لگیں یا اپنے وطن کی عزت و ناموس، خودمختاری وخودداری اور سلامتی کا سودا کرکے حاصل ہوں۔ مگر گزشتہ روز کے لانگ مارچ نے پوری قوم کو شرمندگی سے بچالیا، ستر فیصد پاکستانی PEW سروے کے مطابق امریکہ کے یاروں کو اپنا غدار تصور کرتے ہیں۔

مولانا زید احمد نعمانی

مغرب کی اسلام دشمنی اور دین حق کی مقبولیت میں اضافہ!

یورپ اور مغرب کا اسلام سے تعصب کوئی ڈھکا چھپا نہیں ۔یہود ونصاریٰ نے ہمیشہ اسلامی تہذیب وثقافت، شعائر اسلام اور شخصیات اسلام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا ہے۔ ماضی میں ان اعدائے اسلام کی جانب سے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ اسلام ایک انتہا پسند، رجعت پسند اور تشدد پر یقین رکھنے والا مذہب ہے۔ اسلام میں عورت کے کوئی حقوق نہیں۔ اسے گھر کی چار دیواری میں قید رکھا جاتا ہے۔ آج بھی زمانہ حال کی تمام ترجدتوں اور ابلاغ کی تمام صورتوں کو بروئے کار لاکر دین مبین کے دشمنوں نے اسلام کے خلاف اپنا متعصبانہ، جارحانہ اور معاندانہ طرز عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ وقفے وقفے سے یورپ کے اندر اسلام دشمنی کی کوئی نہ کوئی تازہ لہر اٹھتی رہتی ہے۔ معاذ اللہ کبھی گستاخانہ خاکے تو کبھی حجاب پر پابندی۔ کبھی مساجد پر حملے تو کبھی کلام الٰہی کی بے حرمتی۔ کبھی اسلامی سزاؤں پر تنقید تو کبھی احکام اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی۔

تازہ خبر کے مطابق نسل پرست گروپ فار رائیٹ کی جانب سے جرمنی کے شہر بون میں اسلام مخالف ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی کے 30 شرکا نے ہاتھوں میں گستاخانہ خاکے اٹھا رکھے تھے، جب کہ انہیں جرمن پولیس کی جانب سے مکمل سیکورٹی بھی فراہم کی گئی تھی۔ اس ریلی کو 600 کے قریب مسلمانوں نے اس وقت روک دیا، جب یہ ریلی شاہ فہد اکیڈمی کے سامنے پہنچی، اس دوران دونوں فریقوں کے مابین شدید تصادم ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ مظاہرین نے ریلی کو تحفظ دینے کے لیے پہنچنے والے پولیس اہل کاروں پر بھی پتھر پھینکے جس کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہوئے، جن میں 30 پولیس افسران بھی شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق پولیس کو صورت حال سنبھالنے میں 45 منٹ لگ گئے۔

واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے جرمنی کی ایک عدالت نے الیکشن مہم کے دوران اشتعال انگیز گستاخانہ خاکوں کے استعمال پر پابندی اٹھالی تھی، جس کے بعد اس فیصلے کو مسلم حلقوں کی جانب سے شدید تنقید کا سامنا تھا۔ جب کہ عدالتی فیصلے کے بعد اسلام مخالفین کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ایسا ہی ایک اور مظاہرہ جرمنی کے دوسرے شہر لولنگن میں بھی کیا گیا۔ دوسری جانب اسلام دشمن نازی پارٹی کا کہنا تھا کہ 25 مساجد کے سامنے ایسے مظاہرے کیے جائیں گے۔ اس اعلان کے بعد بون شہر میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ نازی پارٹی نے ڈنمارک کے گستاخ کارٹونسٹ ویسٹر گارڈ کے بنائے گئے خاکے 13 مئی کو ہونے والے انتخابات کی مہم کے سلسلے میں استعمال کیے ہیں۔ اس پارٹی نے اسلام مخالف خاکوں پر انعام کا بھی اعلان کر رکھا ہے۔ دوسری طرف جرمن حکومت کے ایک عہدے دار نے نازی پارٹی کو ہی ساری صورت حال کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ جب کہ جرمنی کے عیسائی وزیر

دفاع فریڈرچ کا کہنا ہے کہ معاملے کا کوئی حل نکال لیا جائے گا۔___ یہاں یہ بات مدنظر رہے کہ جرمنی میں ہی 2009ء کے دوران ایک مصری خاتون مروا شیر بینی کو ایک جرمن دہشت گرد شہری نے کمرہ عدالت میں سرعام خنجر مار کر شہید کر دیا تھا۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق اس مذموم واقعے کا پس منظر یہ ہے کہ جرمنی کے شہر ڈرسٹن میں 28 سالہ جرمن شہری الیکس مروا شیر بینی کا پڑوسی تھا۔ شیر بینی جب بھی حجاب پہنے اپنے گھر سے باہر نکلتی تو الیکس اسے تحقیر آمیز نظروں سے دیکھتا تھا۔ اگست 2008ء میں مروا جب اپنے 3 سالہ بچے کو گھر کے قریب واقع پارک میں جھولا جھلا رہی تھی تو اسی اثنا میں الیکس پارک میں داخل ہوا اور شیر بینی کو حجاب پہنے دیکھ کر اسے ''مسلم انتہا پسند، دہشت گرد'' اور دیگر غیر اخلاقی کلمات کہتا رہا۔ مروا اور اس کے شوہر نے الیکس کے، مذہب کی بنیاد پر تعصبانہ اور نازیبا رویے پر جرمن عدالت سے رجوع کیا۔ عدالت میں اپنے بیان میں الیکس نے کہا تھا کہ اس شدت پسند مسلم خاندان کو جرمنی میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ جس کے بعد عدالت نے الیکس کو مسلم خاتون کے مذہب کی توہین کرنے پر مجرم پایا اور اس پر صرف 780 یورو جرمانہ کیا۔___ یکم جولائی 2009ء کو شیر بینی اپنے خاوند عکاظ اور تین سالہ معصوم بیٹے کے ہمراہ مقدمے کی سماعت کے لیے عدالت میں موجود تھی۔ اس موقع پر شیر بینی کو حجاب میں دیکھ کر الیکس نے چاقو کے اٹھارہ وار کر کے شیر بینی کو شہید کر دیا جو اس وقت تین ماہ کی حاملہ تھیں۔ شیر بینی کا شوہر عکاظ بھی اپنی بیوی کو بچانے کی کوشش میں قاتل کے چاقو اور پولیس کی گولی لگنے سے شدید زخمی ہو گیا تھا۔

ادھر امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے امریکا میں مسلمانوں کے ساتھ متعصبانہ رویے کا اعتراف کر لیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں پبلک فورم میں ایک طالبعلم نے امریکی وزیر خارجہ سے سوال کیا: ''امریکا اسلام کے خلاف کیوں ہے؟'' جس پر امریکی وزیر خارجہ نے گہرے دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ ان سے جو سوال پوچھا گیا ہے، اس کا جواب بدقسمتی سے ہاں میں ہے۔ تاہم انہوں نے فوراً ہی پینترا بدلتے ہوئے کہا کہ دراصل اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنے والے انتہا پسندوں نے امریکا پر حملہ کیا، لہٰذا صرف امریکا کو ہی قصوروار ٹھہرانا درست نہیں ہوگا۔

یاد رہے کہ گزشتہ ماہ کے آخر میں امریکی ریاست فلوریڈا میں ملعون پادری ٹیری جونز نے ایک مرتبہ پھر شیطانی عمل دہراتے ہوئے قرآن پاک کی شدید بے حرمتی کی اور اس عمل کی ویڈیو انٹرنٹ پر جاری کی تھی۔ امریکی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق ملعون جونز اور اس کے ساتھی ایک پادری نے فلوریڈا میں ایک چرچ کے سامنے احتجاج کیا۔ جس کے دوران وہ ایرانی جیل سے سزائے موت پانے والے عیسائی پادری یوسف نادر خانی کی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ امریکی اخبار ''دی جنیسو یلی سن'' کی رپورٹ کے مطابق (نعوذ باللہ) قرآن پاک کے نسخے نذر آتش کیے جانے کے موقع پر 20 کے قریب افراد موجود تھے، جب کہ چرچ کی طرف جانے والی سڑک پر پولیس افسران تعینات تھے تا کہ ملعون پادری کو اس مذموم عمل کے سرانجام دینے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ واقعے کے چند لمحے بعد شہر کے محکمہ آگ نے چرچ کو شہر کے فائر آرڈیننس کی خلاف ورزی کا نوٹس بھیجا۔ جب کہ امریکی محکمہ دفاع

پینٹا گان نے بھی ملعون امریکی پادری کے طرزِ عمل کے خلاف صرف ایک رسمی سا بیان جاری کیا۔

اگر چہ اس وقت طاغوت اسلام اور قرآن کو مٹانے پر تلا ہوا ہے۔ تاہم حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں ہر چوتھا شخص مسلمان ہے۔ جب کہ دنیا بھر کی اہم شخصیات اپنا پرانا مذہب ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ اس حوالے سے سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی سالی لورین بوتھ پہلی اسلام قبول کرنے والی خاتون نہیں ہیں، بلکہ لورین سے پہلے بھی متعدد نامور شخصیات اسلام قبول کر چکی ہیں۔ عالمی شہرت یافتہ قازقستان کے صدر نور سلطان نذر بائیوف اور گبون کے صدر عمر بونگھ نے بھی اپنا پرانا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ ان دونوں صدور کی جانب سے دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے وہاں اسلام کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور لوگ اسلام کو ترجیحی بنیادوں پر سمجھ رہے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی عیسائی کرکٹر یوسف یوحانہ نے بھی اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام محمد یوسف رکھا۔ جب کہ 2001ء میں طالبان کی قید سے رہائی پانے والی برطانوی خاتون صحافی ایوان رڈلے نے بھی اپنا پرانا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا اور اب ان کا اسلامی نام مریم ہے۔ ایک سروے کے مطابق یورپ کے بعض ممالک جرمنی، فرانس، امریکا اور روس سمیت کئی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ بڑی تعداد میں اپنا پرانا مذہب ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

یہاں اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسے قبول کرنے والی خاتون ''مونیکا ہانکسلم'' کا یہ بیان ذکر کرنا ہی کافی معلوم ہوتا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے: ''میں پردے کو عورت کی توہین نہیں سمجھتی بلکہ میں اسے عورت کی سہولت اور آسانی کیلئے انتہائی ضروری سمجھتی ہوں۔ میں نے اتفاقاً اسلام قبول نہیں کیا ہے، بلکہ یہ مسئلہ چند سال پرانا ہے۔ میں اس علاقے سے تعلق رکھتی ہوں جہاں مردرات کو نشہ میں دھت گھر آتے ہیں اور اپنی عورتوں کو تشدد کا نشانہ بنا کر اپنی اور ان کی زندگیوں کو تباہ کرتے ہیں۔ میں نے اسلام کو امن، صلح اور رحمت کا دین سمجھ کر منتخب کیا ہے۔ میں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا اور اس کا انجیل سے موازنہ کیا، اس کے بعد میں قرآن کریم کی الٰہی تعلیمات کی مجذوب ہوگئی۔''

مونیکا کے بقول انہوں نے نہ صرف قرآن مجید کا مطالعہ کیا بلکہ فقہ اور سیرت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بھی آشنائی پیدا کی۔ نومسلم مونیکا کہتی ہیں یورپ میں لوگ انجیل کا نام تو لیتے ہیں، لیکن بدقسمتی سے اس پر عمل نہیں کرتے۔ تاہم جن مسلمانوں نے مجھے اسلام اور قرآن سے آشنا کیا، وہ الٰہی اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں اور جو کچھ قرآن وسنت میں موجود ہے، اس کا خاص خیال کرتے ہیں۔ یہ وہ چند اہم چیزیں تھیں جن کو دیکھ کر میں نے اسلام قبول کیا۔

اہل مغرب کو چاہیے کہ وہ ان نومسلموں کے تاثرات کو ہی کم از کم پڑھ لیں جو ان کے ہم وطن اور ہم قبیلہ ہیں۔ جنہوں نے اپنی پوری زندگی یورپ کے مادر پدر آزاد ماحول میں بتائی، لیکن آج وہ حق کو پا کر روحانی مسرت سے سرشار ہیں۔ بلاشبہ یورپ میں اسلام کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقبولیت ومحبوبیت اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ نورِ خداوندی کفر کی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا۔

چارلس کراتھ ایمر

عالم عرب کے انقلابات اور انتخابات میں اسلام پسندوں کا غلبہ

انقلاب کے بعد انتخابات کے نتیجے میں لیبیا اعتدال پسند اور مغرب نواز حکومت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ یہ ایک اچھی خبر ہے لیکن یہ عارضی ہوسکتی ہے۔ لیبیا موجودہ دور میں ملک کی تعریف پر کم پورا اترتا ہے۔ یہ تیل کے کنویں اور طویل ساحل رکھتا ہے۔ اور کثیر تعداد میں قبائل کے علاقے کے طور پر نظر آتا ہے۔ لیبیا میں مرکزی قومی اتھارٹی کمزور ہے تاہم اس کے باوجود محمود جبریل کی حکومت پرائیویٹ ملیشیا پر قابو پانے اور ایک عملی جمہوریت قائم کرنے کے قابل ہے۔ اس کو عرب خطے میں بیداری کی مہم سے الگ تناظر میں دیکھنا ہوگا۔

تیونس اور مراکش جو تمام عرب ممالک میں سب سے زیادہ مغرب زدہ تھے وہاں اسلامی حکومتیں منتخب ہوگئی ہیں۔ عرب دنیا کے سب سے بڑے اور زیادہ مؤثر ملک مصر میں اسلام پسندوں نے فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے۔ اخوان المسلمین نے صرف صدارتی انتخاب ہی نہیں جیتا بلکہ اس نے مصری پارلیمنٹ کی تقریباً آدھی نشستیں بھی جیت لی ہیں جبکہ بنیاد پرست اسلام پسندوں نے تقریباً 25 فیصد نشستیں حاصل کی ہیں۔ دونوں جماعتیں مل کر پارلیمنٹ کی 70 فیصد نشستوں کی حامل بن جاتی ہیں جو مصر کے نئے آئین کی تیاری کے لئے کافی تعداد ہے۔

شام میں اب دیکھنا یہ ہے کہ صدر بشار الاسد کی حکومت کب ختم ہوتی ہے یہاں بھی سنی عقیدہ کے لوگ طاقت کے ساتھ ابھریں گے۔ اردن اگلا ملک ہوسکتا ہے جبکہ اخوان المسلمین کے فلسطینی ونگ حماس کی غزہ میں حکومت قائم ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ عرب دنیا میں حالیہ انقلاب کو تبدیلی کی لہر کا نام دینا غلط ہے۔ یہ اسلام پسندوں کا غلبہ ہے جو عرب کی سیاست پر کئی نسلوں تک غالب رہے گا۔

یہ جدید عرب کی سیاسی تاریخ کے تیسرے مرحلے کی تشکیل ہے۔ پہلی سٹیج بیسویں سدی کے پہلے نصف میں برطانیہ اور فرانس کی حکمرانی میں تھی۔ دوسری سٹیج عرب قوم پرستوں، سیکولر، سوشلسٹ کی حامی، نوآبادیاتی اور مذہب مخالف حکومتوں پر مشتمل ہے جو مصر 1952ء میں فری آفیسر کی بغاوت سے شروع ہوئی تھی۔

یہ فوجی آمریت کی طرف سفر تھا اور جمال عبدالناصر نے اس انقلاب کی قیادت کی تھی۔ اس نے عرب قومیت کا جھنڈا بلند کیا اور مصر کا نام تبدیل کر کے یونائیٹڈ عرب ری پبلک رکھا اور 1958ء میں شام کے ساتھ اپنے ملک کو ضم کردیا۔ یہ ایک مضحکہ خیز منصوبہ تھا جو تین سال تک جاری رہا۔ یہ ایک عظیم عرب اتحاد کا آغاز تھا جو کبھی بھی قائم نہیں ہوسکا۔ ناصر اور

اس کے قوم پرست حامیوں نے اسلام پسندوں کے خلاف سخت اقدامات کئے ۔ مصر کے حسنی مبارک ،عراق کے بعث پارٹی کے صدام حسین اور شام کے حافظ الاسد اور ان کے بیٹے اور حالیہ صدر بشار الاسد عرب جدت کے مخالف بن کر سامنے آئے۔

عرب آمر قوم پرستوں کی خودساختہ جدید نا کام ثابت ہوئی۔انہوں نے غیر فعال ،نیم سوشلسٹ ،بیوروکریٹک اور کرپٹ حکومتیں قائم کیں جنہوں نے عوام کو غربت ،ذلت اور محرومی کی دلدل میں دھکیلا۔

حالیہ عرب بیداری کی لہر کا آغاز 2011ء میں تیونس سے ہوا۔ بہت سارے مغربی ممالک کو یقین تھا کہ مستقبل ہپیوں ،سیکولر اور التحریر سکوائر میں گانا گانے والے بچوں کا ہے۔افسوس یہ کہ اس مغربی حمایت یافتہ طبقے کا منظم تنظیموں سے کوئی مقابلہ ہی نہیں تھا۔وسیع حمایت یافتہ سیاسی اسلام پسندوں نے انتخابات میں انہیں کامیابی کے ساتھ پچھاڑ دیا۔یہ فیس بک کے انقلاب کا آغاز تھا۔سیکولر قوم پرست عرب قومیت کو کچلنے کے لئے اخوان المسلمین عرب مسائل کو حل کرنے کا نعرہ بلند کر کے اٹھی ۔اس نے کہا کہ تمام مسائل کا حل اسلام میں ہے،اس نے اس کا پرچار کیا جو آج بھی جاری ہے۔لیکن کس قسم کا سیاسی اسلام؟اس کا انحصار مستقبل پر ہے۔ترکی کا جدید ماڈل یا پھر ایرانی بنیاد پرستی کا ماڈل؟

اردوان کا ترکی کوئی خوبیوں کا مجموعہ نہیں ہے۔اردوان نے فوج کو بڑھتے آمرانہ تسلط کا خاتمہ کیا،عدلیہ کو غیر مئوثر کیا اور ذرائع ابلاغ پر پابندی لگائی ۔چین سے زیادہ ترکی میں صحافی جیل میں ہیں ۔ بہر حال دیگر ہمسایہ اسلامی ممالک کے مقابلے میں ترکی نسبتاً زیادہ مغرب نواز اور جمہوری ہے۔ ___ عرب ممالک میں حالیہ اسلام پسندوں کے غلبے کو ترکی کی طرز حکومت سے تشبیہ دی جارہی ہے۔مراکش ،تیونس اور کسی حد تک مصر میں جہاں فوج سیکولر ریاست کی بذات خود محافظ تھی ،اسی طرح اتاترک سے اردوان تک ترکی میں بھی فوج 80 سال تک یہی ذمہ داریاں سرانجام دیتی رہی۔حقیقی جمہوری حکمرانی اب بھی عرب سرزمین پر قائم نہیں ہوسکی۔انتہا پسند اسلام کے پاس کسی بات کا جواب نہیں۔جسکی مثال ہم افغانستان میں طالبان حکومت،سوڈان میں اسلام پسندوں کی حکومت اور ایران میں مذہبی اجارہ داری سے دیکھتے ہیں۔

جہاں تک اعتدال پسند اسلام کا تعلق ہے اگر یہ ممکنہ طور پر بہت زیادہ انقلابی ہے تو یہ بھی نا کام ہوگا اور عرب میں بیداری کی لہر کا ایک نیا مستقبل ہوگا جس میں جمہوریت تمام معاملات پر جواب دہ ہوگی یا پھر اسے اس جدیدیت کو اختیار کرنا ہوگا جس میں متبادل قوتوں کو سیکولرازم کے ساتھ قبول کرنا ہوگا اور ایک مستند عرب اسلامی جمہوری اصول کے ارتقاء سے اپنے مقاصد کو حاصل کرنا ہوں گے اور شاید ایسا ہی ہو۔

آج ہم صرف ایک ہی چیز کے بارے میں یقین رکھتے ہیں کہ عرب قوم پرستی مرچکی ہے اور اسلام پسند کامیاب ہو چکے ہیں۔یہ وہ ہے جو عرب میں تبدیلی کے لہر سے شروع ہوا ہے۔عقل کو اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ (بحوالہ روزنامہ ''نئی بات'')

جناب عنایت اللہ

نیٹوسپلائی کی بحالی،قوم سے غدّاری!!!

البانیہ، بیلجیئم، بلغاریہ،کنیڈا،کروئیٹیا، چیک ریپبلک، ڈنمارک،ایستونیا،فرانس، جرمنی، یونان، ہنگری، آئیس لینڈ، اٹلی، لیٹویا،لستھونیا،لکسمبرگ،نیدرلینڈ، ناروے، پولینڈ، پرتگال، رومانیہ،سلواکیہ،سلوینیا،سپین،ترکی، برطانیہ،اورامریکہ کُل ملا کے اٹھائیس ممالک مل کرنیٹو کی تخلیق کرتے ہیں۔ان کے علاوہ اٹھارہ دیگر ممالک نیٹو کے پارٹنرز ہیں۔نیٹو خالصتاً ملٹری الائنس ہے۔جو چاراپریل 1949 کومعرض وجود میں آئی۔اس کا ہیڈکوارٹر برسلز بیلجیئم میں ہے۔پہلے پہل نیٹو کا ٹارگٹ روس تھالیکن روس کے حصے بخرے ہونے کے بعد اسلام اور مسلمان اس صلیبی اتحاد کا مسلسل نشانہ ہیں۔نائن الیون کے بعد امریکہ کے ساتھ ساتھ نیٹو نے بھی افغانستان پر یلغار کی۔کیونکہ نیٹو کے ایک شق کے مطابق کسی بھی ممبر ملک پر حملہ سب پر حملہ متصور ہوگا۔امریکہ، ایساف،نیٹو اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کو اسلحہ، تیل اور دیگر سازوسامان کی سپلائی اور ترسیل پاکستان کے ذریعے تقریباً ایک کامل عشرے تک جاری رہی ہے۔گویا لاکھوں افغان مسلمان بھائیوں کی نسل کشی میں ہم پاکستانی مسلمان برابر کے شریک ہیں۔کراچی کے بندرگاہ سے نیٹو کا سامان کنٹینروں کے ذریعے ایک ہزار میل کا فاصلہ طے کرتے ہوئے تورخم کے راستے کابل جاتا یا چمن کے راستے قندھار پہنچتا۔آپ اندازہ لگائیے ،2007 میں افغانستان میں برسرپیکار فوجی روزانہ 5,75000 گیلن تیل استعمال کرتے تھے جس کا 80 فیصد پاکستانی روٹس سے پہنچتا۔2010 میں یہ سپلائی ایک ہفتے کیلئے بند کی گئی کیونکہ نیٹو ہیلی کاپٹرز نے دو پاکستانی فوجی پاکستانی حدود میں ماردیئے تھے۔26 نومبر 2011 کورات کی تاریکی میں ایک بار پھر نیٹو ہیلی کاپٹروں نے دو پاکستانی افسران سمیت 26 پاکستانی فوجی بے دردی سے ماردیئے۔جس کے نتیجے میں پاکستان نے سپلائی لائن کاٹ دی۔ گو 2012 کے آوائل میں فضائی روٹ کے استعمال کی اجازت دے دی گئی ہے۔اگرچہ وسط ایشیاء کی مسلمان ریاستیں ترکمانستان،ازبکستان اور تاجکستان بھی افغانستان کے پڑوسی ممالک ہیں اوران کے ذریعے بھی افغانستان کو سپلائی کی جاسکتی ہے۔لیکن یہ روٹ حددرجہ طویل اور مہنگی ہے۔نیٹو ممالک دفاع پر بہت خرچ کرتے ہیں۔یہ صلیبی وشیطانی اتحاد دنیا کے کُل دفاعی بجٹ کا 70 فیصد اپنے دفاع پرخرچ کرتا ہے۔اسلام اور مسلمان دشمنی اس کے خمیر میں رچی بسی ہے۔اور ان کو اپنے لئے سب سے بڑا خطرہ سمجھتے ہیں۔ان ظالموں کے ہاتھ لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ہم مسلمان ہیں کہ سب کچھ جاننے کے باوجود محض چند ڈالروں کی خاطر ان کے اتحادی ،مددگار اور

Facilitators بنے بیٹھے ہیں۔ اور آخر کار پاکستان نے نیٹو سپلائی روٹ کی بحالی کے لئے دوبارہ گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔اور بحالی کے بعد اب امریکہ،نیٹو،ایساف،ہماری حکومت اور جنرل مشرف نیٹو کی سپلائی لائن کی بحالی پر بہت خوش ہیں۔ہم بھی ان کو''مبارکباد'' پیش کرتے ہیں۔باقی اٹھارہ کروڑ عوام کے دکھ درد میں ہم برابر کے شریک ہیں۔اللہ انہیں ''صبر جمیل'' عطا فرمائیں۔ہمارے حکمران نیٹو کی سپلائی لائن کی بحالی کو قومی مفاد اور اہم ترین کامیابی قرار دے رہے ہیں۔ یہ اس وقت بھی بہترین قومی مفاد اور اہم ترین کامیابی تھی جب اسے بند کر دیا گیا تھا۔آخر یہ قومی مفاد اور عظیم کامیابی کس چڑیا کا نام ہے؟ یہ سمجھنے سے ہم عوام اور کیڑے مکوڑے قاصر ہیں۔اس قومی مفاد کا تعین کرنے کیلئے ایک جوڈیشل کمیشن کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔اٹھارہ کروڑ عوام کے جذبات اور احساسات کے گردنوں پر نیٹو کے کنٹینروں کے پہیے گھمانا اور انہیں کچلانا اگر قومی مفاد اور کامیابی ہے تو اس پر چیخ چیخ کر با آواز بلند رونے دھونے اور گریبان پھاڑنے کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے؟

سلالہ کے ان چوبیس جوانوں اور افسروں کے روحوں پر اب کیا گزر رہی ہوگی جنہیں امریکی و نیٹو اپاچی ہیلی کاپٹروں نے رات کی تاریکی میں بدترین بمباری کا نشانہ بنا کر شہید کیا تھا۔یقیناً ان کی روحیں تڑپ رہی ہونگی اور ہم سے ناراض ہونگی۔کہیں گی کیا ایک زبانی کلامی معذرت ہی ہمارے قیمتی خون کا کفارہ تھا؟ ساتھ ان کے پسماندگان،اہل وعیال،ورثاء ،بہن بھائی،بوڑھے ماں باپ جس کرب،اذیت اور تکلیف سے گزر رہے ہونگے،اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ہمارے حاکمان وقت اس نیٹو کی سپلائی لائن بحال کر رہے ہیں جو ہمارے ان جوانوں کا سفاک قاتل ہے۔ساتھ ہماری قومی سالمیت اور خودمختاری کا۔ایک بار پھر ہمارے قوم کے یہ قاتل کراچی سے تورخم اور چمن تک دندناتے پھر رہے ہونگے۔قوم بہتے آنسوؤں کے ساتھ انہیں دیکھتی رہی گی،لیکن کچھ کر نہیں سکے گی۔رحمان ملک جو کہہ چکے ہیں کہ نیٹو سپلائی میں خلل ڈالنے والوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔افسوس یہ آہنی ہاتھ ہم نے نیٹو کو دیکھائے جنہوں نے ہمارے فوجی قتل کیئے نہ امریکہ کو جو روز کے ڈرون حملوں میں ہمارا قومی خون بہاتا رہا ہے۔بس یہ آہنی ہاتھ ہمارے اپنے نہتے قوم کیلئے ہیں جنہیں امریکہ کی خاطر خیبر سے کراچی تک مروایا اور ڈرایا جا رہا ہے۔یہ آہنی،آہنی نہیں تو ہندوستان کے لئے نہیں جنہوں نے ہماری شہہ رگ کاٹ دی ہے۔ہاں اس ڈرون حملے کے بارے میں کیا کہا جائے جسے نیٹو سپلائی کی بحالی کے دو روز بعد کیا گیا جس میں بیس پاکستانی مارے گئے۔کیا یہ ہمارے حکمرانوں کے لئے باعث شرم نہیں؟ اور کیا سپلائی کی بحالی کی خوشی اور جشن میں ایسا کیا گیا؟ ہاں مسلمانوں اور پاکستانیوں کا خون بہانے سے زیادہ امریکیوں کے لئے اور خوشی اور مسرت کیا ہوسکتی ہے؟

انکل سام نے ہماری جوانوں کے قتل عام اور قومی خودمختاری کی دھجیاں بکھیرنے پر معافی مانگی نہ فی کنٹینر پانچ ہزار ڈالر کا معاوضہ دیا۔بس سرح ہونٹو ... قہقہے لگانے والی ہیلری نے چپکے سے ہماری نوجوان اور خوبرو وزیر خارجہ حنا

ربانی کھر کے کانوں میں بذریعہ فون کچھ سرگوشی کی۔ بس کیا تھا، میڈیا میں اسے سلالہ کے واقعے پر معذرت اور افسوس کا تاثر دیا گیا۔ یوں مفت میں سپلائی کی بحالی کا اعلان کیا گیا۔ کیا معذرت اور افسوس سے ہمارے جوانوں کا خون واپس آسکتا ہے؟ ہمارے حکمران اور سرحدوں کے محافظ ہی اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قوم کو امریکی ڈالر چاہیئے نہ صلیبی و یہودی دوستی۔ انہیں بس ملک کی سرحدوں کی حفاظت، قومی خودمختاری اور اپنے جوانوں کا خون چاہیئے اور بس۔

اس انوکھے قرارداد کا بنا کیا جس میں قومی خودمختاری اور سالمیت کے بلند بانگ دعوے اور ڈرون حملوں کی بندش کی بات کی گئی تھی۔ جس میں اٹھتے بیٹھتے نیٹو سپلائی کی بحالی پارلیمنٹ کی رضامندی سے مشروط کیا جارہا تھا۔ شاید پارلیمنٹ کو اب پس پشت ڈالا گیا ہے اور ان کے قراردادوں کو ایک بار پھر ردی کی ٹوکری میں ڈالا گیا ہے۔ جمہوریت کے علمبردار اگر عوامی جذبات واحساسات کے خون کرنے کو اگر جمہوریت سے تعبیر کرتے ہیں تو انہیں ڈیموکریسی کی یہ انوکھی اور خود ساختہ تعریف مبارک ہو۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ عوام کے جذبات اور احساسات کو تا دیر دبایا نہیں جاسکتا۔ ایک نہ ایک دن تو عوام کو سرخرو ہونا ہی ہے۔ ایک نہ ایک دن تو دمادم مست قلندر ہونا ہی ہے۔

حاکموں نے اپنے ذاتی مفادات اور آسائشوں کے لئے اس ملک وقوم کو امریکہ کا زرخرید غلام بنالیا ہے۔ یہود وہنود اور ان کے اداروں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے اربوں کھربوں کے قرضے لیکر ہڑپ کئے جارہے ہیں۔ نتیجے میں یہاں ہزاروں امریکی جاسوس دندناتے پھر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی نسل کشی کیلئے شروع کردہ امریکی صلیبی جنگوں میں ہم صلیبیوں کے اتحادی اور ان کے مددگار ہیں۔ یوں ہمارے ہاتھ بھی ہزاروں اپنے مسلمان بھائیوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ بزدل فوجی ڈکٹیٹر حکمران نے ایک دھمکی پر پورا ملک امریکہ و نیٹو کے جھولی میں ڈال دیا تھا۔ آج گیارہ سال گزرنے کے باوجود نام نہاد جمہوری لوگ وہی مشرف والی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں۔ حکمرانوں اور عوام کے خواہشات کے درمیان تضادات کی بڑھتے ہوئے خلیج کی وجہ سے آج یہ ملک دھماکستان بن گیا ہے۔ چالیس ہزار لوگ شہید ہوئے ہیں اور اربوں ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ فقط امریکہ کی خاطر، امریکہ اور امریکیوں کو محفوظ رکھنے کی خاطر۔

منور حسن، مولانا طیّب، مولانا سمیع الحق، حافظ سعید، عمران خان، میاں نواز شریف وغیرہ اور ان کی بڑی بڑی قومی پارٹیاں نیٹو سپلائی کی بحالی کی مخالف ہیں اور لانگ مارچ اور میدان میں نکلنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ پوری قوم سوائے گنے چنے امریکی کاسہ لیس غلام حکمرانوں کے سوا نیٹو سپلائی کی بحالی پر ناخوش ہیں۔ جو لوگ بحالی پر خوش ہیں ان کے مفادات اور صلیبیوں کے مفادات اور ایجنڈا مشترک ہے۔ جو کہ پاکستانی عوام کے مفادات کے برعکس اور الٹ ہیں۔ آنے والے دنوں میں یہ تضادات اپنا رنگ ڈھنگ دکھائیں گی۔ اللہ خیر کریں۔

اہم رپورٹ

برمی مسلمانوں پرڈھائی جانے والی داستان اَلم

ملک شام اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ درندگی کے مظاہرے ہو ہی رہے ہیں کہ اسی بیچ ایک دوسرا زخم ہرا ہو گیا یعنی اراکان کے مسلمان بودھسٹوں کے ظلم وستم کی چکی میں بُری طرح پسنے لگے، اور برما حکومت اور بدھ مت کی دہشت گردانہ کارروائی میں 3 جون سے 12 جون تک پچاس ہزار سے زائد مسلمان جان بحق ہو گئے۔

اراکان وہ سرزمین ہے جہاں خلیفہ ہارون رشید کے عہدِ خلافت میں مسلم تاجروں کے ذریعہ اسلام پہنچا، اس ملک میں مسلمان بغرض تجارت آئے تھے اور اسلام کی تبلیغ شروع کردی تھی، اسلام کی فطری تعلیمات سے متاثر ہو کر وہاں کی کثیر آبادی نے اسلام قبول کرلیا اور ایسی قوت کے مالک بن بیٹھے کہ 1430ء میں سلیمان شاہ کے ہاتھوں اسلامی حکومت کی تشکیل کرلی، اس ملک پر ساڑھے تین صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت رہی، مسجدیں بنائی گئیں، قرآنی حلقے قائم کیے گیے، مدارس وجامعات کھولے گئے، ان کی کرنسی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہوتا تھا اور اس کے نیچے ابوبکر عمر عثمان اور علی نام درج ہوتا تھا۔ اس ملک کے پڑوس میں برما تھا جہاں بدھسٹوں کی حکومت تھی، مسلم حکمرانی بودھسٹوں کو ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے 1784ء میں اراکان پر حملہ کردیا، بالآخر اراکان کی اینٹ سے اینٹ بجادی، اسے برما میں ضم کرلیا اور اس کا نام بدل کر میانمار رکھ دیا۔

1824ء میں برما برطانیہ کی غلامی میں چلا گیا، سوسال سے زائد عرصہ غلامی کی زندگی گذارنے کے بعد 1938ء میں انگریزوں سے خودمختاری حاصل کرلی، آزادی کے بعد انہوں نے پہلی فرصت میں مسلم مٹاؤ پالیسی کے تحت اسلامی شناخت کو مٹانے کی بھرپور کوشش کی، دعاۃ پر حملے کیے، مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا، چنانچہ پانچ لاکھ مسلمان برما چھوڑنے پر مجبور ہوئے، کتنے لوگ پڑوسی ملک بنگلادیش ہجرت کرگئے، مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر ملک فہد نے ان کے لیے ہجرت کا دروازہ کھول دیا، اس طرح ان کی اچھی خاصی تعداد نے مکہ میں بودوباش اختیار کرلی، آج مکہ کے باشندگان میں 25 فیصد اراکان کے مسلمان ہیں۔ اس طرح مختلف اوقات میں مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا گیا، جولوگ ہجرت نہ کرسکے ان کی ناکہ بندی شروع کردی گئی، دعوت پر پابندی ڈال دی گئی، دعاۃ کی سرگرمیوں پر روک لگادی گئی، مسلمانوں کے اوقاف چراگاہوں میں بدل دیئے گئے، برما کی فوج نے بڑی ڈھٹائی سے ان کی مسجدوں کی بے حرمتی کی، مساجد ومدارس کی تعمیر پر قدغن لگادیا، لاؤڈ سپیکر سے اذان ممنوع قراردی گئی، مسلم بچے سرکاری تعلیم سے محروم کیے گیے، ان پر ملازمت کے دروازے بند کردیئے گئے، 1982 میں اراکان کے مسلمانوں کو حق شہریت سے بھی

محروم کردیا گیا، اس طرح ان کی نسبت کسی ملک سے نہ رہی، ان کی لڑکیوں کی شادی کے لیے 25 سال اور لڑکوں کی شادی کے لیے 30 سال عمر کی تحدید کی گئی، شادی کی کاروائی کے لیے بھی سرحدی سیکوریٹی فورسیز سے اجازت نامہ کا حصول ناگزیر قرار دیا گیا، خانگی زندگی سے متعلقہ سخت سے سخت قانون بنائے گئے۔ ساٹھ سالوں سے اراکان کے مسلمان ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں، ان کے بچے ننگے بدن، ننگے پیر، بوسیدہ کپڑے زیب تن کیے قابل رحم حالت میں دکھائی دیتے ہیں، ان کی عورتیں مردوں کے ہمراہ کھیتوں میں زراعت کا کام کر کے گذر بسر کرتی ہیں۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ ایسے سنگین اور روح فرسا حالات میں بھی مسلمان اپنے دینی شعائر سے جڑے ہیں اور کسی ایک کے متعلق بھی یہ رپورٹ نہ ملی کہ دنیا کی لالچ میں اپنے ایمان کا سودا کیا ہو۔

جون کے اوائل میں 10 دعاۃ مسلم بستیوں میں دعوت کے لیے گھوم رہے تھے اور مسلمانوں میں تبلیغ کررہے تھے کہ بودھسٹوں کا ایک دہشت گرد گروپ ان کے پاس آیا اور ان کے ساتھ زیادتی شروع کردی، انہیں مارا پیٹا، درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے جسموں پر چھری مارنے لگے، ان کی زبانیں رسیوں سے باندھ کر کھینچ لیں یہاں تک کہ دسیوں تڑپ تڑپ کر مر گئے، مسلمانوں نے اپنے دعاۃ کی ایسی بے حرمتی دیکھی تو احتجاج کیا، پھر کیا تھا، انسانیت سوز درندگی کا مظاہرہ شروع ہوگیا، انسان نما درندوں نے مسلمانوں کی ایک مکمل بستی کو جلا دیا، جس میں آٹھ سو گھر تھے، پھر دوسری بستی کا رخ کیا جس میں 700 گھر تھے اسے بھی جلا کر خاکستر کردیا، پھر تیسری بستی کا رخ کیا جہاں 1600 گھروں کو نذر آتش کردیا۔ جان کے خوف سے 9 ہزار لوگوں نے جب بری اور بحری راستوں سے بنگلادیش کا رخ کیا تو بنگلادیشی حکومت نے انہیں پناہ دینے سے انکار کردیا اور اس کے بعد سے بدھ مت کے دہشت گرد برمی فوج کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا قتل عام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ ہیں وہ حالات جن سے اراکان کے مسلمان حالیہ دنوں گذر رہے ہیں، مظلوموں کی آہیں، یتیموں اور بیواؤں کی چیخ وپکار، اور خانہ بدوش مسلمانوں کی سسکیاں آنکھوں کو اشکبار کردیتی ہیں اور ضمیر کو کچوکے لگاتی ہیں کہ کہاں ہے غیرت مسلم.؟ کہاں ہے ہمارے مسلم حکمراں کا سیاسی رول .؟ کہاں ہے رفاہی اداروں اور عالمی تنظیموں کی دادرسی.؟

ہماری بات اقتدار کے ایوانوں تک نہیں پہنچ سکتی، عالمی تنظیموں کو جھنجھوڑ نہیں سکتی لیکن آپ کے سمند غیرت کو تازیانہ ضرور لگا سکتی ہے، آپ کے احساس کو ضرور بیدار کرسکتی ہے کہ آپ تک مظلوم مسلمانوں کی حالت زار پہنچ چکی ہے۔

تو آیئے !رحمت ومغفرت اور مواسات وغم خواری کے اس ماہ مبارک میں اراکان کے مظلوم مسلمانوں کے لیے گڑگڑا کر اللہ کے حضور مخلصانہ دعائیں کریں، اور اپنے پاکیزہ مالوں کی زکاۃ وصدقات سے ان کی دادرسی کریں کہ یہ دینی اخوت کا ادنی تقاضا ہے۔

مولانا محمد جہان یعقوب*

حقوق نسواں کی علمبردار امریکی خاتون کا قبول اسلام

وہ امریکہ کے قلب نیویارک میں پیدا ہوئی۔اس کی ابتدائی جوانی ایک امریکی لڑکی ہی کی طرح گزری۔اس کا ایک ہی شوق تھا کہ امریکا کے عظیم شہر کی تفریح بھری زندگی کی جاذبیت اور دلکشی کی دوڑ میں حصہ لے اور سب سے آگے نکل جائے۔لیکن اسے لگتا تھا کہ اس کی کوشش جس قدر بڑھتی اور وہ جتنا بظاہر کامیابیوں کی منزلیں طے کرتی جاتی ،اس کی بے اعتمادی میں اسی قدر اضافہ ہوتا جاتا تھا۔وہ اپنے باطن میں ایک انجانا سا خلا......ایک عجیب سی کمی محسوس کررہی تھی۔اس کا معیار زندگی بظاہر جتنا اونچا ہورہا تھا،اس کا اندر کا اعتماد اتنا ہی ٹوٹتا جارہا تھا۔وہ اس کا حل چاہتی تھی ،مگر اسے کوئی حل سجھائی نہیں دے رہا تھا۔

آخر وہ اس زندگی سے تنگ سی آگئی ۔تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق اس نے خود کو نشے کے حوالے کردیا،مگر اندر کی بے کلی تھی کہ بجائے کم ہونے کے بڑھتی ہی جارہی تھی۔کسی نے اسے مشورہ دیا کہ خود کو مصروف رکھ کر وہ ان سوچوں سے جان چھڑا سکتی ہے،چنانچہ وہ حقوق نسواں کی ترجمان سماجی کارکن کے طور پر فلاحی اور رفاہ عامہ کے کام کرنے لگی،اس نے بہت کم عرصے میں اس میدان میں بھی فتح کے جھنڈے گاڑ دیے، اور اس کے نام کا ہر طرف ڈنکا بجنے لگا،مگر......مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ......جس رفتار سے اس کی ترقی میں اضافہ اور اس کے کیریئر میں نکھار آرہا تھا،اسی سرعت سے اس کے اندر کی خود اعتمادی کا بت ریزہ ریزہ ہوتا جارہا تھا۔آخر وہ کیا چیز ہے جس کے حصول کا اس کے ضمیر کی طرف سے مطالبہ ہے،وہ بہت سوچنے کے باوجود سمجھنے میں ناکام تھی،یکسر ناکام۔

اچانک اس کی زندگی میں نائن زیرو آگیا......ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون کی تباہی کے بعد اس نے دیکھا کہ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہورہے ہیں۔ہندو، یہودی اور عیسائی دنیا اگر اپنی توانائیاں کسی چیز کے خلاف صرف کررہی ہے تو وہ اسلام اور اسلامی اقدار ہیں۔اسلام سے اسے کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی، نہ مثبت نہ منفی، وہ اسلام کو ماضی

---

* انچارج ادارتی صفحہ ہفت روزہ اخبار المدارس، کراچی

کا ایک افسانہ، ایک بھولی بسری کہانی اور ''پتھروں کے دور'' کی ایک یادگار سمجھتی تھی۔ جب اس کے کانوں میں ہر طرف سے یہ آوازیں گونجنے لگیں کہ اسلام عورتوں کا استحصال کرتا اور اسے گھر کی نوکرانی اور شوہر کے پاؤں کی جوتی سے زیادہ کوئی مقام نہیں دیتا، تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بھی اپنی آواز بھی اس اسلام مخالف ''شوروغوغا'' میں شامل کر لے، بلکہ اسے اس کی شہرت اور معاشرے میں ایک اسٹیٹس کا حامل ہونے کی وجہ سے اس بات کی باقاعدہ پیشکشیں ہونے لگیں۔ اس نے پہلے تو سوچا کہ وہ بھی اس رو میں بہہ جائے، کیوں کہ وہ عورتوں کی آزادی کی علمبردار ہے اور بزعم خویش اسلام حقوق نسواں کی راہ کی سب سے بڑی دیوار ہے۔

پھر جانے کیوں...... اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے تحقیق کر لینی چاہیے۔ اسے یقین تھا کہ اس کی تحقیق اسکی اسلام مخالفت میں مزید شدت کا باعث بنے گی، اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اس تحقیق سے اسکی اپنی رائے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں یکسر بدل جائے گی، ورنہ شاید وہ ''یہ کڑوا گھونٹ'' پینے کی شاید زحمت بھی گوارا نہ کرتی۔

تحقیق کی ابتدا اس نے ایک ایسے سینئر سماجی کارکن سے ملاقات کے ذریعے کی، جو بلا تفریق ملک و مذہب سارے انسانوں کے لیے انصاف اور فلاح و بہبود کا داعی تھا۔ اس ملاقات کے بعد اسے احساس ہوا کہ انصاف، آزادی اور احترام انسانیت آفاقی اقدار ہیں، جن کی دوسرے مذاہب سے بڑھ کر اسلام دعوت و ترغیب دیتا ہے۔ یہ اس کے لیے ایک بڑا انکشاف تھا، جسے وہ آسانی سے قبول نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے ایک اسلامک ریسرچ سینٹر سے رابطہ کر کے قرآن مجید کا ترجمہ حاصل کیا اور اس کا مطالعہ کرنے لگی۔ پہلے تو قرآن کے اسلوب و انداز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا، پھر اس کتاب میں کائنات، انسان اور زندگی کے بارے میں بیان کردہ ناقابل تردید حقائق نیز عبد و معبود کے رشتے پر جو روشنی ڈالی گئی ہے، ایسی جامع تفصیل اسے اس سے قبل کسی کتاب، کسی فلسفے اور کسی مفکر و مصنف کی تھیوری میں نظر نہیں آئی تھی۔ وہ بے اختیار یہ سوچنے لگی کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا...... اس انقلابی کتاب ہدایت نے اس کے اندر گویا ایک بھونچال سا برپا کر دیا۔ اس نے دیکھا کہ قرآن نے اپنی تعلیمات کا مخاطب براہ راست انسان اور اس کی روح کو بنایا ہے۔ اس نے قرآن میں بیان کردہ عورت کے حقوق کا مقابلہ دوسرے ادیان و مذاہب سے کیا، تو اس میں بھی اسلام کو سب سے بڑھ کر پایا، پھر اس نے حضور اکرم ﷺ کے فرامین، آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی مبارک زندگیوں کو دیکھا تو قرآنی ہدایات کا کامل و مکمل نمونہ اور عکس جمیل نظر آیا، جب کہ دوسرے ادیان و مذاہب کے ''بڑے'' اسے صرف ''گفتار کے غازی'' نظر آئے...... اور آخر کار وہ لمحہ آ گیا جب اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ جس سکون کیلئے بیتاب ہے، وہ صرف اسلام قبول کر کے ہی حاصل

ہوسکتا ہے۔اس کی داخلی بے تابیوں اور اضطراب کا علاج صرف ایمان سے ہوسکتا ہے اور اس کے مسائل کا حل مہم جوئی میں نہیں عملی مسلمان بننے میں ہے۔

وہ اب اسلامی زندگی سے زیادہ دیر دور بھی نہیں رہ سکتی تھی،اس نے اسلام قبول کر کے ایک مسلمان مرد سے نکاح کرلیا۔اس نے ایک برقعہ اور سر اور گردن کو ڈھکنے والا اسکارف خرید لیا،جو ایک مسلم عورت کا شرعی لباس ہے۔سب کچھ ویسا ہی تھا بس ایک چیز بدلی ہوئی تھی یعنی اس کا اندرونی اطمینان وسکون اور خوداعتمادی اور تحفظ کا احساس...... گویا وہ حقیقی آزادی کی منزل سے اب ہمکنار ہوئی ہو۔وہ اپنے تاثرات ان الفاظ میں بیان کرتی ہے:

''میں بڑی خوش تھی کہ ان آنکھوں میں اب تعجب اور دوری کے آثار تھے، جو پہلے مجھ کو ایسے دیکھتے تھے جیسے شکاری اپنے شکار کو اور باز ننھی چڑیا کو۔حجاب نے میرے کندھوں کے ایک بڑے بوجھ کو ہلکا کر دیا اور مجھے ایک خاص طرح کی غلامی اور ذلت سے نکال دیا تھا۔اب دوسروں کے دلوں کو لبھانے کیلئے میں گھنٹوں میک اپ نہیں کرتی تھی۔ اب میں اس غلامی سے آزاد تھی۔ابھی تک میرا پردہ یہ تھا کہ صرف ہاتھ اور چہرے کو چھوڑ کر میرا پورا جسم ڈھکا ہوتا، میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ میں چہرہ بھی ڈھکنا چاہتی ہوں، اس لیے کہ مجھے لگتا ہے کہ یہ میرے رب کو زیادہ راضی کرنے والا عمل ہوگا،انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی،وہ مجھے ایک دکان پر لے گئے جہاں میں نے ایک عربی برقعہ خریدا اور مکمل شرعی پردہ کرنے لگی۔آج مجھے اپنے فحش لباس کو اتار کر اور مغرب کی دلرباطرز زندگی کو چھوڑ کر اپنے خالق کی معرفت وبندگی والی ایک باوقار زندگی کو اختیار کرنے سے جو مسرت واطمینان کا احساس ہوا ہے میں اس کی کوئی مثال نہیں دے سکتی...... میری وہ سہیلیاں جو میرے ساتھ حقوق نسواں کے محاذ پر معروف کار تھیں، مجھے ڈراتی تھیں کہ اسلام قبول کر کے تم ایک عضو معطل بن کر رہ جاؤ گی،مگر یہ ان کی کم فہمی یا اسلام کے بارے میں غلط سوچ تھی،الحمدللہ!اب میں بھی عورتوں کے حقوق کی حامی وداعی ہوں، جو مسلم عورتوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنی ایمانی ذمہ داریوں کو ادا کریں، اپنے شوہروں کی ایک اچھا مسلمان بننے میں مدد کریں،اپنے بچوں کو اس طرح تربیت دیں کہ وہ استقامت کے ساتھ دین پر جم کر اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کیلئے مینارہ نور بن جائیں''۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

جناب محمد حمزہ

نیٹو کا افغانستان میں اعتراف شکست

ہر گزرتے دن کے ساتھ افغانستان میں طالبان کے حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ افغان طالبان کی کامیاب کارروائیوں، عسکری چالوں اور منظم حکمت عملی نے امریکا اور اس کے اتحادیوں کا پتہ پانی کر دیا ہے۔ بادی النظر میں امریکی حکام افغان جنگ میں اپنی فتح کا اعلان کرتے نظر آتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اب دشمن کی زبان خود بھی اعتراف شکست پر مجبور ہوگئی ہے۔ تازہ رپورٹ کے مطابق نیٹو نے کہا ہے کہ افغانستان میں گزشتہ 3 ماہ کے عرصے میں طالبان کے حملوں میں رواں سال کے پہلے 3 ماہ کے مقابلے میں 10 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ نیٹو ترجمان بریگیڈئر جنرل گیمنٹر کاٹز کا کہنا ہے کہ جہاں تک دشمن کے حملوں کا تعلق ہے تو میں یہ تصدیق کر سکتا ہوں کہ گزشتہ بارہ ہفتوں کے دوران اس میں تقریباً 10 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اگر رواں سال کے پہلے تین ماہ کا گزشتہ تین ماہ اور 2011ء سے موزانہ کیا جائے تو اعداد و شمار تقریباً ایک ایک ہی ہیں۔

علاوہ ازیں نیٹو افواج کی جانب سے یہ اعتراف بھی منظر عام پر آچکا ہے کہ طالبان افغانستان کے بیشتر علاقوں کا کنٹرول حاصل کر چکے ہیں۔ نیٹو کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا ہے کہ افغانستان کے 34 میں سے 33 صوبوں میں طالبان کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اتحادی فوجیوں کے پاس صرف ایک برس کا عرصہ ہے اس میں انہیں ہر صورت یہ جنگ جیتنی ہے کیونکہ ناکامی کی صورت میں طالبان افغانستان میں دوبارہ اقتدار پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ نیٹو افسر نے اعتراف کیا کہ طالبان کو اسلحہ اور دیگر سامان فراہم کرنے والے بھی پوری طرح سرگرم ہیں اور ابھی تک ان پر قابو نہیں پایا جا سکا ہے۔

واضح رہے کہ شکاگو میں نیٹو کی 2 روزہ سربراہ کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری کیا گیا تھا، وہ افغانستان میں گزشتہ دس برس سے جاری جنگ میں امریکا اور اس کے 27 اتحادیوں کی مکمل شکست کا کھلم کھلا اعتراف تھا۔ لیکن اس شکست پر پردہ ڈالنے کے لیے اسے 2014ء کے اختتام تک افغانستان میں طالبان سے نبرد آزما امریکا اور نیٹو کی ایک لاکھ 30 ہزار فوج کے بتدریج انخلاء کا نام دیا گیا۔ اس کے ساتھ امریکا نے افغان فوج کی تربیت کے بہانے کم از کم اگلے 10 برس تک اپنی فوجیں افغانستان میں رکھنے کا اعلان کیا تھا۔

تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ امریکا کی یہ جنگ نہ صرف اس اعتبار سے منفرد جنگ ہے کہ یہ امریکا کی طویل ترین جنگ ہے اور امریکا اور اس کے اتحادیوں نے پچھلے دس برس میں افغانستان کی جنگ کے اتنی بار مقاصد بدلے ہیں

کہ تاریخ میں کسی اور جنگ میں اتنی تیزی سے مقاصد نہیں بدلے گئے۔ 2001ء میں جب امریکا اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان پر حملہ کیا تھا تو اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ اس جنگ کا مقصد اسامہ بن لادن کو پکڑنا اور القاعدہ کا قلع قمع کرنا ہے۔ اس مقصد میں ناکامی کے بعد یہ موقف اختیار کیا گیا کہ اس جنگ کا مقصد طالبان کو ختم کر کے افغانستان میں سیاسی استحکام پیدا کرنا اور جمہوریت قائم کرنا ہے۔ اپنے کٹھ پتلی حامد کرزئی کو صدارت پر فائز کرنے اور پارلیمنٹ کے انتخابات کے بعد بھی جب طالبان کی مزاحمت کو توڑنا مشکل ہو گیا اور عملی طور پر طالبان نے ملک کے ایک بڑے حصہ پر اپنا اثر جما کر امریکا اور اس کے اتحادیوں کی فوج کے خلاف منظم حملے شروع کیے تو امریکا اور اس کے اتحادی برطانیہ نے افغانستان کی جنگ کا نیا جواز پیش کیا اور کہا کہ افغانستان میں یہ جنگ امریکا اور برطانیہ کی سلامتی کے لیے لڑی جارہی ہے کیونکہ واشنگٹن اور لندن کو طالبان کے حملوں کا خطرہ ہے۔ 2010ء میں لندن کی کانفرنس کے بعد سے یہ کہا جارہا ہے کہ امریکا اور نیٹو کی فوجیں جلد از جلد افغان فوجوں کو تربیت دینے کا کام مکمل کرنا چاہتی ہیں تاکہ انہیں سیکورٹی کی ذمہ داریاں سونپ کر وطن واپس جاسکیں۔ پھر جب یہ دیکھا کہ طالبان کا کنٹرول افغانستان کے بیشتر علاقوں میں پھیل گیا ہے اور انہیں فوجی قوت کے بل پر شکست دینا محال ہے تو طالبان کی قیادت کے ساتھ امن مذاکرات شروع کرنے کا اعلان کیا گیا۔ طالبان نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور صاف صاف کہا کہ وہ اپنے وطن کی آزادی کے لیے لڑ رہے ہیں اور ملک پر قابضین کے ساتھ مذاکرات نہیں ہوسکتے۔

افغانستان کی جنگ میں شکست کے اعتراف اور وہاں سے جلد از جلد واپسی کی سب سے بڑی وجہ دراصل سنگین مالی بحران ہے جس سے اس وقت امریکا اور یورپ کے ملکوں کو سامنا ہے۔ بلاشبہ امریکا افغانستان کی جنگ میں دس ارب ڈالر ماہانہ کا خرچ برداشت نہیں کرسکتا اور یورپ کے ممالک جہاں یورو کرنسی کے بحران نے ان کی معیشت کی کمر توڑ دی ہے وہ اب امریکا کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ دوسری بڑی وجہ سیاسی ہے۔ امریکا اور یورپ میں اس بے سود جنگ کے خلاف عوام کی مخالفت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اب اپنے بیٹوں کے کفن اٹھاتے اٹھاتے ان کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ افغانستان کی جنگ میں اب تک 2854 اتحادی فوجی ہلاک ہوئے ہیں جن میں امریکی فوجیوں کی تعداد 1827 ہے اور برطانیہ کے کل 414 فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ صدر اوباما کو اس سال نومبر میں صدارتی انتخاب کا سامنا ہے جس میں وہ افغانستان کی جنگ کے خاتمہ کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتے ہیں۔ برطانیہ میں بھی عام انتخابات 2015ء میں ہوں گے۔ وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے اسی لیے 2014ء تک برطانوی فوجیں افغانستان سے واپس بلانے کا عہد کیا ہے۔ فرانس کے نئے صدر اولاند نے تو اسی سال کے اختتام تک اپنی فوجیں واپس بلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس صورت میں امریکا میں اکیلے یہ جنگ جاری رکھنے کا یارا نہیں ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ افغانستان کی جنگ میں شکست نہ صرف امریکا کے لیے سخت خفت کا باعث ہے بلکہ

تاریخ میں یہ یورپ کے باہر نیٹو کی پہلی جنگ میں شکست رقم کی جائے گی۔ سویت یونین کی مسماری اور سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد نیٹو کی افادیت یکسر ختم ہوگئی ہے۔ روس سے یورپ کی سلامتی کو خطرہ نہیں رہا ہے اور پرانے سویت یونین کے زیر اثر مشرقی یورپ کے تمام کے تمام ملک یورپی یونین میں شامل ہو چکے ہیں۔ لیکن امریکا اور یورپ میں اسلحہ کی صنعت نے اپنے مفادات کے فروغ اور سیاسی توسیع پسندی کی خاطر نیٹو کو زندہ رکھا ہے تا کہ دنیا پر امریکا کا فوجی تسلط مضبوط بنایا جاسکے۔ افغانستان کی جنگ نیٹو کی اپنے علاقہ سے باہر پہلی جنگ ہے۔ اس کے بعد لیبیا میں قذافی کی حکمرانی کے خاتمہ کے لیے نیٹو نے اپنے فوجی بازو آزمائے تھے۔

یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دس سال قبل امریکا کی افغانستان میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں تھا۔ دیکھا جائے تو ایک طرف طاقت وقوت اور مادی وسائل کی برتری کا وہ متکبرانہ نعرہ تھا، جس کے آگے ظاہر بین نگاہیں چندھیا جاتی تھیں۔ دوسری طرف بے سروسامانی، اسباب وذرائع کی فقدانی اور بے بسی کی وہ کیفیت تھی، جس کی بنا پر کسی جنگ کا جیتنا بظاہر محال وناممکن دکھائی دیتا تھا۔ مگر طالبان کے پاس اپنے مشن کی سچائی، ایمان کی حرارت اور عقیدے کی وہ پختگی تھی جس سے فریق مخالف محروم تھا اور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج افغان سرزمین پر حق وباطل کی معرکہ آرائی میں اہل حق غالب ہیں اور طاغوت کے پجاری ہزیمت ورسوائی کا سامنا کر رہے ہیں۔ اگر اب بھی امریکا اور اس کے صلیبی اتحادی اس حقیقت کو نہیں سمجھتے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ افغانستان ان کے لیے ایک مرتبہ پھر قبرستان ثابت ہوگا۔ نیٹو، جو پچاس کے لگ بھگ امریکی اتحادی ممالک کے مجموعہ کا نام ہے، کو چاہیے امریکی چال میں پھنسنے کی بجائے فی الفور افغانستان سے اپنا بوریا بستر اگول کرلے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سابق سوویت یونین کی طرح امریکا اور اس کے شریک کار ممالک بھی ماضی کی بھولی بسری یاد بن کررہ جائیں۔

خوشخبری

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب الترنادی پشاوری، ترناب چارسدہ، صوبہ خیبر پختونخواہ، پاکستان (فاضل دیوبند) وسابق شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ روڑکی سہارنپور انڈیا وجامعہ اسلامیہ ڈابھیل انڈیا، وجامعہ نعمانیہ اُتمانزئی چارسدہ، جامعہ اسلامیہ چارسدہ، جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی، جامعہ عربیہ ٹل، جامعہ تعلیم القرآن کوہاٹ، دارالقراء نمکمنڈی پشاور وغیرہ مدارس کے سوانح حیات عنقریب شائع کرنے کا ارادہ ہے، جو حضرات علماء کرام اُن سے شرف تلمذ یا عقیدت رکھتے ہیں، اور حضرت رحمہ اللہ کے متعلق یاداشتیں، مکتوبات اور کتب حدیث وغیرہ کی تقاریر پاس رکھتے ہوں، براہ کرم اُن سے عقیدت کا حق ادا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پتہ پر ہمیں ارسال فرمائیں یا ہمیں اطلاع دے دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ شکیل احمد حقانی (نواسہ شیخ الحدیث رحمہ اللہ)

حالاً خطیب جامع مسجد سول بازار، رسالپور، ضلع نوشہرہ، صوبہ خیبر پختونخواہ، پاکستان

موبائل نمبرز: 03219760628-03149161288

(۱۴) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ----- (ادارہ)

مولانا سعید الحق جدون حقانی

مولانا سعید الحق جدون ۱۵ راپریل ۱۹۸۳ء کو ضلع صوابی کے پسماندہ علاقہ گدون کے مشہور گاؤں منگل چائی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد مولانا عبدالواحد رحمہ اللہ ایک ممتاز عالم دین، تجربہ کار مدرس اور درویش صفت انسان تھے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد سے نحو میر سے لے کر جلالین تک کتابیں پڑھیں۔ پرائمری سے لے کر میٹرک تک تعلیم گدون کے مختلف سکولوں میں حاصل کی۔ ایف اے اور بی اے کرنے کے بعد پشاور یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان پاس کیا، اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایڈ کی ڈگری حاصل کی۔ موقوف علیہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ سے کیا اور دورۂ حدیث کے لئے جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا انتخاب کیا، اور وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔

۲۰۰۷ء میں جب ان کی فراغت ہوئی تو سکول میں سرکاری ملازمت اختیار کی، اور ساتھ گاؤں کے ایک مدرسے میں پڑھاتے ہیں۔ جہاں طلبہ سکول کے وقت کے بعد درسِ نظامی پڑھتے ہیں۔

مولانا موصوف تصنیف و تالیف اور تحریر کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ آپ جب دارالعلوم حقانیہ میں پڑھتے، اس وقت بھی آپ ماہنامہ "الحق" کے لئے لکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے کئی کتابیں لکھیں، جن میں سے بعض مطبوعہ کتابوں کے نام اور ان پر مختصر تبصرۂ حسبِ ذیل ہے :

(۱) کشکولِ حکایات : مولانا سعید الحق جدون کے قلم سے سب سے پہلے یہ کتاب نکلی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے دلچسپ واقعات اور حیرت انگیز حکایات جمع کئے ہیں۔ اس کتاب کے بارے میں مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ لکھتے ہیں کہ :

"کشکولِ حکایات واقعتاً اپنے نام، روح پرور حکایات اور تجربات کا عطر کشید کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ کشکولِ حکایات ایک علمی، ادبی اور تاریخی کتاب ہے۔ یہ ایک ایسی مبارک تالیف ہے جس سے نورِ ایمان کو فروغ ملے گا، اور علم و عمل صالح کے جذبات کی انگیخت ہوگی"۔

(۲) ہماری تعلیمی زبوں حالی' اسباب و تدارک : ہمارا تعلیمی نظام بحران کا شکار ہے۔اس بحران کے اسباب کیا ہیں؟اوراس سے ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟ یہ اس کتاب کا نچوڑ ہے۔مولانا سعید الحق جدون نے اس کتاب میں تعلیمی زبوں حالی کے اسباب پر تبصرہ کرتے ہوئے دونوں نظاموں (عصری تعلیمی نظام اور دینی تعلیمی نظام) کا بے لاگ تجزیہ پیش کیا ہے اور ساتھ ہی دونوں نظاموں میں ناکامیوں کے ذمہ دار اور اسباب کے تدارک کے لئے قابلِ قدر تجاویز پیش کیں۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں :

''یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ ہمارے جامعہ کے فاضل محترم مولانا حافظ سعید الحق جدون نے دونوں نظامہائے تعلیم اوران میں پڑھایا جانے والا نصاب کا ایک حقیقت پسندانہ اور محققانہ جائزہ پیش کیا اوران دونوں نظاموں اور نصابوں میں جو سقم اور کمی ہے اس کی نشاندہی کی، اور جہاں جہاں افراط وتفریط ہے اس کو بھی واضح کیا۔فاضل مؤلف اس محنت و تحقیق پر داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ہماری دُعا ہے کہ فاضل مؤلف اپنا یہ علمی اور تحقیقی و تصنیفی سفر جاری رکھیں۔ان شاء اللہ ایک بہت ہی تابناک مستقبل اس کا استقبال کرے گا''۔

(۳) زبان کی شرارتیں: یہ کتاب اصلاحِ معاشرہ کی ایک اہم کڑی ہے۔اس کتاب میں مولانا موصوف نے زبان کی تباہ کاریوں پر روشنی ڈالی ہے،اور قرآن وسنت کی روشنی میں زبان کی حفاظت کے متعلق سیر حاصل کی ہے۔زبان کی شرارتیں اور آفتیں بے شمار ہیں۔امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ زبان کو ہلانے سے بیس گناہ وجود میں آتے ہیں۔اس کتاب میں آفتوں اور شرارتوں سے متعلق تسلی بخش آگہی ہوسکتی ہے۔

(۴) مولانا شیر علی شاہ مدظلہٗ کی درسگاہ میں: اس کتاب میں مولانا سعید الحق جدون نے دورۂ حدیث میں شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ دامت برکاتہم کی درسگاہ میں سنے ہوئے گراں قدر ارشادات،عبرت انگیز واقعات،قابلِ قدر معلومات، مفید علمی توجہات، پراثر مواعظ ونصائح،روح پرور مناقشات، بلادِ عرب میں بیتے لمحات کے تاثرات،اکابر واسلاف کے حالات وافکار اور مجاہدین اسلام کے عبرت انگیز داستانوں کو قلمبند کر کے ترتیب دیا ہے۔کمپوزنگ کے بعد اب شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ مدظلہٗ خود اس کتاب پر نظر ثانی کی۔مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے شائع کی۔

(۵) اسلام میں تعلیم وتربیت : یہ کتاب دراصل ان مقالات ومضامین کا مجموعہ ہے، جو موصوف نے تعلیم وتربیت کے حوالے سے لکھے ہیں۔جن کی اہمیت وفضیلت،اہلِ علم کا مقام ومرتبہ،بچوں کی تعلیم وتربیت،تعلیمی اداروں میں سزا کا اسلامی تصور،عصری علوم،اسلامی تعلیمات کے تناظر میں،مطالعہ کے اصول وآداب،معذور بچوں کی تعلیم وتربیت اور تعلیم نسواں جیسے دسیوں اہم تعلیمی موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اسلامی نقطۂ نظر سے تعلیم وتربیت کی اہمیت کو اجاگر کرنے اوراس کے اصول وآداب سے آگہی کیلئے یہ کتاب ایک شاہکار کتاب ثابت ہوسکتی ہے۔تاہنوز یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے۔

(۶) تعمیر فکر : مولانا سعید الحق جدون عرصۂ دراز سے ملک کے رسائل وجرائد میں لکھ رہے ہیں۔اس حوالے سے

ان کے علمی، ادبی اور اصلاحی مضامین ماہنامہ ''الحق''، ماہنامہ ''پیام حق'' ہفت وروزہ ''نقیب ملت''، سہ ماہی ''درر الفرید'' وغیرہ رسالوں میں چھپ رہے ہیں۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے انہوں نے جو مضامین لکھے ہیں، اس کا مجموعہ بنام ''تعمیر فکر'' کتابی شکل میں منظر عام پر آرہی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب معاشرے کی اصلاح میں بھر پور کردار ادا کرے گی

(۷) مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی بزم میں: اس کتاب میں مولانا سعید الحق جدون نے مولانا سمیع الحق صاحب کی مجالس میں سنے ہوئے گراں قدر ارشادات، دلچسپ حکایات عبرت انگیز معلومات، مفید علمی توجہات ملکی اور بین الاقوامی سیاسی حالات و افکار، اکابر کے اقوال اور مجاہدین اسلام کی لازوال قربانیوں کی داستان کو قلمبند کر کے ترتیب دے رہے ہیں۔ کمپوزنگ کے بعد مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نظر ثانی بھی کر رہے ہیں۔ ان کی نظر ثانی کے بعد ان شاء اللہ بہت جلد یہ کتاب منظر عام پر آ جائے گی۔

مولانا سید محمد حقانی

آپ ۱۹۶۰ء کو حضرت میر مرحوم کے ہاں پروان نیازی افغانستان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے چچا سے پائی۔ اعلیٰ تعلیم اور درس نظامی کیلئے جامعہ دار العلوم حقانیہ کو منتخب کیا اور اول سے آخر تک دار العلوم کے مشائخ و اساتذہ سے کسب فیض حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۹۳ء میں دار العلوم ہی سے دستار فضیلت اور سند فراغت حاصل کی۔ استاد محترم مولانا عبد القیوم حقانی نے جامعہ ابوہریرہ کی بنیاد رکھی تو آپ تب سے اب تک وہاں استاد و مدرس ہیں۔ احقر کو بھی آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ طالب علمی میں مولانا مدظلہ، نے اساتذہ سے مختلف کتابوں کی تقریریں لکھیں۔ جن میں بعض درج ذیل ہیں۔

(۱) شرح مائۃ عامل: علم النحو کی مشہور کتاب شرح مائۃ عامل کی تقریر و ترکیب۔

(۲) تقریر بخاری شریف: دورۂ حدیث کے سال فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فرید قدس سرہ کے افادات سے لکھا ہوا تقریر جو اہم نکات اور تحقیقات پر مشتمل ہے۔ مولانا کا شروع ہی سے ذوق کتاب و مطالعہ کا رہا ہے دار العلوم حقانیہ کے قیام کے دوران بھی مولانا عبد القیوم حقانی کے ساتھ ان کے طباعتی کاموں میں ہاتھ بٹھاتے اور جامعہ ابوہریرہ اور ''ماہنامہ القاسم'' اور القاسم اکیڈمی کے قیام کے بعد تو شب و روز اشاعتی کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ اپنا بھی ایک ادارہ مکتبہ رشیدیہ کے نام سے قائم کیا ہے۔ جس نے مختلف زبانوں عربی، اردو، پشتو، فارسی کے بہت اچھی کتابیں اور شروحات شائع کیں۔ مسائل رفعت قاسمی کا پشتو ترجمہ اور فتاویٰ فریدیہ کا پشتو ترجمہ مولانا کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

ادارہ

افکار و تاثرات بنام مدیر

جناب محمد شعیب تنولی کراچی

امریکہ اور نام نہاد دانشور:

تاریخ کا یہ کتنا بڑا مذاق ہے کہ ایک عالمی طاقت جو خود کو واحد عالمی طاقت سمجھتی ہو جس کے ہتھیاروں کی تکنیکی خوبی ایسی ہو کہ اس کی گرد کو بھی کوئی نہ پہنچ پاتا ہو، وہ چند ہزار طالبان کے ہاتھوں اس قدر بے بس ہو جائے کہ اپنی ناکامی اور خفت کا ملبہ ایک ایسے ملک میں "بسنے والے" تین یا چار ہزار حقانی نیٹ ورک کے لوگوں پر لگا دے۔ یہ "بسنے والے" میں نے اس لیے لکھ دیا ہے کہ یہ امریکہ کا کہنا ہے ورنہ جس نے افغانستان دیکھا ہے اسے علم ہونا چاہئے کہ کابل کے الٹرا ریڈ زون تک شمالی وزیرستان سے جا کر پہنچنا کسی عقلمند کا کام نہیں .... یہ تو ہونا تھا اس لیے کہ آج سے گیارہ سال قبل جب امریکہ افغانستان میں داخل ہوا تھا تو میرے ملک کے طاقت کے پجاری اور مادی وسائل کو خدا سمجھنے والے دانشور، ادیب، سیاستدان اور جرنیل بھی یہی کہتے تھے کہ ٹیکنالوجی کی دنیا ہے۔ افغان نہتے اور بے وسائل لوگ ہیں۔ یہ درختوں پر بیٹھے پرندوں کی طرح مارے جائیں گے۔

ایسے میں پورے ملک میں میرے جیسے چند "ناسمجھ" لوگ بھی تھے جو کہا کرتے تھے کہ دیکھو اس کائنات میں ایک اور طاقت بھی ہے جو اس کی فرمانروائے مطلق ہے اور جو کوئی صرف اور صرف اس پر بھروسہ کر لیتا ہے پھر یہ اس واحد و جبار کی غیرت کا تقاضا ہے کہ وہ اسے ذلت و رسوائی سے بچائے۔ آج موجودہ دنیا کی تاریخ میں واحد افغان قوم ہے جو سرخرو ہے۔ کسی قوم کے سینے عالمی طاقتوں کو شکست دینے کے اتنے زیادہ میڈل سے نہیں سجے جتنے اس قوم کے سینے پر آویزاں ہیں۔

امریکہ اپنی شکست کا بوجھ اس پاکستان پر ڈال رہا ہے جس کے سیاستدان، دانشور، سول سوسائٹی حتی کہ جرنیل ان کے ٹکڑوں پر پلنے کو فخر سمجھتے رہے ہیں۔ اس وقت میرے ملک میں دو گروہوں میں جنگ ہے۔ ایک وہ جو سر تا پا اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور دوسرا وہ طبقہ ہے جو قوم کو ڈرا رہا ہے۔ یہ سول سوسائٹی کے فیشن زدہ لوگ اور طاقت کے مندر میں سجدہ ریز دانشور کمال کی گفتگو کر رہے ہیں ... دیکھو باز آ جاؤ انتہا پسند چھا جائیں گے .... واہ جو امریکہ سے لڑے گا وہی چھائے گا کبھی بزدل بھی چھائے ہیں؟

ایک اور منطق اور درفنطنی چھوڑی جا رہی ہے۔ امریکہ وہاں رہے گا جائے گا نہیں، کیا خوش فہمی ہے۔

میرے یہ عظیم دانشور اور سول سوسائٹی کے مہربان جو اس ملک میں سیلاب کی تباہ کاریوں میں کسی انسان کی مدد کرتے تو نظر نہیں آتے، امریکہ کی جنگ لڑنے میڈیا میں موجود ہیں۔ یہ کمال کے لوگ ہیں۔ جب دسمبر 1979 میں روس افغانستان میں داخل ہوا تھا تو یہ اس ملک کی سڑکوں پر بھنگڑے ڈال رہے تھے۔ وہ دیکھو سرخ پھریرا سرحد عبور کرنے والا ہے، تمہاری داڑھیاں نوچ لی جائیں گی اور سارا انقلاب ہوا کی طرح اڑا دیا جائے گا۔ کیسے کیسے مضمون لکھے گئے۔ کیسی کیسی نظمیں تحریر ہوئیں، سرحدوں پر انقلاب کے سویرے کی نوید سنائی گئی۔ لیکن ان سب کو کیا ادراک کہ پاکستان کے ساتھ ایک ایسی قوم بھی بستی ہے جو صرف اور صرف اللہ پر اعتماد کرتی ہے۔ میں سوویت یونین کی ذلتوں کی داستان بیان نہیں کرنا چاہتا۔ اس ملک ہی نے نہیں پوری دنیا کی سڑکوں نے اس عالمی طاقت کو یوں رسوا ہوتے دیکھا کہ پورے یورپ میں صرف عظیم سوویت یونین کی لڑکیوں کا جنسی کاروبار سالوں تک ہوتا رہا اور آج بھی جاری ہے .. جس امریکا کو وہ کمیونسٹ بہتر سال گالیاں دیتے رہے اسی کے دروازے پر بھیک کے لیے کھڑے نظر آنے لگے۔

یہ لوگ بھی کمال کے ہیں۔ اگر چی گویرا بولیویا سے کیوبا جا کر لڑے تو ہیرو، اگر فرانس کے لوگ جرنل گیاپ کے ساتھ جا کر ویتنام میں کارروائیاں کریں تو عظیم۔ اگر سارتر الجزائر جا کر لڑے تو عظیم انقلابی۔ لیکن اگر کوئی اللہ پر یقین رکھے اور فلسطین، بوسنیا، چیچنیا یا افغانستان کے مظلوموں کی مدد اور عالمی طاقتوں کے خلاف لڑے تو دہشتگرد، امن و امان تباہ کرنے والا۔ کیا عجیب منطق ہے۔ ان سب کو اب کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا۔

محبوبیت دلانے والی صفات

خلوص' قربانی اور ایثار وخدمت کا جذبہ محبوبیت دلانے والی صفات ہیں' حکومتیں اس کے جلو میں چلتی ہیں' تمدن اور تہذیبیں اس کا رکاب تھامتی اور اس پر فخر کرتی ہیں۔ اگر یہ نہیں ہے تو نہ حکومت کا بھروسہ ہے' نہ عہدوں کا' نہ سیاسی دانش مندی اور جوڑ توڑ کا' آج ضرورت ہے کہ ہمارے مسلمان نوجوان یہ ثابت کریں کہ ہم میں زیادہ صلاحیت کار (Efficiency) ہم میں زیادہ احساس ذمہ داری' ہم میں زیادہ فرض شناسی اور ایمانداری ہے' ہم کو لاکھوں روپے رشوت دی جائے اور ہم کو روپے کی سخت ضرورت ہو تو ہم اس کو ہاتھ لگانا بھی حرام سمجھیں گے بلکہ رشوت پیش کرنے والے سے کہیں گے کہ تم نے میری اور میری ملت کی توہین کی۔ تمہیں یہ خیال کیسے آیا کہ کوئی مسلمان رشوت لے سکتا ہے؟ تمہارا چہرہ یہ بتائے کہ جیسے تمہیں کسی نے گالی دے دی' مسلمان زندگی کے جس محاذ پر بھی ہو وہ کردار کا ایک نمونہ ثابت ہو وہ اپنے عمل سے ثابت کردے کہ اس کو کوئی فرد یا پارٹی بلکہ حکومت بھی خرید نہیں سکتی۔ ملت کا مستقل مسئلہ کردار ہی سے حل ہوگا' مسلمانوں کے ایک باعزت ملت کی حیثیت سے رہنے کا یہی واحد راستہ ہے۔

(مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کا دورہ بلوچستان:

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے لاہور اسلام آباد کے تاریخی لانگ مارچ کی کامیابی کے بعد ۱۴ تا ۱۵ جولائی کوئٹہ تا چمن بارڈر کے لانگ مارچ میں شرکت کی۔ اور تین دن بلوچستان میں قیام فرمایا۔ اس دوران مختلف علماء دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء' اور جمیعت علماء اسلام کے رہنماؤں سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ اور بعد میں آپ نے دو دن لانگ مارچ کے جلوس کی قیادت کی۔ شدید گرمی اور پیرانہ سالی کے باوجود الحمدللہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کا عزم استعمار کے خلاف تروتازہ ہے۔ بعد میں آپ نے چمن میں حضرت مولانا عبدالغنی ؒ قدیم فاضل دارالعلوم حقانیہ کے جامعہ میں جاکران کے فرزندوں سے تعزیت کی۔

ٹی وی نیوز چینل ''وقت'' کی ٹیم کی دارالعلوم آمد:

پاکستان کے نامور اور کثیر اشاعت اخبار روزنامہ ''نوائے وقت'' کے زیر انتظام چلنے والے ٹیلی ویژن چینل ''وقت'' کی ٹیم گزشتہ دنوں دارالعلوم حقانیہ تشریف لائی اور انہوں نے نیٹو سپلائی کے خلاف دفاع پاکستان اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی کوششوں کے متعلق ایک گھنٹے کا تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا۔ جسے ۲۳ رجولائی کی رات گیارہ بجے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

برطانوی اخبار ''ٹیلی گراف'' کے نمائندے کی دارالعلوم آمد:

اسی طرح حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ملاقات اور انٹرویو کیلئے معروف برطانوی اخبار ٹیلی گراف کے نمائندے دارالعلوم تشریف لائے اور انہوں نے اپنے اخبار کیلئے حضرت مولانا مدظلہ سے تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا۔ مولانا نے اس موقع پر پاکستان اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دارالعلوم کے مخلص حضرت مولانا سعید اللہ جان ؒ کی وفات

ضلع چارسدہ اور مردان کے معروف عالم دین اور جمیعت علماء اسلام کے باصلاحیت ومخلص رہنما حضرت مولانا سعید اللہ جان ؒ گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ آپ انتہائی باصلاحیت اور اعلیٰ اخلاق کے حامل شخصیت تھے' مردان کے نامور مدرسہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث تھے۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ آپ کی تعزیت کے سلسلے میں ان کے گاؤں چارسدہ تشریف لے گئے اور ان کے پسماندگان اور خصوصاً مولانا احتشام سے تعزیت کی۔

دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال ۳۴۔۱۴۳۳ھ ۱۳۔۲۰۱۲ء کے داخلوں کا شیڈول

درس نظامی

تاریخ	ایام	درجات
۱۱رشوال بمطابق ۲۸اگست	منگل	تمام درجات کے قدیم طلباء (اعدادیہ تا دورہ حدیث)
۱۲رشوال ر۲۹اگست	بدھ	جدید دورہ حدیث
۱۳رشوال ۳۰اگست	جمعرات	جدید دورہ حدیث و موقوف علیہ
۱۵ رشوال یکم ستمبر	ہفتہ	تکمیل۔سادسہ
۱۶رشوال ۲ستمبر	اتوار	خامسہ۔رابعہ
۱۷رشوال ۳ستمبر	پیر	ثالثہ۔ثانیہ اولی
۱۸رشوال ۴ستمبر	منگل	متوسطہ۔اعدادیہ
۱۹رشوال ۵ستمبر	بدھ	**افتتاح**

شعبہ حفظ

درجہ حفظ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کی درخواستیں ۱۵ رمضان سے ۱۶رشوال بمطابق ۳ستمبر تک دفتر اہتمام میں جمع کی جائیں گی۔حفظ کے خواہشمند طلباء کا ٹیسٹ اور انٹرویو وغیرہ ۱۷/۱۸شوال بمطابق ۳/۴ستمبر بروز منگل صبح 9:00 کو دارالعلوم حقانیہ میں ہوگا ۔(امسال شعبہ حفظ کا داخلہ دارالعلوم حقانیہ کی تعلیمی کمیٹی اور دارالحفظ کے اساتذہ کی مشترکہ نگرانی میں ہوگا)۔صرف وہ امیدوار درخواست دیں جو قرآن ناظرہ سے پڑھ چکے ہوں۔عمر ۱۳سال سے متجاوز نہ ہو۔دو پارے پہلے سے یاد کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء و تخصص فی الحدیث

درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتا و تخصص فی الحدیث کیلئے داخلہ درخواست ۱۳رشوال ۳۰اگست دفتر اہتمام میں جمع کرائی جائیں گی اور ٹیسٹ ۱۸ شوال بمطابق ۴ستمبر بروز منگل صبح 9:00 بجے ہوگا

نوٹ: ۱ (ا) تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کا دورانیہ 2 سال ہوگا۔

نوٹ: ۲ امسال درجہ اعدادیہ سے لیکر بشمول درجہ سادسہ اسباق اردو میں بھی پڑھائے جائیں گے۔لہٰذا اردو زبان سمجھنے والے طلباء کرام داخلہ لے سکتے ہیں۔درجہ متوسطہ میں وہ طلباء داخلہ لینگے جو کہ ساتویں جماعت پاس ہو۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء کیلئے نادرا شناختی کارڈ کا ہونا لازمی ہے اور جو نابالغ ہیں وہ اپنے والد صاحب کا نادرا شناختی کارڈ لائیں

نوٹ: ۲ حسب سابق دارالعلوم حقانیہ کے کتب میں داخل شدہ طلباء میں جو طلباء قراۃ والتجوید میں داخلہ لیں گے مقررہ اوقات میں قراۃ تجوید پڑھایا جائے گا اور آخر میں کامیاب طلباء کو سند دی جائے گی۔

(دارالعلوم حقانیہ کے نئے تعلیمی سال کا باضابطہ آغاز ان شاء اللہ ۰۵رستمبر ۲۰۱۲ء بروز بدھ ہوگا)

ادارہ

تعارف وتبصرہ کتب

کتاب: مکتوبات حکیم الاسلامؒ مرتب: مولانا شفیق احمد قاسمی

ضخامت: ۴۴۶ صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

عارف باللہ حکیم الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد طیب صاحب قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی اپنی گوناگوں علمی عرفانی اخلاقی فکری خطابی اور کتابی خصوصیات میں جس امتیاز کی حامل تھی' اس بارے میں بر سبیل اجمال یا بر بنائے تفصیل جماعتِ اہل حق کے مختلف اکابر رحمھم اللہ نے باختلاف تعبیر جس واحد حقیقت اظہار فرمایا ہے اس کی جامع ترین تلخیص دارالعلوم دیوبند کے جلیل اللہ محدث اور جماعت دارالعلوم کے اویسی انسبت اور مستجاب الدعوات ممتاز بزرگ حضرت مولانا اصغر حسین میاں صاحبؒ نے فرمائی ہے کہ جملہ بزرگان واکابر جماعت دارالعلوم دیوبند کی کمال علم وعرفان حسن فکروعمل مکارم اخلاق موثر ترین تقریر وخطاب حقائق آفریں تحریر وکتاب اور صلاح وتقویٰ کی تمام خصوصیات کو حق تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد طیب صاحب کی ذات گرامی میں جمع فرمایا ہے۔ آج اگر کوئی زمانہ ماضی کے جملہ بزرگان و اکابرین دارالعلوم دیوبند کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہے تو وہ حضرت مولانا محمد طیب صاحب کو دیکھ کر اپنی اس پاکیزہ آرزو کی تکمیل کرسکتا ہے۔ بلاشبہ حضرت قاری صاحب فیلسوف اسلام اور حکیم الاسلام تھے' اس لئے چاردانگ عالم میں آپ حکیم الاسلام کے موقر لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ کی اس خصوصیت پر آپ کی شہرہ آفاق کتاب خطبات حکیم الاسلام شاہد عدل ہے۔

زیرتبصرہ کتاب آپ کی علمی اصلاحی اور تاریخی خطوط کا گراں قدر مجموعہ ہے جس کی ترتیب مولانا شفیق احمد قاسمی نے دی ہے جس پر آپ بجاطور پر تحسین وآفرین کے مستحسن ہے' جنہوں نے یہ علمی مخفی گنجینہ اہل علم کے سامنے آشکارا کیا۔ اس کے متعلق مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ فرماتے ہیں' مولانا شفیق احمد قاسمی زید توفیقہ حضرت قاری صاحبؒ کے تمام محبین اور مسترشدین کے شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مختلف مقامات سے ان مکاتیب کو حاصل کر کے یکجا کیا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ وہ خود یا دوسرے اہل توفیق حضرت قاری صاحب کے وہ مکاتیب جو کہ خاص اصلاح وتزکیہ سے تعلق رکھتے ہیں' جمع کر کے اس طرح کی خدمات انجام دیں گے۔

اسی طرح اراکین ادارۃ تالیفات اشرفیہ بالخصوص مولانا محمد اسحاق ملتانی قابل صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس بیش قیمت خزینہ کو خوبصورت اور بہترین انداز میں شائع کر کے علمی دنیا اور خاص کر حلقہ ارادتمندانِ دیوبند پر احسان

کیا۔امید ہے اہل علم حضرات اس علق نفیس کی قدر افزائی کریں گے۔

کتاب: مسلم حکمران اور غیر مسلم رعایا مرتب: حافظ محمد طاہر محمود اشرفی

ضخامت: ۱۷۶ صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: عمر پبلشرز لاہور

اسلام کے عہد زرین میں جب کہ خلافت اور سلطنت اسلامیہ کا علم پوری آب وتاب کے ساتھ چاردانگ عالم میں لہرا رہا تھا اور عدل وانصاف اور مواسات ومساوات کا ایک ایسا پاکیزہ معاشرہ قائم تھا' جس پر تاریخ عالم تا صبح قیامت ناز کرے گی۔اسلام کے قلمرو میں جتنے بھی غیر مسلم رہائش پذیر تھے ان کو وہی حقوق حاصل تھے جو کہ ایک مسلمان کے لئے تھے' مسلم حکمرانوں نے ان کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کیا کہ وہ اسلام اور خلفاء کے گرویدہ ہوگئے اور اس کا اعتراف تاریخ کے صفحات پر خود غیر مسلم غیر متعصب مورخین نے بھی کیا ہے اور آج کے مہذب اقوام یورپ کے لئے ایک تازیانہ عبرت ہے کہ وہ اسلام کے دامن کو داغدار کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔

پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ میں ایک نہیں بیسیوں ایسی شاندار مثالیں موجود ہیں ... نے اسلام قبول نہ کرنے والی اقوام اور شخصیات سے معاہدے کئے اور اسلامی ریاست کے قیام کے بعد بھی ان معاہدوں ... کھا نیز اسلامی ریاست کے غیر مسلم باشندوں کو معمولی حفاظتی ٹیکس کے بدلے میں مکمل انسانی حقوق سے نوازا۔آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رواداری اور انسان دوستی کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں' حتیٰ کہ بعد کی مختلف صدیوں کے مختلف مسلمان حکمرانوں نے بھی اسی طرز عمل کو جاری رکھا اور عدل وانصاف کے ایسے مظاہرے دیکھنے میں آئے کہ تاریخ اس پر انگشت بدنداں ہے خلفاء راشدینؓ کے ادوار سے ہندوستان میں مغلیہ دور حکومت تک اس طرح کی بے شمار مثالیں تاریخ کے صفحات میں بکھری ہوئی ہیں' جن کی بعض جھلکیاں اس زیر نظر کتاب میں پیش کی گئی ہیں۔

مولانا حافظ طاہر محمود اشرفی زیدہ مجدہ نے جو کہ ملک کے ممتاز صحافی' دانشور اور مختلف تحریکات سے وابستہ متحرک شخصیت ہیں' انہوں نے اس موضوع پر اپنے مطالعہ کا نچوڑ اس کتاب میں بہت موثر انداز میں پیش کیا ہے' جس پر وہ بجا طور داد وتحسین کے مستحق ہیں۔اس طرح انہوں نے اپنی اس بہترین کاوش کے ذریعے مغرب اور عالمِ کفر کے تمام اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈوں اور خراب تاثر کی اپنی توانا کاوش سے بھرپور نفی کی ہے۔مغرب اور اسلام دشمنوں کے لئے یہ کتاب ایک دندان شکن جواب ہے۔کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کا انگریزی اور دیگر مغربی زبانوں میں اس کے تراجم کا انتظام کرنا چاہیے۔اور مغرب ومستشرقین کے جو علمی ادارے ہیں انہیں بھی یہ کتاب بھیجنی چاہیے۔اعلیٰ کمپوزنگ اور بہترین کاغذ وطباعت کے ساتھ یہ علمی مرقع اس قابل ہے کہ ہر کتب خانہ کی زینت بن جائے۔

٭٭٭

روح افزا اور کیا چاہیے!
ہر موسم کا مشروب
SHARBAT
ROOH AFZA
ہمدرد
Brands of the year Award
2011
SGS
SGS
Pakistan Standards
Brandstirr

Regd No. P-90 Monthly "AL-HAQ" Akora Khattak

(پرشکوہ مجوزہ ماڈل) عظیم الشان تعمیری منصوبہ
جامع مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

1 لاکھ فٹ کورڈ ایریا۔ 3 منزلہ مسجد۔ کشادہ ہال۔ گیلریاں
وسیع صحن۔ تین اطراف سے برآمدے۔ بیسمنٹ میں دارالحفظ والتجوید کا قیام۔
الگ سیکشن برائے نماز خواتین

تخمینہ لاگت 20 تا 25 کروڑ

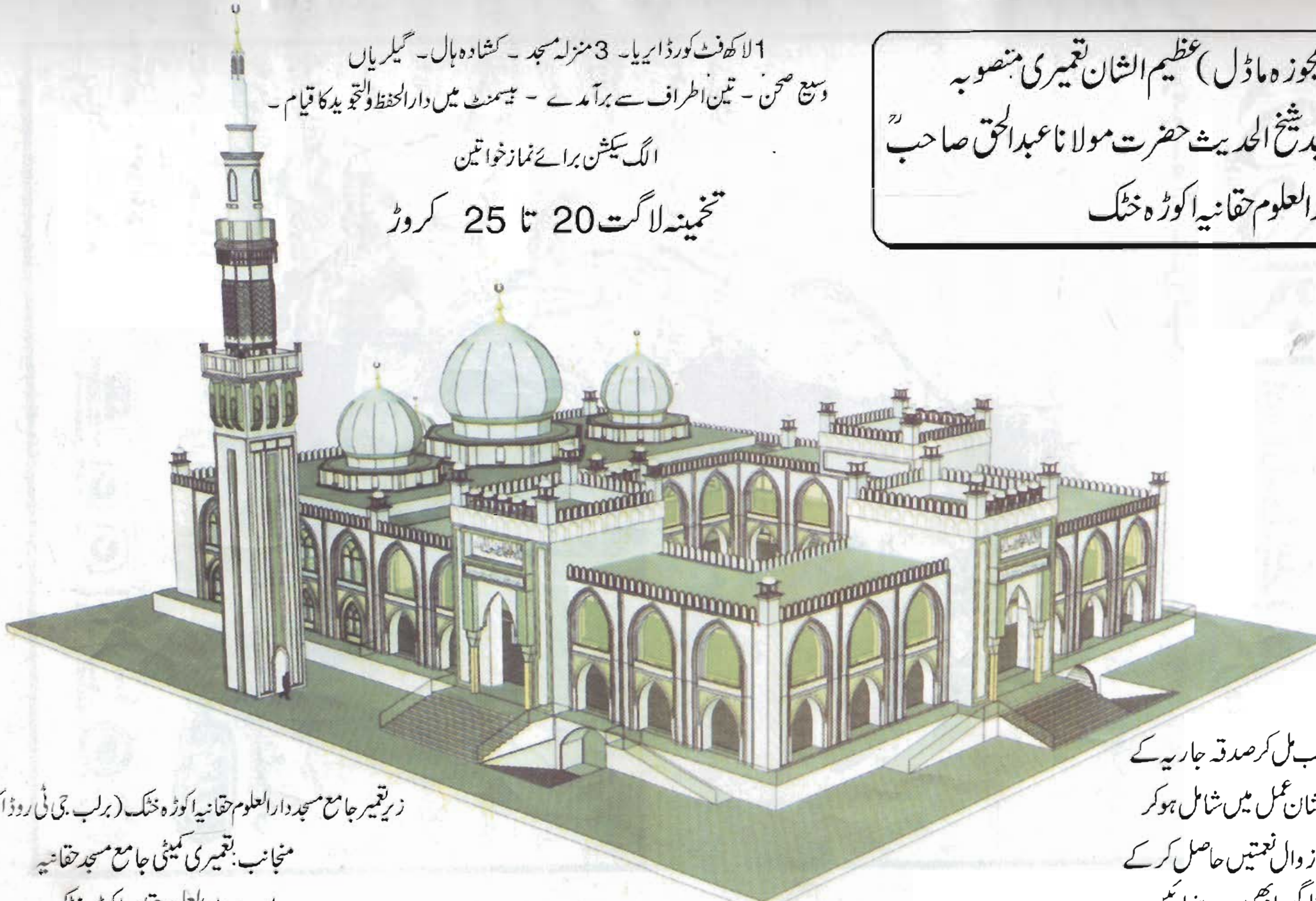

آئیں ہم سب مل کر صدقہ جاریہ کے
اس عظیم الشان عمل میں شامل ہو کر
آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کر کے
جنت میں اپنا گھر ابھی سے بنوائیں۔

زیر تعمیر جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (برلب جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک)
منجانب: تعمیری کمیٹی جامع مسجد حقانیہ
جامعہ: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک